صبح صادق	04:38
طلوع آفتاب	06:01
زوال آفتاب	12:41
غروب آفتاب	07:18

آج کی حدیث

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عاشورہ کے دن روزہ کا حکم دیتے تھے اور ہم کو اس پر ابھارتے تھے اور وہ تاریخ آنے پر ہم کو دھیان دلاتے تھے پس جب رمضان کا روزہ فرض ہوگیا تو آقا ﷺ نے نہ ہمیں حکم دیا نہ ابھارا نہ دھیان دلایا۔ (مسلم) یعنی پہلے عاشورہ کا روزہ فرض کے درجے میں تھا رمضان کی فرضیت کے بعد نفل ہوگیا۔

روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 171, Saturday- 20 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۷۱ ۞ ہفتہ، ۲۰ رجون، ۲۰۲۶، ۴ رمحرم الحرام ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ ر روپے، صفحات:۸

آئی ایس آئی ایس کے اڈوں میں تباہی کا منظر

افغانستان نے پاکستان پر کی ڈرون کی بارش

افغانستان کا کہنا ہے کہ ملک کسی بھی خطرے کی نشاندہی کرنے، اسے ناکام بنانے اور مکمل طور پر ختم کرنے کے لیے اپنی تمام دستیاب صلاحیتوں اور وسائل کو بروئے کار لانے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ افغانستان اور پاکستان کے درمیان حملہ اور جوابی حملہ سے خطہ میں کشیدگی پھیلی ہوئی ہے۔ آج ایک بار پھر افغانستان نے پاکستان پر زوردار جوابی حملہ کیا ہے۔ افغانستان کی فضائیہ نے بلوچستان میں کئی 'دہشت گرد ٹھکانوں' پر ڈرون کی بارش کی۔ افغانستان کا کہنا ہے کہ اس نے داعش (آئی ایس آئی ایس) کے اڈوں کو نشانہ بنایا ہے۔ ان مقامات کو بعض خفیہ ایجنسیوں کی مدد سے افغانستان کے خلاف حملوں کی منصوبہ بندی اور ان کی ہم آہنگی کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا۔ یہ پہلے بھی کئی مہلک حملوں کی منصوبہ بندی اور ان کے آغاز کے لیے عملیاتی مراکز کے طور پر کام کر چکے تھے۔ افغانستان کے تازہ حملوں میں ضلع قلعہ عبداللہ کے گلستان علاقہ واقع مقامات کو نشانہ بنایا گیا۔ قابلِ ذکر ہے کہ پاکستان گزشتہ چند دنوں سے افغانستان پر مسلسل حملے کر رہا تھا۔ اس کے بعد افغانستان نے پاکستان سے بدلہ لینے کی بات کہی تھی۔ افغانستان کی وزارت دفاع نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری بیان میں کہا کہ افغانستان کی اسلامی امارت کی وزارت دفاع کی فضائیہ نے پاکستان کے صوبوں بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں داعش کے ٹھکانوں پر متعدد فضائی حملے کیے ہیں۔ ان مقامات کو بعض مخالف خفیہ گروہوں کی مدد سے افغانستان کے خلاف حملوں کی منصوبہ بندی اور رابطہ کاری کے لیے استعمال کیا جاتا تھا، اور یہ پہلے بھی کئی جان لیوا حملوں کی منصوبہ بندی کرتے رہے ہیں۔ وزارت دفاع نے کہا کہ تازہ حملوں میں ضلع قلعہ عبداللہ کے گلستان علاقہ کے مقامات کو نشانہ بنایا گیا، جبکہ صوبہ بلوچستان کے ضلع چاغی کے شکر آب جنگل گڑی علاقہ میں داعش کے جنگجوؤں اور دیگر مخالف عناصر کے زیر استعمال مشترکہ تنصیبات پر بھی کامیاب حملے کیے گئے۔ اس کے علاوہ خیبر کے اورکزئی ایجنسی کے کمبر خیل علاقہ میں داعش خراسان کے ایک اڈے کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ افغان طالبان کے مطابق خیبر پختونخوا میں ایک ایسے مقام کو بھی کامیابی سے نشانہ بنایا گیا جہاں اس گروہ کے کئی اہم لیڈران اکثر آتے جاتے رہتے تھے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق اس آپریشن کے دوران پہلے سے طے کیے گئے تمام بڑے اہداف کو کامیابی کے ساتھ نشانہ بنایا گیا۔ افغانستان نے زور دے کر کہا ہے کہ وہ اب اپنی سلامتی اور استحکام کے لیے کسی بھی خطرے کو برداشت نہیں کرے گا۔ ملک کسی بھی خطرے کی نشاندہی کرنے، اسے ناکام بنانے اور مکمل طور پر ختم کرنے کے لیے اپنی تمام دستیاب صلاحیتوں اور وسائل کو بروئے کار لانے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔

انوشکا یادو کے گھر میں زبردستی داخل ہونے کا معاملہ

تیج پرتاپ یادو کے خلاف ایف آئی آر درج

پٹنہ: پٹنہ میں عدالت کے حکم پر تیج پرتاپ یادو کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ انوشکا یادو کے بھائی آکاش یادو نے جان سے مارنے کی دھمکی اور گھر میں زبردستی داخل ہونے کی کوشش کا الزام عائد کیا ہے۔ بہار میں ایک نئے سیاسی تنازعہ نے جنم لیا ہے، جہاں عدالت کے حکم پر جن شکتی جنتا دل کے قومی صدر تیج پرتاپ یادو کے خلاف پاٹلی پتر پولیس تھانے میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ یہ مقدمہ انوشکا یادو کے بھائی آکاش یادو کی شکایت پر درج کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق شکایت میں الزام لگایا گیا ہے کہ آکاش یادو کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دی گئیں اور اس سلسلے میں ایک آڈیو ریکارڈنگ بھی ثبوت کے طور پر فراہم کی گئی ہے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (قانون و انتظام) دیویا نجلی جیسوال نے بتایا کہ دھمکی آمیز کالیں مبینہ طور پر امریکہ کے ایک نمبر سے کی گئی تھیں اور شکایت کے تمام پہلوؤں کی جانچ کی جا رہی ہے۔ ایف آئی آر کے مطابق چھ جون کو تیج پرتاپ یادو اور ان کے ساتھی موتی لال یادو مبینہ طور پر پاٹلی پتر اعلاقے میں آکاش یادو کے گھر پہنچے تھے، اس وقت آکاش یادو کھاٹو شیام کی زیارت پر گئے ہوئے تھے۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ دونوں نے گھر میں زبردستی داخل ہونے کی کوشش کی اور وہاں موجود اہل خانہ کو دھمکیاں دیں۔ آکاش یادو نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ بعد میں انہیں موتی لال یادو اور ایک دوسرے شخص کی جانب سے فون آیا، جس نے خود کو ایک جرائم پیشہ گروہ کا رکن بتایا۔ شکایت کے مطابق فون کرنے والے نے تیج پرتاپ یادو کے خلاف عوامی سطح پر کوئی بیان نہ دینے کی وارننگ بھی دی۔ دوسری جانب تیج پرتاپ یادو نے تمام الزامات کی سختی سے تردید کرتے ہوئے انہیں سیاسی طور پر محرک اور مکمل طور پر بے بنیاد قرار دیا ہے۔ سماجی رابطے کے پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ شکایت ذاتی رنجش کے تحت درج کرائی گئی ہے، کیونکہ شکایت کنندہ کے طرزِ عمل کے خلاف قانونی نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ تیج پرتاپ یادو کا کہنا ہے کہ ان الزامات کا مقصد ان کی عوامی شبیہ اور سیاسی حیثیت کو نقصان پہنچانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ جمہوری اقدار، قانون کی حکمرانی اور آئینی اداروں کا ہمیشہ احترام کرتے آئے ہیں اور انہیں عدلیہ پر مکمل اعتماد ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حقائق اور قانونی عمل کے ذریعے سچائی سامنے آجائے گی اور ان کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے والوں کے خلاف وہ تمام قانونی راستے اختیار کریں گے۔

راجستھان کا 'دھرم تالاب' ہو گیا زہریلا!

ہزاروں مچھلیوں اور پرندوں کی موت کے بعد دفعہ ۱۶۳ر نافذ

راجستھان کے ضلع بھیلواڑہ میں قومی شاہراہ پر واقع گرام پنچایت بیرا واقع جسونت پورہ میں موجود 'دھرم تالاب' سے متعلق ایک سنگین ماحولیاتی اور عوامی صحت کا بحران سامنے آیا ہے۔ محکمۂ صحت عامہ انجینئرنگ کی جانچ رپورٹ میں تالاب کے پانی کو انسانوں اور جانوروں کے استعمال کے لیے غیر محفوظ قرار دیے جانے کے بعد بنیڑا کے سب ڈویژنل افسر بابو لال نے پورے علاقے میں احتیاطی اقدامات کے تحت پابندی نافذ کر دی ہے۔ چائے کی دکانوں، چوپالوں اور کیرانہ اسٹورز کے باہر حکم نامے کی نقول چسپاں کی گئی ہیں اور گاؤں میں مائیک کے ذریعہ اعلانات کر کے لوگوں کو پابندی پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت دی جا رہی ہے۔ دراصل گزشتہ دنوں 300 سے زائد گھروں پر مشتمل آبادی والے جسونت پورہ کے دھرم تالاب میں ہزاروں مچھلیوں، آبی جانداروں، پرندوں اور جانوروں کی ہلاکت کا معاملہ سامنے آیا تھا۔ بڑی تعداد میں مچھلیوں کی موت کے بعد مقامی دیہی عوام میں تشویش کی لہر پیدا ہوگئی۔ تالاب کی سطح پر مردہ مچھلیاں تیرتی ہوئی نظر آنے لگیں، جس کے بعد گرام سرپنچ نے خط لکھ کر انتظامیہ کو اس معاملے سے آگاہ کیا۔ مقامی اے این ایم ملا مینا نے بھی اس واقعہ کی اطلاع محکمہ صحت کو دی۔ اس کے بعد محکمۂ صحت اور پی ایچ ای ڈی نے تالاب کے مختلف حصوں سے پانی کے نمونے جمع کر کے ان کی جانچ کروائی۔ ضلعی لیباریٹری، بھیلواڑہ کی رپورٹ کے مطابق تالاب کے پانی میں مجموعی کولیفارم بیکٹیریا کی مقدار 2000 سی ایف یو فی 100 ملی لیٹر پائی گئی، جبکہ ای-کولی بیکٹیریا کی تعداد 600 سے 700 سی ایف یو فی 100 ملی لیٹر درج کی گئی۔ لیباریٹری کے ماہرین نے دونوں نمونوں کو کیمیائی اور حیاتیاتی اعتبار سے غیر معیاری قرار دیتے ہوئے پانی کو استعمال کے لیے غیر محفوظ بتایا ہے۔ اس کے باعث دیہی عوام روایتی آبی ذرائع کے پانی کا استعمال کرتے ہوئے بھی جھجک محسوس کر رہے ہیں۔ پورا گاؤں اس وقت خوف و تشویش میں مبتلا ہے۔ لوگوں نے علاقے میں سرگرم کمپنی 'ایبسولیوٹ گرین فیولس ایل ایل پی' پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ فیکٹری سے خارج ہونے والا کیمیائی فضلہ اور آلودہ پانی مناسب صفائی کے بغیر تالاب میں چھوڑا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے پانی کا معیار متاثر ہوا ہے۔

بارش نے ہوڑہ کی معمولات زندگی کو کیا درہم برہم، سڑکیں زیرآب، پانی گھروں میں داخل

ہوڑہ میں جمعرات کی شام تیز ہواؤں کے ساتھ شروع ہونے والی شدید بارش کا سلسلہ جمعہ کی صبح تک جاری رہا

کولکاتا میں گزشتہ کئی گھنٹوں سے جاری موسلادھار بارش کے باعث معمولات زندگی بری طرح متاثر ہوگئی ہے۔ ایک طرف نیتاجی سبھاش چندر بوس بین الاقوامی ہوائی اڈہ جانے والی مرکزی سڑک پر شدید آبی جماؤ کے باعث ٹریفک متاثر ہوئی، تو دوسری جانب ہوڑہ کے ایک اسکول میں بھی بارش کا پانی داخل ہوگیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ کولکاتا ہوائی اڈے کی جانب جانے والی اہم سڑکوں پر بھی بارش کا پانی اس قدر جمع ہوگیا تھا کہ ہلکی گاڑیوں کے لیے گزرنا دشوار ہوگیا، جبکہ بھاری گاڑیاں آہستہ آہستہ چلتی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہوڑہ میں جمعرات کی شام تیز ہواؤں کے ساتھ شروع ہونے والی شدید بارش کا سلسلہ جمعہ کی صبح تک جاری رہا، جس کے نتیجے میں شہر کے کئی علاقوں میں آبی جماؤ کی صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ مسلسل بارش کے باعث متعدد سڑکیں زیر آب ہو چکی ہیں اور نشیبی علاقوں میں کہیں ٹخنوں تک اور کہیں گھٹنوں تک پانی بھر گیا ہے۔ لوگوں کے گھروں میں بارش کا پانی داخل ہونے سے گھریلو سامان بھی خراب ہو گیا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق پانی جمع ہونے کی وجہ سے لوگوں کو آمد و رفت میں شدید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ہوڑہ کے بالی بیرک پور ہائی اسکول کے احاطہ میں بھی پانی داخل ہو چکا ہے، جس سے تدریسی سرگرمیاں متاثر ہوئی ہیں۔ اسکول کے کلاس رومز، اسٹاف روم اور مڈ ڈے میل تیار کرنے والے کمرے بھی پانی سے بھر گئے ہیں۔ ٹکیاپاڑا، سالکیا، گھسوری، بیلگاچھیا اور شیبو پور سمیت ہوڑہ کے کئی علاقوں کی سڑکیں زیر آب ہیں۔ دوسری جانب بنگلی پل (ودیاساگر سیتو) کے برج اپروچ روڈ پر بھی پانی جمع ہونے کے باعث ٹریفک متاثر ہوئی ہے۔ خاص طور پر دفاتر جانے والے افراد کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ہوڑہ میونسپل کارپوریشن کے امور کی نگرانی کرنے والے ریاستی وزیر برائے شہری ترقی امیش رائے نے بتایا کہ مختلف مقامات پر پمپوں کے ذریعہ پانی نکالنے کا کام تیزی سے جاری ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پانی نکاسی کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے جلد ہی نالوں کی صفائی اور گاد نکالنے کا کام بھی شروع کیا جائے گا تاکہ آئندہ بارش کا پانی تیزی سے خارج ہو سکے۔ اس درمیان مغربی بنگال کے دارجیلنگ میں بالاسن ندی پر دودھیا علاقہ میں قائم عارضی ہیوم پائپ پل گزشتہ رات شدید بارش کے باعث بہہ گیا۔

مختصر مگر اہم خبریں

اقوامِ متحدہ میں بھارت کا پاکستان پر سخت ردِعمل

سندھ طاس معاہدے کو فرسودہ قرار دے دیا

نیویارک: بھارت نے اقوام متحدہ میں پاکستان کی جانب سے سندھ طاس معاہدے سے متعلق اٹھائے گئے اعتراضات کا سخت جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ 1960 کا یہ معاہدہ موجودہ حقائق اور چیلنجز کے تناظر میں فرسودہ ہو چکا ہے۔ بھارتی نمائندے نے پاکستان پر دہشت گردی کی سرپرستی کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی اور بین الاقوامی تعاون ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔ اقوامِ متحدہ میں بھارت کے مستقل نمائندے پی ہریش نے کہا کہ پاکستان کئی دہائیوں سے سرحد پار دہشت گردی کو فروغ دیتا رہا ہے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان اعتماد کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے سندھ طاس معاہدہ نیک نیتی کے ساتھ کیا تھا، تاہم پاکستان نے جنگوں اور دہشت گرد حملوں کے ذریعے اس اعتماد کو مجروح کیا۔ بھارت نے دوٹوک انداز میں کہا کہ سندھ طاس معاہدہ اس وقت تک معطل رہے گا جب تک پاکستان دہشت گردی کی حمایت کو مکمل اور ناقابلِ واپسی طور پر ترک نہیں کرتا۔ بھارتی نمائندے نے پاکستان کو "عالمی دہشت گردی کا مرکز" قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد کو پہلے انسانی جانوں کے احترام اور دہشت گردی کے خاتمے پر توجہ دینی چاہیے۔ بھارت نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ آبادی میں اضافے، ماحولیاتی تبدیلی، توانائی کی ضروریات اور پانی کے نئے تقاضوں کے باعث معاہدے پر نظرِ ثانی کی ضرورت ہے، جبکہ موجودہ صورتحال میں پاکستان کی جانب سے دہشت گردی کی مسلسل حمایت کسی بھی بامعنی تعاون کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

راہل گاندھی کی سالگرہ

کیک، مبارک باد اور خوشیوں کی تصویری جھلکیاں

نئی دہلی: راہل گاندھی کی سالگرہ کے موقع پر ملک بھر میں کارکنان اور حامیوں نے انہیں مبارک باد پیش کی۔ دہلی میں پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے، پرینکا گاندھی اور دیگر سینئر لیڈران کے ساتھ کیک کاٹنے کی تقریب منعقد ہوئی۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے اپنی سالگرہ کے موقع پر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، پارٹی کے سینئر رہنماؤں اور کارکنان سمیت ملک بھر کے عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ان کی محبت اور کانگریس کے نظریات سے وابستگی ہی ان کی اصل طاقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے ہر شہری کی آواز بلند کرنا، ناانصافی کے خلاف لڑنا اور ہندوستان کے اتحاد و ترقی کے لیے کام کرنا ہمارا اجتماعی عزم ہے۔ سالگرہ کے موقع پر ملک بھر میں کانگریس کارکنان اور حامیوں نے راہل گاندھی کو مبارک باد پیش کی اور ان کی صحت و درازیٔ عمر کے لیے دعائیں کیں۔ دہلی میں منعقدہ تقریب میں بچوں، بزرگوں، خواتین اور مختلف شعبوں سے وابستہ عام لوگوں نے بھی ان سے ملاقات کی اور تحائف پیش کیے۔ راہل گاندھی نے کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا اور دیگر سینئر رہنماؤں کے ساتھ کیک کاٹ کر خوشی کا اظہار کیا۔ تقریب کے دوران کھڑگے اور راہل گاندھی کے درمیان شفقت اور محبت کے جذبات نمایاں رہے، جبکہ پرینکا گاندھی کے ساتھ ان کی گرمجوشی اور بھائی بہن کے رشتے کی قربت نے بھی سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔ سالگرہ کی ان تقریبات کی متعدد تصاویر سوشل میڈیا پر بھی سامنے آئیں، جن میں راہل گاندھی کو پارٹی رہنماؤں، کارکنان اور عام لوگوں کے درمیان خوشگوار لمحات گزارتے دیکھا جا سکتا ہے۔

اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان جنگ بندی پر اتفاق

امریکہ کے ایک سینئر عہدیدار اور اسرائیلی فوج نے اس کی تصدیق کی ہے

اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان جمعہ کی شام سے جنگ بندی نافذ ہوگئی۔ امریکہ کے ایک سینئر عہدیدار اور اسرائیلی فوج نے اس کی تصدیق کی ہے۔ جنوبی لبنان میں حالیہ حملوں میں کم از کم 18 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ اسرائیل اور لبنان کی مزاحمتی تنظیم حزب اللہ کے درمیان جنگ بندی پر اتفاق ہوگیا ہے، جو جمعہ کو مقامی وقت کے مطابق شام چار بجے سے نافذ ہوگیا۔ اس پیش رفت کی تصدیق امریکہ کے ایک سینئر عہدیدار نے کی ہے جبکہ اسرائیلی فوج نے بھی جنگ بندی کے آغاز کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ضرورت پڑنے پر وہ دوبارہ کارروائی کے لیے تیار ہے۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل ایفی دیفرین نے ایک بیان میں کہا کہ اس وقت جنگ بندی نافذ ہے، تاہم اگر حالات نے تقاضا کیا تو اسرائیل لڑائی دوبارہ شروع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق امریکی اور قطری مذاکرات کاروں نے ایران کے تعاون سے اس معاہدے کو حتمی شکل دی۔ امریکی عہدیدار کے مطابق دن کے آغاز میں فائرنگ کے تبادلے کے بعد دونوں فریق جنگ بندی پر متفق ہوگئے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب لبنان کی وزارت صحت کے مطابق جنوبی لبنان میں رات بھر ہونے والے اسرائیلی فضائی حملوں میں کم از کم 18 افراد جاں بحق ہوگئے۔ دوسری جانب اسرائیلی فوج نے کہا کہ اس کے چار فوجی بھی مارے گئے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے اس سے قبل دعویٰ کیا تھا کہ اس نے ایران کی حمایت یافتہ حزب اللہ سے متعلق 80 مقامات کو نشانہ بنایا، جن میں تنظیم کے درجنوں ارکان مارے گئے۔ قبل ازیں، امریکہ اور ایران کے درمیان براہ راست مذاکرات، جو حال ہی میں دستخط کیے گئے مفاہمتی معاہدے کے بعد آگے بڑھنے والے تھے، فی الحال ملتوی کر دیے گئے ہیں۔ وائٹ ہاؤس نے بتایا کہ امریکی نائب صدر جے ڈی وینس سوئٹزرلینڈ میں متوقع مذاکرات میں شرکت کے لیے روانہ نہیں ہوں گے۔ امریکی حکام کے مطابق تکنیکی سطح کی بات چیت کے لیے منصوبہ بندی ابھی مکمل نہیں ہو سکی، تاہم واشنگٹن جلد از جلد مذاکراتی عمل دوبارہ شروع کرنے کا خواہاں ہے۔ اس سے قبل بعض لبنانی ذرائع ابلاغ نے اطلاع دی تھی کہ جنوبی لبنان میں جاری اسرائیلی حملوں کے باعث مجوزہ بات چیت عارضی طور پر روک دی گئی تھی۔

راجہ رگھوونشی قتل معاملہ: سونم رگھوونشی کو ملی

ضمانت کے خلاف عدالت سے کرے گی رجوع میگھالیہ پولیس

شیلانگ: راجہ رگھوونشی قتل معاملے کی مرکزی ملزم سونم رگھوونشی کو ملی ضمانت کے خلاف میگھالیہ پولیس عدالت میں چیلنج دائر کرے گی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تفتیش مضبوط ہے اور تکنیکی غلطیوں سے مقدمے پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اندور کے تاجر راجہ رگھوونشی کے قتل معاملے میں مرکزی ملزم اور مقتول کی اہلیہ سونم رگھوونشی کو ملی ضمانت کے خلاف میگھالیہ پولیس عدالت سے رجوع کرے گی۔ یہ اطلاع جمعہ کو پولیس کے ڈائریکٹر جنرل ایداشیشا نونگرانگ نے دی۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے ایداشیشا نونگرانگ نے کہا کہ سونم رگھوونشی کو ضمانت دینے کے عدالتی حکم کو چیلنج کیا جا رہا ہے اور محکمہ اس معاملے کو مضبوطی سے آگے بڑھانے کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔ تفتیشی عمل میں مبینہ خامیوں سے متعلق سوال پر انہوں نے تفتیشی افسران کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ اس پیچیدہ معاملے میں کئی ملزمان اور متعدد قانونی کارروائیاں شامل تھیں، جس کی وجہ سے افسران کو مختلف چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے مطابق بعض معمولی غلطیوں کو پورے معاملے کے تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ نونگرانگ نے کہا کہ جس معاملے کو لے کر اعتراض کیا جا رہا ہے، وہ صرف ایک دستاویز سے متعلق ہے، جس میں ایک قانونی دفعہ غلط طور پر درج ہوگئی تھی۔ انہوں نے واضح کیا کہ ٹرانزٹ ریمانڈ کی کارروائی کے دوران درست قانونی دفعات کا حوالہ دیا گیا تھا اور غلطی صرف ایک کاغذ تک محدود تھی۔ پولیس سربراہ کے مطابق یہ ایک تکنیکی خامی تھی، جس کا نہ تو تفتیش کے بنیادی پہلوؤں پر کوئی اثر پڑا اور نہ ہی ملزمہ کے خلاف استغاثہ کے مقدمے پر اس کا کوئی منفی اثر ہوا۔ انہوں نے کہا کہ پوری قانونی کارروائی ضابطے کے مطابق انجام دی گئی اور اس چوک سے تفتیش کی غیر جانبداری متاثر نہیں ہوئی۔ خیال رہے کہ راجہ رگھوونشی قتل معاملہ ملک بھر میں توجہ کا مرکز بن گیا تھا۔ میگھالیہ پولیس کا کہنا ہے کہ اس کے پاس مضبوط شواہد موجود ہیں اور اسے یقین ہے کہ عدالتی کارروائی کے دوران حقائق سامنے آئیں گے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کی عالمی درجہ بندی میں ۷۵ر درجوں کی چھلانگ

ملک کی ۲۰ر بہترین یونیورسٹیز میں شامل

نئی دہلی: جامعہ ملیہ اسلامیہ نے عالمی تعلیمی منظرنامے میں ایک اور اہم سنگ میل عبور کرتے ہوئے کیو ایس ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ 2027 میں اپنی تاریخ کی بہترین درجہ بندی حاصل کرلی ہے۔ جامعہ نے گزشتہ سال کے مقابلے میں 75 سے زائد درجوں کی نمایاں پیش رفت کرتے ہوئے عالمی سطح پر 686واں مقام حاصل کیا ہے۔ اس کامیابی کے ساتھ جامعہ ملیہ اسلامیہ ملک کی 20 بہترین جامعات میں شامل ہوگئی ہے۔ کیو ایس ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ 2027 کے تازہ نتائج کے مطابق جامعہ ملیہ اسلامیہ کی عالمی درجہ بندی میں مسلسل بہتری کا رجحان برقرار ہے۔ جامعہ 2024 میں 951 تا 1000 کے زمرے میں شامل تھی جبکہ 2025 میں اس کی درجہ بندی 851 تا 900 اور 2026 میں 761 تا 770 کے درمیان رہی۔ اب 2027 کی درجہ بندی میں جامعہ نے نمایاں ترقی کرتے ہوئے 686واں عالمی مقام حاصل کرلیا ہے جو اس کی اب تک کی بہترین کارکردگی شمار کی جا رہی ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مظہر آصف نے اس شاندار کامیابی پر مسرت اور فخر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عالمی سطح کی ممتاز جامعات میں جامعہ کا شمار اس بات کا ثبوت ہے کہ ادارہ تدریس تحقیق اور علمی خدمات کے مختلف شعبوں میں مسلسل اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیو ایس درجہ بندی میں جامعہ کی یہ نمایاں پیش رفت اساتذہ محققین سائنس دانوں اور طلبہ کی انتھک محنت اور معیاری علمی خدمات کا نتیجہ ہے۔ پروفیسر مظہر آصف نے کہا کہ جامعہ نے ملک کی 20 بہترین جامعات میں جگہ بنا کر ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔ انہوں نے جامعہ برادری کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل میں بھی تعلیمی اور تحقیقی معیار کو مزید بلند کرنے کی کوششیں جاری رکھی جائیں گی تاکہ عالمی سطح پر جامعہ کی شناخت مزید مستحکم ہو۔ جامعہ کے رجسٹرار پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی نے اس کامیابی کو تدریسی اور غیر تدریسی عملے کی لگن اور محنت کا ثمر قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ 761 تا 770 کے زمرے سے 686ویں عالمی مقام تک پہنچنا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ جامعہ تحقیق اور تدریس کے میدان میں مسلسل ترقی کر رہی ہے اور اس کی قومی و بین الاقوامی ساکھ میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قومی سطح پر بیسویں مقام کا حصول جامعہ کے لیے غیر معمولی اعزاز ہے۔ انہوں نے مرکزی حکومت اور بالخصوص وزیر تعلیم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ کی ترقی میں حکومتی تعاون کا بھی اہم کردار رہا ہے۔

ممبئی گڑھوں سے متعلق موصول ہونے والی ہر شکایت کو ۲۴ر گھنٹے تصفیہ لازمی

سڑکوں پر پڑے گڑھوں کو طے شدہ معیار، سائنسی طریقوں اور معیار کے مطابق پُر کیا جائے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر کی ہدایت

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میٹروپولیٹن ریجن میں تقریباً 1700 کلومیٹر سڑکوں کی سیمنٹ کنکریٹنگ مکمل ہوچکی ہے، اور باقی سڑکوں کی کنکریٹنگ کا کام جاری ہے۔ اس جامع اقدام کی وجہ سے مانسون کے اس موسم میں سڑکوں پر گڑھوں کی تعداد اور ان سے پیدا ہونے والے مسائل میں نمایاں کمی آئی ہے۔ اس کے نتیجے میں گڑھے بھرنے کے اخراجات میں بھی بڑی بچت ہوئی ہے۔ میونسپل حدود کے اندر سڑکوں پر مانسون کے موسم میں پیدا ہونے والے گڑھوں کے مسئلے سے موثر طریقے سے نمٹنے کے لیے محکمہ روڈ کے انجینئرز کو زیادہ چوکسی اور ذمہ داری سے کام کرنا چاہیے۔ گڑھوں سے متعلق موصول ہونے والی ہر شکایت کو 24 گھنٹے کے اندر تصفیہ کیا جائے۔ خراب پیچ کو فوری طور پر منظر عام پر لایا جائے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹ) ابھیجیت بنگر نے ہدایت دی کہ متعلقہ انجینئر اس بات کو یقینی بنائیں کہ مقررہ تکنیکی معیارات اور سائنسی طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے زون کے مطابق مقرر کردہ ٹھیکیداروں کے ذریعہ سڑکوں پر پڑے گڑھوں کو اعلیٰ معیار کے ساتھ پُر کیا جائے۔ بنگر نے یہ بھی واضح کیا کہ بیٹ کے حساب سے مقرر کردہ سیکنڈری انجینئرز باقاعدگی سے دو پہیوں پر گھوم کر اپنے علاقے کی سڑکوں کا معائنہ کریں، سڑکوں کی موجودہ حالت کو جانیں اور ضروری مرمت کے لیے فوری کارروائی کو یقینی بنائیں۔ محکمہ روڈز اینڈ ٹرانسپورٹ کے اسسٹنٹ انجینئرز کی میٹنگ میونسپل ہیڈکوارٹر میں منعقد ہوئی جس میں پری مون سون کاموں کی پیش رفت، تیاریوں اور ضروری اقدامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس وقت ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹ) ابھیجیت بنگر نے مختلف ہدایات دیں۔ ڈپٹی کمشنر (انفراسٹرکچر) گریش نکم، چیف انجینئر (سڑکوں) مسٹر انجینئرس بشمول منتیہ سوامی موجود تھے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن نے سڑکوں پر گڑھوں کے مسئلے کو حل کرنے / سڑکوں کو گڑھوں سے پاک بنانے کے لیے سڑک کنکریٹنگ کا پروگرام شروع کیا ہے۔ اس کے تحت تقریباً 1700 کلومیٹر سیمنٹ سڑکوں کی کنکریٹنگ مکمل ہوچکی ہے۔ باقی سڑکوں کی کنکریٹنگ کا کام مانسون کے بعد کیا جائے گا۔ اس لیے مستقبل میں زیادہ سے زیادہ سڑکیں سیمنٹ کی جائیں گی اور گڑھوں کا مسئلہ ضرور کم ہوگا۔ اس کے علاوہ اخراجات میں بھی بچت ہوگی۔ اگر یوٹیلیٹی چینلز کے لیے کھودی گئی خندق کو تکنیکی معیارات کے مطابق دوبارہ نہیں بھرا گیا تو مانسون کے دوران پانی سڑک کے ڈھانچے میں داخل ہوجاتا ہے۔ جس کی وجہ سے روڈ کی مضبوطی کم ہوجاتی ہے اور سڑک ٹوٹنے کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ممبئی میونسپل کارپوریشن کی جانب سے شہریوں کو تکلیف سے بچنے کے لیے مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس بات کی گارنٹی ہے کہ ایک بار مسٹک کے استعمال سے بھرا ہوا گڑھا دوبارہ نہیں کھلے گا۔ اسی مناسبت سے میونسپل کارپوریشن نے سڑکوں کی دیکھ بھال کے لیے زون وار ٹھیکیداروں کا تقرر کیا ہے۔ انجینئرز کو چاہیے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنی افرادی قوت، مشینری اور میٹریل اسٹاک کا جائزہ لیں۔ خاص طور پر، مستی ککر کی دستیابی، گڑھے بھرنے کا شیڈول، مسٹک ککر راؤنڈز کو یکجا کیا جانا چاہیے۔

اس بات کو سختی سے یقینی بنایا جائے کہ سڑکوں پر موجود گڑھوں کو طے شدہ تکنیکی معیارات اور سائنسی طریقوں کے مطابق پُر کیا جائے۔ بنگر نے ہدایت کی کہ گڑھے اس وقت بھرے جائیں جب وہ سائز میں چھوٹے (6 انچ) ہوں۔ بنگر نے کہا کہ روڈ انجینئروں کے ساتھ ساتھ میونسپل کارپوریشن میں کل 227 بیٹس (ہر انتخابی وارڈ کے لئے ایک) کے لئے 227 سیکنڈری انجینئروں کو مقرر کیا گیا ہے۔ ان سیکنڈری انجینئرز کو چاہیے کہ وہ روزانہ تفویض کردہ سیکشن میں سڑکوں کا معائنہ کریں اور اگر کوئی گڑھا نظر آئے تو انہیں فوری طور پر مستطیل کا استعمال کرتے ہوئے پُر کیا جائے۔ انہیں چاہیے کہ وہ دو پہیہ گاڑی پر گھوم کر اپنے کام کے علاقے میں سڑکوں کا معائنہ کریں۔ گڑھوں کی شکایات کو مرکزی نظام اور محکمہ کے دفتر کے ذریعے ہم آہنگ کرکے بروقت حل کیا جانا چاہیے۔ شکایات کا انتظار کرنے کی بجائے گڑھوں کو خود ہی ریکارڈ کرکے بھرنا چاہیے۔ میونسپل کارپوریشن ممبئی میں ایسٹرن ایکسپریس وے (18.6 کلومیٹر - مولنڈ سے شیو) اور ویسٹرن ایکسپریس وے (27.6 کلومیٹر - دہیسر چیک پوائنٹ سے ماہم) دونوں کے لیے ذمہ دار ہے۔ اس کے ساتھ ایسٹرن فری وے (17 کلومیٹر) کی ذمہ داری بھی میونسپل کارپوریشن پر عائد ہوتی ہے۔ محکمہ روڈ اس بات کا پورا خیال رکھے کہ ان تینوں شاہراہوں پر کوئی گڑھا نہ ہو۔ ممبئی کے دیگر سرکاری حکام کو بھی اپنے دائرہ اختیار میں سڑکوں کی مناسب دیکھ بھال کرنی چاہئے، اور میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کو اس کی پیروی کرنی چاہئے تاکہ گڑھے فوری طور پر بھرے جائیں، بنگر نے بھی کہا۔ اگر ڈیفیکٹ لائیبلٹی پیریڈ (DLP) کے اندر سڑکوں پر گڑھے پڑ جائیں تو کوئی پریمیم نہیں دیا جانا چاہیے مزید برآں، پراجیکٹ کی سڑکوں اور سڑکوں کو ڈیفیکٹ لائیبلٹی پیریڈ (DLP) کے اندر متعلقہ مقرر کردہ ٹھیکیدار کو ٹینڈر کی شرائط وضوابط کے مطابق محدود وقت کے اندر اور مفت بھرنا چاہیے۔ میونسپل کارپوریشن کو ان گڑھوں کو بھرنے کے لیے کوئی معاوضہ/ پریمیم ادا نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ دیکھ بھال/ دیکھ بھال کی شرط معاہدے میں ہی شامل ہے۔ اس کے برعکس، اگر خرابی کی ذمہ داری کی مدت کے دوران سڑکوں پر گڑھوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، تو تعزیری کارروائی کی جانی چاہیے، بنگر نے پروجیکٹ کی سڑکوں، نقائص کی وضاحت کرتے ہوئے کہا سڑک کو بہتر بنانے پر زور دیا ہے۔

اندھیری علاقے میں فٹ پاتھوں پر ۹ غیر مجاز دکانوں کو بے دخل کیا گیا ممبئی میونسپل کارپوریشن کے کے ویسٹ محکمہ کی کارروائی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن کے کے ویسٹ ڈپارٹمنٹ نے کل (18 جون 2026) کو اندھیری کے علاقے میں فٹ پاتھوں پر دکانیں اور شیڈ بنا کر پیدل چلنے والوں کی نقل وحرکت میں رکاوٹ ڈالنے والی 9 غیر مجاز دکانوں کو بے دخل کر دیا تھا۔ یہ کارروائی ڈپٹی کمشنر (زون 4) ڈاکٹر بھاگیہ شری کاپسے کی رہنمائی میں اور اسسٹنٹ کمشنر (کے ویسٹ ڈویژن) چکرپانی آلے کی قیادت میں کی گئی۔ اس کے تحت اندھیری کے فن ریپبلک روڈ پر ایک دکان کو بے دخل کر دیا گیا۔ جبکہ ایک غیر مجاز دکان کے خلاف کارروائی کی گئی۔ ویرا دیسائی مارگ پر کی گئی کارروائی میں 8 غیر مجاز دکانوں کو بے دخل کیا گیا۔ اس کے علاوہ غیر قانونی طور پر بنائے گئے شیڈ اور سیڑھیاں گرا دی گئیں۔ اس کارروائی کی وجہ سے علاقے میں فٹ پاتھ صاف ہوگئے ہیں اور پیدل چلنے والوں کے لیے پیدل سفر میں آسانی ہوگی۔ کے مغرب ایڈمنسٹریٹو ڈویژن کے تحت کام کرنے والے کنزرویشن، بلڈنگ اینڈ فیکٹری، لائسنسنگ اور صحت عامہ کے محکموں کے افسران اور ملازمین نے مختلف پودوں کی مدد سے یہ کارروائی کی۔ امبولی پولس اسٹیشن کی طرف سے اس وقت کافی سیکورٹی تعینات کی گئی تھی۔

انہوں نے خود کو فروخت کیلئے بازار میں کھڑا کردیا تھا

باغی ارکان پارلیمنٹ پر سنجے راؤت کا سخت حملہ

ممبئی: سنجے راؤت نے 6 باغی ارکان پارلیمنٹ پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اقتدار اور مفادات کے لیے اپنی وفاداری فروخت کردی۔ انہوں نے باغی ارکان سے استعفیٰ دے کر عوام کا سامنا کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ شیو سینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے رکن پارلیمنٹ اور پارٹی کے چیف ترجمان سنجے راؤت نے ایکناتھ شندے دھڑے میں شامل ہونے والے 6 ارکان پارلیمنٹ پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے خود کو فروخت کے لیے بازار میں کھڑا کر دیا تھا اور ان کی وفاداری کی بولی لگائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اسے پارٹی میں تقسیم نہیں بلکہ سودے بازی کہا جانا چاہیے۔ شیوسینا کے ساٹھویں یوم تاسیس کے موقع پر پارٹی میں پیدا ہونے والے سیاسی بحران کے درمیان سنجے راؤت نے کہا کہ کسی نظریے کی بنیاد پر پارٹی چھوڑنے والوں کو الگ نظر سے دیکھا جا سکتا ہے، لیکن جب کوئی خود کو فروخت کے لیے پیش کرے اور کوئی اسے خرید لے تو اسے بغاوت نہیں بلکہ سودا کہا جاتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ دو دن قبل ان کی جماعت کے چھ افراد نے اپنی قیمت مقرر کی اور فروخت ہو گئے۔ سنجے راؤت نے سنجے دینا پاٹل، سنجے دیشمکھ، ناگیش پاٹل اشٹیکر، سنجے جادھو، بھاؤ صاحب واکچورے اور اوم پرکاش راجے نمبالکر کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ان لوگوں نے پارٹی کے سخت وہپ کے باوجود دہلی میں منعقدہ اہم پارلیمانی اجلاس میں شرکت نہیں کی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مرکزی حکومت میں وزارت کے عہدوں کو لے کر باغی ارکان کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے تھے اور صورت حال کو سنبھالنے کے لیے رات کے وقت مالی سمجھوتہ کرنا پڑا۔ سنجے راؤت کے مطابق ناراض ارکان کو خاموش رکھنے کے لیے آئندہ ایک سال کے دوران ہر ایک کو اضافی پچیس کروڑ روپے دینے کا وعدہ کیا گیا ہے، بشرطیکہ وہ عوامی طور پر کوئی ہنگامہ نہ کریں۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ باغی ارکان سخت پولیس تحفظ کے سائے میں کہیں چھپے ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر انہوں نے کوئی غلط کام نہیں کیا تو پھر اتنی بھاری پولیس نفری کی ضرورت کیوں پیش آرہی ہے، جبکہ ریاست میں خواتین کے خلاف جرائم کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔ سنجے راؤت نے مزید کہا کہ اگر انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ اور مرکزی تحقیقاتی بیورو جیسی ایجنسیوں کو صرف آدھے گھنٹے کے لیے روک دیا جائے تو مہاراشٹر میں بھارتیہ جنتا پارٹی کئی حصوں میں بٹ جائے گی۔ انہوں نے باغی ارکان سے مخاطب ہوکر کہا کہ اگر ان میں ذرا سی بھی شرم باقی ہے تو وہ اپنے رکن پارلیمنٹ کے عہدوں سے استعفیٰ دیں اور عوام کے درمیان جا کر ان کا سامنا کریں، کیونکہ وہ ادھو ٹھاکرے اور پارٹی کارکنوں کی محنت کے سہارے منتخب ہوئے تھے۔

ودھان پریشد الیکشن میں بیشتر مقامات پر زیادہ سے زیادہ ووٹنگ

ناسک اور ناندیڑ میں ۹۹ر فیصد سے زیادہ پولنگ، جلگاؤں کے چالیس گاؤں میں کچھ کارپوریٹروں نے الیکشن کا بائیکاٹ کیا۔

ریاست کی ۱۱ر ودھان پریشد سیٹوں کے الیکشن کیلئے جمعرات کے دن ووٹ ڈالے گئے۔ اس الیکشن میں کارپوریٹروں اور کونسلروں کو ووٹ ڈالنا تھا۔ بیشتر مقامات پر زیادہ سے زیادہ ووٹ ڈالے جانے کی خبر ہے۔ ناسک سیٹ پر شیوسینا (شندے) کے نریندر دراڑے کے مدمقابل پرساد ہیرے اور گوکل گیتے امیدوار تھے۔ ہیرے اور گیتے کا تعلق بی جے پی سے ہے مگر دونوں نے آزاد امیدوار کی حیثیت سے الیکشن میں حصہ لیا اور شیوسینا و مہایوتی کے نامزد امیدوار دراڑے کے سامنے اخیر تک ڈٹے رہے۔ ناسک سیٹ پر ووٹوں کی کل تعداد ۶۱۹ر ہے۔ ان میں سے ۶۱۸ر ووٹروں نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ ایک ووٹر نے اپنا ووٹ نہیں ڈالا۔ ووٹنگ کا تناسب ۹۹٫۸۴ر فیصد رہا۔ یاد رہے کہ ناسک سیٹ، ناسک، دنڈوری، اگت پوری، پیھاڑ، ایولہ، مالیگاؤں، چاندوڑ، کلون اور باگلان پر مشتمل ہے۔ مسلم نمائندگی کی شکل میں یہاں سے حاجی شبیر احمد غلام رسول (کانگریس) کامیاب ہوئے تھے۔ ان سے قبل اور ان کے بعد اب تک اس نشست پر مسلم نمائندگی کیلئے کسی بھی سیاسی جماعت نے غور تک نہیں کیا ہے۔ اس الیکشن میں مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن کے ۸۴ر اراکین نے اپنے ووٹ ڈالے ہیں۔ سیکولر فرنٹ (انڈین سیکولر پارٹی اور سماج وادی اتحاد) نے دعویٰ کیا کہ ان کے اراکین نے تانا شاہی کیخلاف ووٹ دیا ہے۔ مجلس اتحاد المسلمین نے تعمیر وترقی کے نام پر ووٹ دینے کی بات کہی۔ ناسک کی طرح ناندیڑ میں بھی صرف ایک ووٹر نے ودھان پریشد الیکشن میں ووٹ نہیں ڈالا۔ ضلع کے ۸ر پولنگ مراکز پر مجموعی طور پر ۴۵۲ر ووٹروں کو ووٹ ڈالنا تھا۔ یہاں ۴۵۱ر ووٹروں نے اپنا ووٹ ڈالا جسکے نتیجے میں ووٹنگ کا تناسب ۹۹٫۷۸ر فیصد رہا۔ کنوٹ، حدگاؤں، ناندیڑ، قندھار، دھرم آباد، بلولی اور دیگلور کے ۷ر پولنگ مراکز پر سو فیصد ووٹنگ ریکارڈ کی گئی، جبکہ بھوکر مرکز پر ۹۷٫۹۲ر فیصد ووٹنگ ہوئی۔ اس انتخاب میں بی جے پی امیدوار امرناتھ راجورکر کا مقابلہ شیوسینا (ادھو) امیدوار کرشنا پاٹل آشتی کر اور ونچت بہوجن اگھاڑی کے امیدوار انجینئر پرشانت انگولے سے ہے۔ امرناتھ راجورکر کی پوزیشن نسبتاً مضبوط ہے، کیونکہ مہایوتی کے پاس سب سے زیادہ ووٹ ہیں۔ ان دونوں اضلاع کے مقابلے جلگاؤں ضلع میں پولنگ کچھ کم ہوئی یہاں ۹۷٫۷۸ر فیصد ووٹ ڈالے گئے۔ زیادہ تر مہایوتی ووٹروں نے دوپہر سے پہلے ووٹ ڈالا جبکہ مہاوکاس اگھاڑی کے کئی ووٹروں نے دن بھر مرحلہ وار ووٹ ڈالے، اسلئے یہ عمل شام تک جاری تھا۔ ادھر ضلع کے چالیس گاؤں میونسپل کونسل میں شہر وکاس اگھاڑی کے ۱۲ر کارپوریٹروں نے ووٹنگ کا بائیکاٹ کیا، اسلئے یہاں سب سے کم ووٹنگ ریکارڈ کی گئی۔ مکتائی نگر کی ووٹر طاہرہ بی شیخ لقمان حج پر گئی تھیں اور ووٹنگ میں شرکت نہیں کر سکیں۔ اگرچہ وہ ووٹنگ کے دن وہ ممبئی پہنچ گئی تھیں، لیکن وہ وقت پر بھساول نہیں پہنچ سکیں۔ انتخابی عمل کے دوران ۴ر ووٹروں نے معاونین کی مدد سے ووٹ ڈالے۔

نیو ارا سیمی انگلش نیٹ ورک میں فراڈے سیشن کا شاندار انعقاد

مالیگاؤں: نیو ارا سیمی انگلش نیٹ ورک کے پری پرائمری و پرائمری سیکشن میں 19 جون بروز جمعہ کو فراڈے سیشن نہایت جوش و خروش اور دلچسپی سے منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد طلبہ کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا، ان میں خود اعتمادی پیدا کرنا اور اسلامی و اخلاقی اقدار کو فروغ دینا تھا۔ پروگرام کا آغاز چھٹی جماعت کے طالب علم محمد زید محمد ابراہیم کی تلاوت قرآنِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد طلبہ نے مختلف سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا۔ پانچویں جماعت کے طالب علم ذیشان اختر زید اختر نے خوبصورت نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پیش کی جسے طلبہ وطالبات نے بے حد دلچسپی اور سکون کے ساتھ سنا۔ مزید برآں طلبہ نے اردو شاعری، نظمیں، تقاریر اور دلچسپ کہانیاں پیش کرکے اپنی صلاحیتوں کا بہترین مظاہرہ کیا۔ چھٹی جماعت کی طلبہ ثنا عبدالرحمن نے موضوع "کردار انسان کی پہچان" پر تقریر پیش کی اور طلبہ وطالبات کو یہ پیغام دیا کہ زندگی میں اچھے کردار کی بہت اہمیت ہے۔ دوسری جماعت کی طلبہ ماہین شارق احمد نے سنتوں کے موضوع پر معلوماتی اور عملی پیشکشیں کی، جن کے ذریعے روزمرہ کی زندگی میں سنتِ نبوی ﷺ پر عمل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ تمام طلبہ نے اعتماد، شائستگی اور بھرپور تیاری کے ساتھ اسٹیج پر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ اساتذہ کرام نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور ان کی کارکردگی کو سراہا۔ آخر میں ادارے کی جانب سے تمام شریک طلبہ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور انہیں انعامات سے نوازا گیا۔ دعا ہے کہ ایسے تعلیمی وتربیتی پروگرام مستقبل میں بھی طلبہ کی شخصیت سازی اور صلاحیتوں کے فروغ کا ذریعہ بنتے رہیں۔

۲ر ہزار ملین لیٹر یومیہ پانی صاف کرنے کے منصوبے کے تحت ہائی وولٹیج پاور ٹاورز کو منتقل کرنے کے

کام میں بی ایم سی کی ۷ر کروڑ ۴۸ر لاکھ کی بچت

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) بھانڈوپ کمپلیکس میں ممبئی میونسپل کارپوریشن کی طرف سے روزانہ 2000 ملین لیٹر پانی صاف کرنے کا منصوبہ قائم کیا جا رہا ہے۔ اس پروجیکٹ کے تحت محکمہ واٹر سپلائی پروجیکٹ کے انجینئروں نے میونسپل کارپوریشن کو تقریباً 20000 روپے کی بچت کی ہے۔ ہائی وولٹیج پاور ٹاورز کی منتقلی کے کام میں 7 کروڑ 48 لاکھ روپے۔ اس شاندار کامیابی کا نوٹس لیتے ہوئے میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے آج (19 جون 2026) میونسپل کارپوریشن ہیڈکوارٹر میں متعلقہ انجینئروں کو ستائشی سند سے نوازا۔ ایگزیکٹو انجینئر راجیش کپدانیس، اسسٹنٹ انجینئر رشیکیش ورتک، سیکنڈ انجینئر گروراج ایوالے، سیکنڈ انجینئر سبودھ ناکھریکر اس میں شامل ہیں۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر (میونسپل کمشنر آفس) پرشانت گائکواڑ، ڈپٹی کمشنر (خصوصی انجینئرنگ) پرشوتم مالوادے، چیف انجینئر (واٹر سپلائی پروجیکٹ) چندرکانت چودھری موجود تھے۔ بھانڈوپ کمپلیکس میں 2000 ملین لیٹر فی دن کی صلاحیت والا واٹر ٹریٹمنٹ پروجیکٹ (WTP) ایشیا کے سب سے بڑے واٹر ٹریٹمنٹ پروجیکٹوں میں سے ایک ہونے جا رہا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی پر مبنی، یہ پروجیکٹ کم سے کم فٹ پرنٹ میں اور زیرو ویسٹ واٹر ڈسچارج کے تصور کے مطابق تیار کیا جا رہا ہے۔ چونکہ میسرز ٹاٹا پاور کمپنی لمیٹڈ کی اضافی ہائی وولٹیج (EHV) پاور ٹرانسمیشن لائنیں مجوزہ پروجیکٹ سائٹ سے گزرتی ہیں، اس لیے ان ٹاورز کو منتقل کرنا ضروری تھا۔ اسی مناسبت سے میونسپل کارپوریشن نے ان پاور ٹرانسمیشن لائنوں کو ٹاٹا پاور کمپنی سے منتقل کرنے کا عمل شروع کیا ہے۔ ٹاٹا پاور کمپنی نے روپے کی تخمینہ لاگت پیش کی۔ اس کام کے لیے سامان اور خدمات ٹیکس سمیت 14.70 کروڑ روپے معاہدے کی دفعات کے مطابق، پروجیکٹ کے ٹھیکیدار میسرز ویلسپن انٹرپرائزز لمیٹڈ کو ضروری پیشگی رقم ادا کردی گئی۔ نقل مکانی کے منصوبے کے مطابق، موجودہ 3 ہائی وولٹیج ٹاورز کی منتقلی کے لیے تقریباً 500 میٹر لمبائی کے علاقے میں 5 نئے ٹاورز لگائے گئے تھے۔ بجلی کی ترسیلی لائنوں کی منتقلی کا کام فروری 2026 میں کامیابی کے ساتھ مکمل ہوا تھا۔ پرانے 3 ٹاورز میں سے 2 کو مکمل طور پر ہٹا دیا گیا ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر کی رہنمائی میں، پانی سپلائی پروجیکٹ ڈپارٹمنٹ کے انجینئروں نے اس کام کے نفاذ کے دوران دیکھا کہ ٹاٹا پاور کمپنی کی طرف سے پیش کردہ تخمینہ لاگت نسبتاً زیادہ ہے۔ اسی مناسبت سے واٹر سپلائی پراجیکٹ ڈیپارٹمنٹ کے انجینئرز نے ہائی وولٹیج ٹاورز کی منتقلی کے لیے کیے گئے اصل کام کی بنیاد پر لاگت کا از سر نو جائزہ لیا۔ قابل اطلاق چھوٹ اور ہٹائے گئے ٹاورز کی سالویج ویلیو کی ادائیگی کے لیے مسلسل پیروی کی گئی۔

ممبئی میں رضا اکیڈمی کی جانب سے

بارانِ رحمت کیلئے اذانیں اور خصوصی دعاؤں کا اہتمام

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی اور اطراف میں بارش کی تاخیر اور خشک موسم ہونے کے باعث عوام میں بے چینی پائی جا رہی ہے۔ گرمی اور حبس کی شدت میں اضافے کے ساتھ ساتھ بارش کی تاخیر نے شہریوں کو فکر مند کر دیا ہے۔ اسی پس منظر میں رضا اکیڈمی ممبئی کے بانی وصدر الحاج محمد سعید نوری صاحب کی سربراہی میں بارانِ رحمت کے حصول کے لیے اذان اور دعاؤں کا اہتمام کیا گیا، جس میں عاشقانِ رسول اور عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جن میں سے چند نمایاں شرکاء کے اسمائے گرامی یہ ہیں: مولانا اعجاز کشمیری، شہزادۂ اسیر مفتیِ اعظم مصطفیٰ رضا امّن میاں، مفتی محمد بن ابوالکلام مصباحی، حسن رضا، حامد رضوی، ناظم خان، محمد عمر، امین پاریکھ (سوشل ورکر)، نور احمد رضوی، اویس قریشی، صدام حسین، ایڈوکیٹ منال، ثاقب رضا، فاروق رضوی، جنید رضوی، صدیق رضوی اور عبدالرشید پاپا۔ اس موقع پر مختلف علاقوں میں حاضرین ننگے سر، عاجزی، انکساری اور خشوع وخضوع کے ساتھ نکلے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتے ہوئے بارش کے لیے اذانیں دیں اور خصوصی دعائیں کیں۔ شرکائے دعا نے اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی اور اس کی رحمت کو متوجہ کرنے کے لیے گریہ وزاری کے ساتھ بارانِ رحمت کی دعائیں کی۔ جن مقامات پر اذانیں دی گئیں اور دعاؤں کا اہتمام کیا گیا، ان میں درج ذیل علاقے شامل ہیں: گھوگھاری محلہ، اسماعیل کرٹے روڈ، کھتری مسجد، بنیان روڈ، مینارہ مسجد کارنر، محمد علی روڈ، ابراہیم مرچنٹ روڈ، اسماعیل حبیب مسجد کے قریب، کامبیکر اسٹریٹ، گورا ملا مسجد کارنر، ان تمام مقامات پر مسلمانوں نے نہایت ادب واحترام کے ساتھ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دستِ دعا بلند کیے۔ حاضرین نے حضور سید عالم ﷺ کے وسیلے سے اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے بارش کی دعا کی۔ فضا اللہ اکبر کی صداؤں، توبہ واستغفار کے کلمات اور دعائیہ آوازوں سے گونج اٹھی۔ ہر طرف بندگانِ خدا کی عاجزی اور ربِ کریم کی رحمت کے حصول کی تڑپ نمایاں تھی۔ اس روحانی اجتماع کے دوران شرکائے دعا یہ درد بھرے اشعار بھی پڑھتے رہے۔

ننگے سر نکلے ہیں یارب ہم دعا کے واسطے — پانی برسادے محمد مصطفیٰ کے واسطے

اور

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے — میرا دل بھی چمکادے چمکانے والے
برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت — بدوں پر بھی برسادے برسانے والے

ان اشعار نے حاضرین کے دلوں میں مزید رقت پیدا کر دی اور آنکھیں اشکبار نظر آئیں۔ لوگوں نے اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اپنے فضل وکرم سے اہلِ ممبئی پر بارانِ رحمت نازل فرمائے، زمینوں کو سیراب کرے، موسم میں خوشگواری پیدا فرمائے، آسانیاں عطا فرمائے اور اپنی رحمتِ کاملہ سے نوازے۔ اس موقع پر الحاج محمد سعید نوری صاحب نے عوام سے اپیل کی کہ وہ توبہ واستغفار، نمازوں کی پابندی، صدقہ وخیرات اور ذکر ودعا کا اہتمام کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرنے کے لیے بندے کا اپنے رب کی طرف رجوع کرنا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان مصیبتوں اور آزمائشوں کے وقت اللہ تعالیٰ ہی کی بارگاہ میں رجوع کرتے ہیں اور اسی سے خیر وبرکت اور رحمت کی امید رکھتے ہیں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

بھارت کی تصویر اور تقدیر بدل دے گا جیو کا اے آئی: آکاش امبانی

آکاش امبانی نے جیو کے اے آئی روڈ میپ کا خاکہ پیش کیا، کال، کاروبار اور زراعت تک پہنچ جائے گا اے آئی

ممبئی: جیو کی اگلی بڑی چھلانگ AI میں ہوگی۔ ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کے 49ویں سالانہ عام اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر مکیش ڈی امبانی نے کہا کہ ہندوستان کو غیر ملکی ساختہ AI کا محض صارف نہیں رہنا چاہیے۔ ہندوستان کو اے آئی میں ایک تخلیق کار اور عالمی رہنما بننا چاہئے۔ مکیش امبانی نے کہا کہ اس وژن کے ساتھ ریلائنس انٹیلی جنس کو کمپنی کے نئے گروتھ انجن کے طور پر تیار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریلائنس انٹیلی جنس کا مقصد صارفین، کاروباری اداروں اور حکومتوں کے لیے بڑے پیمانے پر AI انفراسٹرکچر، پلیٹ فارمز اور خدمات کا ایک منافع بخش کاروبار بنانا ہے۔ جیو کے چیئرمین آکاش ایم امبانی نے ریلائنس انٹیلی جنس کی خدمات اور AI مصنوعات کا تفصیلی جائزہ فراہم کیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ریلائنس انٹیلی جنس جام نگر میں ہندوستان کی خودمختار AI ریڑھ کی ہڈی کی تعمیر کر رہی ہے۔ یہ بنیادی ڈھانچہ ریلائنس کی اپنی شمسی توانائی سے چلایا جائے گا۔ اس کی پہلی 120 میگاواٹ صلاحیت کو 2026 کے آخر تک آپریشنل کرنے کا منصوبہ ہے۔ پوری طرح چالو ہونے پر یہ صلاحیت دو لاکھ سے زیادہ ایچ 100 ایکولینٹ جی پی او تک بڑھ سکتی ہے۔ آکاش امبانی نے کہا، "دنیا کے AI پلیٹ فارم پہلے انگریزی میں بنائے جاتے ہیں اور پھر اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، جیو مقامی AI ہندوستانی زبانوں میں بنا رہا ہے۔ ہندوستان کا AI ہندوستانی بولے گا۔ یہ ہندوستان کے دلوں کو جوڑے گا۔ یہ ہندوستان کا چہرہ اور تقدیر بدل دے گا۔ ریلائنس انٹلی جنس 22 بھارتی زبانوں میں بھروسے مند، کفایتی اور کثیر لسانی اے آئی خدمات دینے کی تیاری کر رہا ہے۔ ان میں جیو بھارت آئی کیو، اے آئی ویاپار، جیو ہیلتھ آئی کیو، جیو لرن آئی کیو اور جیو کرشی آئی کیو جیسی خدمات شامل ہونگی۔ ان خدمات کا مقصد کسانوں، طالب علموں، دکانداروں، خاندانوں اور چھوٹے کاروباریوں تک اے آئی کی جوازیت پہنچانا ہے۔ جیو بھی AI کو براہ راست اپنے نیٹ ورک میں ضم کر رہا ہے۔ کمپنی جیو کال ایجنٹ پر کام کر رہی ہے، جو ایک AI ایجنٹ کو گاہک کی اجازت کے ساتھ ہر جیو کال میں شامل ہونے کے قابل بنائے گی۔ یہ کالوں کو نقل کرنے اور خلاصہ کرنے کے قابل ہو جائے گا، اور اگر ضرورت ہو تو، کھانے کا آرڈر دینے، ٹیکسی کی بکنگ، ٹیبل ریزرو کرنے، یا میٹنگ کا شیڈول بنانے جیسے کام انجام دے گی۔ آکاش امبانی نے ہندوستان کی ٹیکنالوجی کو دنیا تک لے جانے کے لیے جیو کے پانچویں عزم کو جوڑا۔ انہوں نے کہا کہ 5G، فکسڈ وائرلیس رسائی، اور AI خدمات کے لیے جیو کا ڈیپ ٹیک اسٹیک اب منتخب ممالک میں بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ تعیناتی کے لیے تیار ہے۔ ریلائنس نے گوگل، میٹا اور نیوڈیا کے ساتھ شراکت داری کا بھی ذکر کیا۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ یہ شراکتیں عالمی ٹیکنالوجی کو ہندوستانی نفاذ، ہندوستانی بنیادی ڈھانچے اور ہندوستان کی پہلی حکومت کے ساتھ جوڑیں گی۔ جس طرح جیو نے ڈیٹا کو ہر ہندوستانی کے لیے سستی بنایا، اسی طرح ریلائنس انٹلی جنس اب AI کو قابل رسائی، قابل بھروسہ، اور سستی بنانے کی تیاری کر رہی ہے۔ کمپنی کا دعویٰ ہے کہ جب AI قابل رسائی ہو جائے گا تو ہندوستان نہ صرف AI دور میں شریک ہوگا بلکہ اس کی قیادت بھی کرے گا۔

اسرائیلی حزب اختلاف نیتن یاہو اتحاد پر برتری حاصل کرلے گا

ایک سروے کے مطابق اسرائیل کا حزب اختلاف نیتن یاہو اتحاد پر برتری حاصل کرلے گا، جو حکومت بنانے کیلئے کافی ہے، جبکہ گاڈی آئزنکوٹ کی پارٹی لیکوڈ کے ساتھ ۲۱ رنشستوں پر برابر ہے

جمعہ کو شائع ہونے والے ایک نئے سروے کے مطابق، اگر آج انتخابات ہوئے تو اسرائیلی اپوزیشن ۱۲۰ ررکنی کنیسیٹ (اسرائیلی پارلیمنٹ) میں ۶۱ رنشستیں حاصل کرکے، حکومت بنانے میں کامیاب ہوجائے گی۔ جبکہ وزیر اعظم نیتن یاہو کے اتحاد کو ۴۹ رنشستیں ملیں گی۔ یہ سروے لازر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے اسرائیلی روزنامہ معاریو کے تعاون سے ۱۷ رسے ۱۸ رجون کے دوران کیا، جس میں ۵۰۱ رجواب دہندگان شامل تھے اور غلطی کا امکان تقریباً ۴ راعشاریہ ۴ رفیصد ہے۔ سروے کے مطابق، اپوزیشن جماعتیں ۶۱ رنشستیں حاصل کریں گی، جو حکومت بنانے کے لیے کم از کم اکثریت ہے، جبکہ نیتن یاہو کے اتحاد کو ۴۹ رنشستیں ملیں گی۔ بعد ازاں سروے میں یہ بھی پتا چلا کہ عرب جماعتیں مجموعی طور پر ۱۰ رنشستیں حاصل کریں گی۔ جبکہ سروے میں سابق اسرائیلی فوجی سربراہ گاڈی آئزنکوٹ کی زیرِ قیادت اپوزیشن پارٹی یاشر کو مسلسل فائدہ ہوتا دکھائی دیا، جو ۲۱ رنشستوں تک پہنچ گئی، جس سے وہ نیتن یاہو کی حزبِ اقتدار لیکوڈ کے برابر ہوگئی۔ معاریو کے مطابق، لیکوڈ نے حالیہ سروے میں سات نشستیں کھوئی ہیں، جبکہ سابق وزیر اعظم نفتالی بینیٹ کی پارٹی "ٹوگیدر" میں اپریل میں اتحاد کے اعلان کے بعد سے ۱۱ رنشستوں کی کمی ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ جمعہ کو شائع ہونے والے معاریو کے ایک سروے میں لیکوڈ کی حمایت ۲۲ رنشستوں پر تھی، جو تقریباً ایک سال میں اس کی سب سے کم سطح اور اگست ۲۰۲۵ء کے بعد سب سے کمزور کارکردگی تھی، جب اسے ۲۱ رنشستیں ملی تھیں۔ اخبار نے تبصرہ کیا کہ تازہ ترین نتائج خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں کیونکہ وزیر خزانہ بیزالل اسموٹریچ کی قیادت میں انتہا پسند دائیں بازو کی مذہبی صیہونیت پارٹی نے انتخابی حد عبور کرلی اور اسے چار نشستیں ملنے کا امکان ظاہر کیا گیا۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ سروے علاقائی پیش رفت کے درمیان سامنے آیا ہے، جس میں اس ہفتے کے شروع میں امریکہ اور ایران کے درمیان ۱۴ ر نکاتی معاہدہ طے پایا، جس کا مقصد دونوں فریقوں کے درمیان جنگ کا خاتمہ کرنا ہے۔ علاوہ ازیں ایرانی صدر مسعود پزشکیان کی طرف سے شائع کردہ معاہدے کے متن میں کہا گیا ہے کہ ایران، امریکہ اور ان کے اتحادی لبنان سمیت تمام محاذوں پر فوجی کارروائیوں کے فوری اور مستقل خاتمے کا عہد کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف جنگیں یا فوجی کارروائیاں شروع نہ کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اس میں طاقت کے استعمال یا اس کی دھمکی سے گریز، لبنان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی ضمانت، اور حتمی معاہدے میں تمام محاذوں پر تصادم کے مستقل خاتمے کے عزم شامل ہیں۔ تاہم، اسرائیلی حکومت کے اراکین، خاص طور پر انتہا پسند دائیں بازو کے وزراء، نے ایران معاہدے کو لبنان میں فوجی کارروائیوں کے خاتمے یا سیکورٹی مراعات دینے سے منسلک کرنے سے انکار کردیا ہے، اور وہ جنوبی لبنان میں اسرائیلی فوجی موجودگی اور وہاں فوجی کارروائیوں کو جاری رکھنے پر اصرار کر رہے ہیں۔ حالیہ انتخابی سروے کے مطابق اسرائیلی حزبِ اختلاف (اپوزیشن) وزیرِ اعظم بنیامین نیتن یاہو کے حکمران اتحاد پر واضح برتری حاصل کرچکی ہے اور وہ نئی حکومت بنانے کی پوزیشن میں آگئی ہے۔ جون 2026 میں سامنے آنے والے نئے سیاسی رجحانات اور عوامی جائزوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ 120 رکنی اسرائیلی پارلیمنٹ (کنیسیٹ) میں حکومت بنانے کے لیے درکار ضروری 61 نشستیں حاصل کر رہی ہے۔ موجودہ وزیرِ اعظم کا دائیں بازو کا حکمران اتحاد شدید سیاسی گراوٹ کا شکار ہوکر صرف 49 نشستوں تک محدود دکھائی دیتا ہے۔ حال ہی میں امریکہ اور ایران کے درمیان ہونے والے امن معاہدے اور لبنان میں جنگ بندی کے حوالے سے دائیں بازو کے سخت گیر وزراء کے منفی مؤقف نے اسرائیلی عوام میں نیتن یاہو حکومت کے خلاف غصہ بڑھایا ہے۔ کٹر مذہبی یہودیوں کو فوجی سروس سے استثنیٰ دینے کے معاملے پر نیتن یاہو کے اپنے ہی اتحاد میں دراڑیں پڑ چکی ہیں، جس کی وجہ سے پارلیمنٹ کو تحلیل کرنے کا بل بھی منظور کیا گیا تھا۔ سابق اسرائیلی فوجی سربراہ گاڈی آئزنکوٹ کی مقبولیت میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اور ان کی پارٹی 21 نشستیں لے کر نیتن یاہو کی جماعت لیکوڈ کے برابر آ کھڑی ہوئی ہے۔

گرودوارہ میں قتل کانڈنے

پاکستان کی اقلیتوں میں خوف کو مزید گہرا کردیا

اسلام آباد: پاکستان کے عسکریت پسندی سے متاثرہ شمال مغربی صوبے میں ایک گوردوارے کے اندر ایک بزرگ سکھ جوڑے کی ہلاکت نے مذہبی اقلیتوں میں خوف و ہراس بڑھا دیا ہے، جن کا کہنا ہے کہ وہ طویل عرصے سے بنیاد پرست اسلام پسند گروہوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔ پولیس کے مطابق، 72 سالہ جگن ناتھ ونتی اور ان کی اہلیہ، 69 سالہ آسا ونتی، 17 جون کو صوبہ خیبر پختونخواہ کے مردان ضلع میں گوردوارہ بابو محلہ کے اندر موجود تھے، جب موٹر سائیکل پر سوار نامعلوم مسلح افراد نے فائرنگ کردی اور فرار ہوگئے۔ صوبائی دارالحکومت پشاور میں مقیم ایک سکھ بزرگ صاحب سنگھ نے کہا، دن کی روشنی میں ہونے والے دوہرے قتل نے کمیونٹی میں خوف و ہراس پھیلا دیا ہے۔ سنگھ نے یو سی اے نیوز کو بتایا کہ یہ حملہ محرم کے پہلے دن ہوا، جو اسلام کے چار مقدس مہینوں میں سے ایک ہے، جب فرقہ وارانہ تشدد کو روکنے کے لیے سیکورٹی کو سخت کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مردان ضلع میں سیکورٹی کی واضح کوتاہی" پولیسنگ کے بارے میں سوالات اٹھاتی ہے"، جہاں عیسائی، ہندو اور سکھ 2.7 ملین کی آبادی میں چھوٹی اقلیتیں ہیں، جن میں سے 99.5 فیصد سے زیادہ مسلمان ہیں۔ کمیونٹی رہنماؤں کے مطابق ضلع میں تقریباً 350 سکھ، 1300 ہندو اور تقریباً 7500 عیسائی آباد ہیں۔ کسی گروپ نے حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔ ضلعی پولیس افسر مسعود احمد بنگش نے بتایا کہ پولیس نے قتل کا مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کردی ہے۔ انہوں نے یو سی اے نیوز کو بتایا، ہم علاقے سے جیو فینسنگ اور سی سی ٹی وی فوٹیج کا استعمال کرتے ہوئے تمام ممکنہ زاویوں سے تفتیش کر رہے ہیں۔ محرم کے دوران، جب شیعہ مسلمان پیغمبر اسلام کے نواسے حسین بن علی کی شہادت کی یاد مناتے ہیں، مذہبی جلوسوں اور اجتماعات کو محفوظ بنانے کے لیے پاکستان بھر میں ہزاروں پولیس افسران، نیم فوجی اہلکار اور فوجی تعینات کیے جاتے ہیں۔ سکھ برادری کے ذرائع نے بتایا کہ حالیہ برسوں میں خیبر پختونخواہ میں 25 سے زیادہ سکھوں کو ہلاک کیا گیا ہے، جن میں زیادہ تر حملے پشاور میں ہوئے ہیں۔ مقامی میڈیا رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ عسکریت پسند گروپس، بشمول پاکستانی طالبان اور نام نہاد اسلامک اسٹیٹ سے وابستہ، نے غیر مسلموں کو نشانہ بنایا ہے، جنہیں وہ اسلام کی اپنی انتہا پسندانہ تشریحات کے تحت جائز ہدف سمجھتے ہیں۔ مردان کو افغانستان سے قربت، افغان مہاجرین کی موجودگی، اور پاکستان کے قبائلی علاقوں سے طالبان سے منسلک عسکریت پسندی کے پھیلاؤ کی وجہ سے مسلسل سیکیورٹی چیلنجز کا سامنا ہے۔ سنگھ نے کہا کہ سیکڑوں سکھ صوبہ پنجاب میں ہجرت کر چکے ہیں، جب کہ کچھ پڑوسی ہندوستان چلے گئے ہیں، جہاں 15 ویں صدی میں پنجاب کے علاقے میں سکھ مذہب کی ابتدا ہوئی تھی۔ سنگھ نے قتل کی شفاف، فرانزک تحقیقات اور اقلیتی برادریوں کے لیے مضبوط تحفظات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہا افسوس کی بات ہے کہ آج کوئی بھی عبادت گاہ محفوظ محسوس نہیں کرتی۔

بنگلہ دیش میں بڑھتے جرائم پر تشویش۔ روزانہ اوسطاً ۱۰ رافراد قتل

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں بڑھتے ہوئے جرائم اور قتل و غارت کے واقعات نے ملک کی امن و امان کی صورتحال پر نئے سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ مقامی میڈیا رپورٹ کے مطابق گزشتہ تین ماہ کے دوران ملک بھر میں 915 قتل کے مقدمات درج کیے گئے، جو اوسطاً روزانہ 10 سے زائد ہلاکتوں کے برابر ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ فائرنگ، ٹارگٹ کلنگ، مسلح حملوں، سیاسی گروہ بندیوں اور جرائم پیشہ عناصر کی سرگرمیوں میں اضافے نے عوامی تشویش میں اضافہ کیا ہے۔ ماہرین کے مطابق غیر قانونی اسلحے کی دستیابی، کمزور قانون نافذ کرنے کا نظام اور سیاسی رقابتیں تشدد کے اہم اسباب بن رہے ہیں۔ پولیس ہیڈکوارٹرز کے اعداد و شمار کے مطابق مارچ میں 317، اپریل میں 288 اور مئی میں 310 قتل کے مقدمات درج ہوئے۔ ملک کے مختلف علاقوں خصوصاً ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں قتل کے واقعات کی تعداد سب سے زیادہ ریکارڈ کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ مہینوں میں کئی ہولناک قتل کے واقعات، بچوں کے خلاف تشدد، گینگ وارز، انتقامی حملوں اور ہجوم کے تشدد کے واقعات نے عوام میں عدم تحفظ کے احساس کو بڑھایا ہے۔ انسانی حقوق کے کارکنوں اور ماہرینِ جرم نے قانون نافذ کرنے والے اداروں سے مؤثر اقدامات، کمیونٹی پولیسنگ کے فروغ اور جرائم پیشہ عناصر کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ قتل، فائرنگ اور ڈکیتی کے بڑھتے واقعات کے باعث عوام خود کو غیر محفوظ محسوس کررہے ہیں اور حکومت سے امن و امان کی صورتحال بہتر بنانے کے لیے فوری اقدامات کی توقع رکھتے ہیں۔

چین کا آمرانہ ماڈل میانمار کی فوجی حکومت کیلئے رہنما اصول بن گیا

نئی دہلی: معروف جریدے دی ڈپلومیٹ میں شائع ہونے والے ایک تجزیے میں کہا گیا ہے کہ چینی صدر شی جن پنگ کا حکمرانی کا ماڈل اب میانمار کی فوجی قیادت کے لیے ایک عملی نمونہ بنتا جارہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق میانمار کی موجودہ قیادت سیاسی کنٹرول مضبوط کرنے، اختلافی آوازوں کو محدود کرنے اور ریاستی اداروں پر اپنی گرفت مستحکم کرنے کے لیے چین کے طرزِ حکمرانی سے متاثر دکھائی دیتی ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ میانمار کی فوجی حکومت نے اقتدار کے استحکام، میڈیا پر نگرانی، سیاسی مخالفین پر دباؤ اور ریاستی بیانیے کو فروغ دینے جیسے شعبوں میں چینی ماڈل کے متعدد عناصر اپنانے کی کوشش کی ہے۔ مصنف کے مطابق بیجنگ کی جانب سے میانمار کی قیادت کو سفارتی اور سیاسی حمایت بھی فراہم کی جارہی ہے، جس سے دونوں ممالک کے تعلقات مزید مضبوط ہو رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق چین میانمار کو اپنے علاقائی اور اقتصادی مفادات کے لیے اہم سمجھتا ہے، خصوصاً بیلٹ اینڈ روڈ منصوبوں اور چین۔ میانمار اقتصادی راہداری کے تناظر میں۔ اسی وجہ سے بیجنگ میانمار میں موجودہ سیاسی نظام کے ساتھ قریبی تعاون برقرار رکھے ہوئے ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ چین اور میانمار کے بڑھتے ہوئے تعلقات نہ صرف جنوب مشرقی ایشیا کی سیاست پر اثر انداز ہوسکتے ہیں بلکہ خطے میں جمہوری اقدار اور انسانی حقوق کے مستقبل کے حوالے سے بھی نئے سوالات کھڑے کر رہے ہیں۔

تنخواہوں کے احتجاج کو روکنے کیلئے کراچی میں سڑکیں بند

کراچی: سندھ حکومت نے سرکاری ملازمین کی جانب سے تنخواہوں اور مراعات میں اضافے کے مطالبات پر ہونے والے احتجاج کو روکنے کے لیے کراچی کے مختلف علاقوں میں سڑکیں بند کردیں، جس کے باعث شہر میں ٹریفک کی شدید مشکلات پیدا ہوگئیں۔ رپورٹس کے مطابق احتجاجی مظاہروں کو محدود کرنے کے لیے اہم شاہراہوں اور حساس مقامات کے اطراف سیکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے۔ ملازمین کی مختلف تنظیموں نے حکومت کے خلاف احتجاج کا اعلان کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، پنشن اور دیگر مراعات میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے۔ احتجاجی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ موجودہ معاشی حالات میں سرکاری ملازمین کے لیے اخراجات پورے کرنا مشکل ہوتا جارہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق احتجاج کے پیش نظر کراچی پریس کلب، سندھ اسمبلی اور دیگر سرکاری عمارتوں کے اطراف بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات کیے گئے جبکہ متعدد راستوں پر رکاوٹیں کھڑی کر دی گئیں۔ اس صورتحال کے باعث شہریوں کو آمد و رفت میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا اور کئی علاقوں میں ٹریفک جام کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ مظاہرین نے حکومت پر الزام عائد کیا کہ عوامی مسائل سننے کے بجائے احتجاجی آوازوں کو محدود کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ دوسری جانب حکام کا مؤقف ہے کہ سیکیورٹی اور عوامی نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لیے احتیاطی اقدامات ضروری تھے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق یہ احتجاج ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب پاکستان کو بلند مہنگائی، مالیاتی دباؤ اور عوامی شعبے کے اخراجات سے متعلق چیلنجز کا سامنا ہے، جس کے باعث سرکاری ملازمین اور حکومت کے درمیان کشیدگی میں اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔

یورپی یونین کے رہنماؤں نے چین کے خلاف وان ڈیر لیین سے سخت رویہ کا مطالبہ کیا

یورپی یونین کے رہنماؤں نے یورپی کمیشن سے کہا کہ وہ چین کی اقتصادی طاقت سے نمٹنے کے لیے مزید سخت ٹولز کے ساتھ آئیں

برسلز: یورپی یونین کے رہنماؤں نے یورپی کمیشن سے کہا کہ وہ چین کی اقتصادی طاقت سے نمٹنے کے لیے مزید سخت ٹولز کے ساتھ آئیں، جب کہ جرمنی بیجنگ کی جانب سخت پوزیشن میں آرہا ہے۔ برسلز میں ایک سربراہی اجلاس میں رات گئے کھانے کے دوران، رہنماؤں نے کمیشن سے درخواست کی کہ وہ یورپی یونین کے تجارتی دفاعی ٹول باکس کا جائزہ لیں اور "آخر میں" نئے موقع کے ساتھ آئیں، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ بلاک کے پاس "اپنے مفادات اور تحفظات کا دفاع کرنے کی ضرورت ہے۔ رہنما چاہتے ہیں کہ کمیشن بیجنگ کے ساتھ منسلک رہے۔ چین کے وزیر تجارت وانگ وینتاؤ جون کے آخر میں یورپی یونین کے تجارتی سربراہ ماروشیفکووِچ سے ملاقات کے لیے برسلز آرہے ہیں۔ بیلجیئم کے وزیر اعظم بارٹ ڈی ویور نے سربراہی اجلاس کے اختتام کے بعد پولیٹیکو کو بتایا کہ "ہر کوئی مانتا ہے کہ ہمیں اپنا انحصار کم کرنے کے لیے اقدامات کی ضرورت ہے۔ اور چین میں فراہم کردہ سبسڈیز۔ یہ منصفانہ نہیں ہے۔ ہمیں اس کے جواب کی ضرورت ہے۔ کمیشن اقدامات تجویز کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اور ہم اس پر بات چیت جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک فوری معاملہ ہے۔ کمیشن کی صدر ارسولا وان ڈیر لیین نے یورپی یونین کے رہنماؤں سے یہ جاننے کی کوشش کی کہ وہ چینی جوابی کارروائی کو قبول کرنے کے لیے کس حد تک تیار ہیں، کیونکہ یہ بلاک یورپ کی فیکٹریوں کو چین کے سستے اعلیٰ درجے کے سامان سے بچانے کے لیے کس طرح تیار ہے۔ ایک دوسرے اہلکار نے کہا کہ موجودہ ٹولز کا قلیل مدتی تجزیہ کیا جائے گا اور اسے کس طرح زیادہ موثر طریقے سے استعمال کیا جائے گا، ایک دوسرے اہلکار نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ نئے ٹولز تیار کرنے میں وقت لگے گا اور پھر قانون سازی کے عمل سے گزرنا پڑے گا۔ عہدیداروں اور سفارت کاروں نے، جنہیں سربراہی اجلاس کے بارے میں بریفنگ دی گئی تھی اور انہیں خفیہ میٹنگ کے بارے میں بات کرنے کے لیے اپنا نام ظاہر نہیں کیا گیا تھا، نے کہا کہ یورپی یونین کے تجارتی دفاع کو مضبوط کرنے اور منڈیوں کے تحفظ کے لیے نئے آلات تیار کرنے کے لیے اتفاق رائے میز کے گرد بڑھ رہا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ چین بہت سی چیزیں تیار کرنے میں بہت اچھا ہے، بشمول اعلیٰ درجے کی کاریں جو کہ یورپ کا تحفظ ہوا کرتی تھیں۔ یہ ان مصنوعات کو یورپی مارکیٹ میں کم قیمتوں پر فروخت کر رہا ہے جس کا یورپی پروڈیوسر مقابلہ نہیں کر سکتے اور یہ انہیں کاروبار سے باہر کر رہا ہے۔

بنوں میں پانچ بچے پراسرار طور پر جاں بحق

بنوں: ضلع بنوں کی تحصیل بکاخیل کے علاقے تختی خیل میں ایک ہی خاندان کے پانچ بچے گزشتہ تین ہفتوں کے دوران پراسرار حالات میں ہلاک ہوگئے ہیں، جس کی وجہ سے ضلعی انتظامیہ اور محکمہ صحت کے حکام نے فوری تحقیقات کی ہیں۔ ایک ہی خاندان کے مزید تین بچوں کے بیمار ہونے کی اطلاع ہے۔ ڈپٹی کمشنر بنوں محمد فہیم کی ہدایت پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال وزیر نے سینئر ڈاکٹروں پر مشتمل ایک خصوصی میڈیکل بورڈ تشکیل دیا ہے جو واقعہ کی تمام پہلوؤں کی مکمل چھان بین کرکے تفصیلی رپورٹ پیش کرے گا۔ میڈیکل بورڈ میں ڈاکٹر محمد عارف، ڈاکٹر عطاء اللہ، ڈاکٹر محمد یاسین اور ڈاکٹر محمد مہر یار خان شامل ہیں۔ ٹیم متاثرہ خاندان کی صحت، حالات زندگی اور بیماری کی ممکنہ وجوہات کا جائزہ لے گی۔ دریں اثناء محکمہ صحت اور حلال فوڈ اتھارٹی کی مشترکہ ٹیم نے مقامی عمائدین ملک مامون خان وزیر اور چیف وارڈن سول ڈیفنس معصوم وزیر کی سربراہی میں متاثرہ علاقے کا دورہ کیا۔ ٹیم نے غمزدہ خاندان سے ملاقات کی اور خوراک، پانی اور دیگر گھریلو اشیاء کے نمونے حاصل کیے۔ متاثرہ بچوں اور ان کے قریبی رشتہ داروں کے خون کے نمونے بھی تجزیہ کے لیے لیبارٹریز بھجوا دیے گئے ہیں۔ اس کیس سے واقف کچھ ڈاکٹروں نے نوٹ کیا ہے کہ بچوں کی طرف سے دکھائی جانے والی علامات آرگن فاسفیٹ زہر سے ملتے جلتے ہیں۔

برطانوی عدالت نے ہانگ کانگ

چین کیلئے جاسوسی کے الزام میں دو افراد کو سزا سنائی

لندن: دو افراد، بشمول ایک برطانوی امیگریشن افسر کے طور پر کام کرنے والے، کو ہانگ کانگ اور بالآخر چین کی جانب سے اب برطانیہ میں مقیم ممتاز جمہوریت نواز مخالفین کی جاسوسی کے جرم میں سزا سنائے جانے کے بعد جیل بھیج دیا گیا۔ چنگ بیوبل یوین، 66، اور چی لیونگ پیٹر وائی، 41، جنہوں نے یوکے بارڈر فورس کے لیے کام کیا، کو دسمبر 2023 اور مئی 2024 کے درمیان اہداف پر نگرانی کرتے ہوئے ایک غیر ملکی انٹیلی جنس سروس کی مدد کے لیے گزشتہ ماہ سزا سنائے جانے کے بعد جمعرات کو قید کیا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ پہلے لوگ ہیں جنہیں برطانیہ میں چین کے لیے جاسوسی کے جرم میں سزا سنائی گئی ہے۔ وائی کو اہداف کے بارے میں تفصیلات کے لیے وزارت داخلہ کے کمپیوٹر ڈیٹا بیس کو تلاش کرنے کے لیے بارڈر فورس کی ملازمت کا غلط استعمال کرنے کا بھی مجرم قرار دیا گیا تھا۔ ان افراد نے، دونوں چینی اور برطانوی شہری، ان الزامات کی تردید کی تھی، جب کہ لندن میں چینی سفارت خانے نے کہا کہ یہ مقدمہ "قانون کے غلط استعمال کے سیاسی اقدام کے سوا کچھ نہیں۔ جج بوبی چیمہ گرب نے لندن کی اولڈ بیلی عدالت کو بتایا کہ "برطانیہ کو اب غیر ملکی ریاستی اداکاروں اور ان کی طرف سے کام کرنے والوں کی مسلسل، موافقت پذیر، اور اکثر خفیہ مداخلت کا سامنا ہے۔ جدید غیر ملکی انٹیلی جنس سرگرمی صرف فوج یا حکومتی رازوں کے خلاف آرتھوڈوکس جاسوسی تک محدود نہیں ہے۔ یہ نگرانی، معلومات اکٹھا کرنے، دھمکیاں دینے، اور اختلاف کرنے والوں اور ان لوگوں کو نشانہ بنانے کی شکل اختیار کرسکتی ہے جنہوں نے اس ملک کے قوانین کی حفاظت کی کوشش کی ہے۔ اس نے یوین کو آٹھ سال کے لیے جیل بھیج دیا، جب کہ وائی کو 10 سال قید کی سزا سنائی گئی۔ لندن میں انسداد دہشت گردی پولیسنگ کی سربراہ کمانڈر ہیلن فلاناگن نے کہا، وائی اور یوئن کی سرگرمیاں واقعی ٹھنڈا کرنے والی تھیں۔ دونوں مجرم برطانوی سرزمین پر موجود ہانگ کانگ کے ان جمہوریت پسند کارکنوں اور سیاسی رہنماؤں کی نگرانی اور جاسوسی کررہے تھے جنہوں نے ہانگ کانگ میں چینی تسلط کے خلاف احتجاج کے بعد برطانیہ میں پناہ لی تھی۔ پیٹر وائی نے برطانوی امیگریشن اور ہوم آفس کے کمپیوٹر سسٹمز کو غیر قانونی طور پر ہیک کرکے نشانہ بنائے گئے افراد کی ذاتی معلومات حاصل کیں اور بل یوئن کے ذریعے ہانگ کانگ حکام تک پہنچائیں۔

بین الاقوامی سائبر جرائم کے نیٹ ورکس سری لنکا کا رخ کرنے لگے

سکیورٹی خدشات میں اضافہ

کولمبو: ایک نئے تجزیے میں خبردار کیا گیا ہے کہ کمبوڈیا اور میانمار میں کریک ڈاؤن کے بعد بین الاقوامی سائبر جرائم اور آن لائن فراڈ میں ملوث نیٹ ورکس اپنی سرگرمیوں کا دائرہ سری لنکا اور ویتنام کی جانب منتقل کر رہے ہیں، جس سے خطے کی سلامتی اور مالیاتی نظام کو نئے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ برسوں میں جنوب مشرقی ایشیا میں سائبر فراڈ کی صنعت اربوں ڈالر کے غیر قانونی کاروبار میں تبدیل ہو گئی تھی۔ تاہم مختلف ممالک کی کارروائیوں کے نتیجے میں 2023 اور 2024 کے دوران ایک لاکھ سے زائد غیر ملکی افراد کو سائبر جرائم کے الزامات میں گرفتار یا ملک بدر کیا گیا، جس کے بعد یہ نیٹ ورکس نئے مقامات کی تلاش میں ہیں۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ ویتنامی حکام نے حالیہ مہینوں میں متعدد کارروائیوں کے دوران درجنوں چینی شہریوں سمیت کئی مشتبہ افراد کو گرفتار کیا اور کمپیوٹرز، موبائل فونز اور جدید مواصلاتی آلات ضبط کیے۔ ویتنام نے سائبر جرائم کے خلاف سخت مؤقف اختیار کرتے ہوئے ان گروہوں کو مستقل اڈے قائم کرنے سے روکنے کی کوشش کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق سری لنکا، جو بحرِ ہند میں ایک اہم تجارتی مرکز سمجھا جاتا ہے، اب ان نیٹ ورکس کے لیے ایک نئی منزل بن رہا ہے۔ سری لنکا کے کرمنل انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ (CID) کی کارروائیوں میں رواں سال ایک ہزار سے زائد غیر ملکی شہری گرفتار کیے جا چکے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ کولمبو پورٹ سٹی، جدید انٹرنیٹ ڈھانچہ، غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول اور بعض مالیاتی کمزوریاں ان عناصر کو اپنی جانب متوجہ کر رہی ہیں۔ تجزیے میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر سائبر فراڈ سے حاصل ہونے والی غیر قانونی رقوم ملکی مالیاتی نظام میں داخل ہوتی رہیں تو سری لنکا کو فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (FATF) کی گرے لسٹ میں دوبارہ شامل کیے جانے کا خطرہ لاحق ہوسکتا ہے، جس کے ملکی معیشت اور بین الاقوامی ساکھ پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ سری لنکا غیر ملکی کمپنیوں اور سرمایہ کاری منصوبوں کا جامع آڈٹ کرے، ویزا پر آنے والے افراد کی نگرانی کو مؤثر بنائے اور چین، انٹرپول اور دیگر علاقائی شراکت داروں کے ساتھ انٹیلی جنس تعاون کو مزید مضبوط کرے تاکہ اس ابھرتے ہوئے خطرے کا بروقت مقابلہ کیا جا سکے۔

برطانیہ میں ۲۵ رہزار لڑکیاں پاکستانی مردوں کے ہاتھوں زبردستی کا شکار ہوئیں

برطانیہ میں ریپ گینگ کی تحقیقات میں سنسنی خیز انکشاف

لندن: برطانیہ میں بچوں کے جنسی استحصال کے بارے میں نجی طور پر مالی تعاون سے چلنے والی پارلیمانی انکوائری نے 219 صفحات پر مشتمل ایک رپورٹ جاری کی ہے جس میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ کم از کم 250,000 لڑکیاں - اور ممکنہ طور پر اس سے بھی زیادہ - کو کئی دہائیوں کے دوران اجتماعی عصمت دری، اسمگلنگ، تشدد اور حمل پر جبر کا نشانہ بنایا گیا جن کے بیشتر ملزم مبینہ طور پر پاکستانی مسلم ہیں۔ ریپ گینگ انکوائری، جس کی سربراہی ریفارم یو کے ممبر آف پارلیمنٹ روپرٹ لونے کی اور آپریشنل طور پر زندہ بچ جانے والے اور ایڈوکیٹ سیمی ووڈ ہاؤس کی قیادت میں، تقریباً 800,000 ملین پاونڈ سے زیادہ کی کراؤڈ فنڈنگ کے بعد 20,000 سے زیادہ عطیہ دہندگان کی طرف سے مالی اعانت فراہم کی گئی۔ اس میں قانونی اختیارات کا فقدان تھا لیکن متعدد عوامی سماعتوں میں زندہ بچ جانے والوں، سیٹی بلورز، سیاست دانوں اور ماہرین سے گواہی حاصل کی۔ یہ رپورٹ انکوائری کے کام کے پہلے مرحلے کے طور پر جون 2026 میں شائع ہوئی تھی۔ انکوائری قائم کی گئی، اس کے مصنفین لکھتے ہیں، کیونکہ ریاست اور اس کے ادارے "دہائیوں کے دوران تباہ کن طور پر ناکام ہو چکے تھے۔" پولیس، سماجی خدمات، اسکول، لائسنسنگ اتھارٹیز، اور مقامی اور قومی سطح پر یکے بعد دیگرے حکومتوں نے مردوں کے منظم نیٹ ورک کو اس کے ساتھ کام کرنے کی اجازت دی جسے رپورٹ "برطانوی ریاست کی فعال یا غیر فعال رضامندی کے طور پر بیان کرتی ہے۔ رپورٹ میں 1955 میں برطانیہ میں خاص طور پر پاکستانی گینگ ریپ کا پہلا ریکارڈ کیا گیا تھا، جب بریڈ فورڈ میں مقیم چار پاکستانی مردوں پر مڈلز برو کی ایک 15 سالہ لڑکی کے ساتھ عصمت دری کا الزام عائد کیا گیا تھا، اس کے فوراً بعد سابق نو آبادیاتی رعایا برٹش نیشنلٹی ایکٹ 1948 کے تحت کافی تعداد میں برطانیہ میں داخل ہونے کے اہل ہو گئے تھے۔ بلیئر کی 1997 کی انتخابی فتح اور اس کے بعد کے سالوں میں جسے یہ آرکیسٹریٹڈ ماس امیگریشن" کہتا ہے۔ 250,000 اعداد و شمار 2019 کے ہاؤس آف لارڈز کے ایک بیان سے نکلتے ہیں جو لارڈ پیئرسن آف رنوک کے ہیں، جس نے رودرہم میں جے رپورٹ کے نتائج سے ماخوذ کیا ہے- جہاں 1997 اور 2013 کے درمیان کم از کم 1,400 لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کی گئی تھی۔ انکوائری اس کی توثیق ایک قدامت پسندانہ تخمینہ" کے طور پر کرتی ہے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ برطانوی ریاست نے کبھی بھی منظم طریقے سے بدسلوکی کے پورے پیمانے کو ریکارڈ نہیں کیا، کہ ہر قسم کے جنسی تشدد کو عام طور پر کم رپورٹ کیا جاتا ہے، اور یہ کہ دی انڈیپنڈنٹ نے انگلینڈ میں تقریباً 19,000 بچوں کو جنسی استحصال کے متاثرین کے طور پر ایک ہی سال میں پایا، حتیٰ کہ ادارہ جاتی مزاحمت کے مسئلے کے درمیان بھی۔ برطانیہ میں ۲۵ ہزار نہیں بلکہ ڈھائی لاکھ (2,50,000) لڑکیوں کو پاکستانی اور دیگر ایشیائی پس منظر سے تعلق رکھنے والے گرومنگ گینگز کے ہاتھوں جنسی استحصال اور زبردستی کا نشانہ بنائے جانے کا تخمینہ سامنے آیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ چند دہائیوں کے دوران برطانیہ کے تقریباً ۴۹ اضلاع میں ۲ لاکھ ۵۰ ہزار سے زائد معصوم لڑکیوں کو منظم طریقے سے نشانہ بنایا گیا۔

تائیوان کے صدر لائی نے چین کو سب سے بڑا خطرہ قرار دیا

جو قانون نافذ کرنے کے بہانے جاپان، تائیوان اور فلپائن کے خصوصی اقتصادی زونز میں داخل ہوتا ہے

تائی پے: 18 جون کو تائی پے میں، صدر لائی چنگ۔ تے نے تائیوان کے مشرق میں پانیوں میں چینی حکومتی جہازوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمی سے خطاب کرتے ہوئے ایک پریس کانفرنس کی۔ بیجنگ نے جاپان۔ فلپائن کی سمندری حد بندی کے مذاکرات کو بہانہ بنا کر کارروائیوں کا جواز پیش کیا ہے۔ لائی نے کہا ہمسایہ ممالک کے لیے واحد اور سب سے بڑا خطرہ اور خطرہ چین ہے، جو قانون نافذ کرنے کے بہانے [جاپان، تائیوان اور فلپائن کے] خصوصی اقتصادی زونز میں داخل ہوتا ہے، جبکہ حقیقت میں توسیع کی کوشش کرتا ہے۔" جاپان۔ فلپائن کی سمندری حد بندی کے مذاکرات کے حوالے سے، تائیوان میں اپوزیشن جماعتوں نے لائی انتظامیہ کو "نرم" قرار دیتے ہوئے ان خدشات کا اظہار کیا ہے کہ تائیوان کی خودمختاری اور مفادات کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جواب میں، لائی نے دلیل دی کہ معاہدوں کے قانون پر ویانا کنونشن کے تحت، جاپان اور فلپائن کے درمیان مذاکرات تیسرے فریق کے حقوق کو متاثر نہیں کریں گے۔ 28 مئی کو ہونے والی سمٹ میں جاپان اور فلپائن کی جانب سے سمندری حد بندی کے مذاکرات شروع کرنے پر اتفاق کرنے کے بعد، چین نے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ تائیوان کے مشرق میں پانیوں میں اس کا اپنا خصوصی اقتصادی زون اور براعظمی شیلف متاثر ہوگا۔ جون سے، اس نے میری ٹائم اتھارٹی کے جہازوں کے ساتھ ساتھ علاقے میں کوسٹ گارڈ کے جہازوں کے ذریعے "قانون نافذ کرنے والے گشت کا استعمال کرتے ہوئے نام نہاد" خصوصی میری ٹائم ٹریفک قانون نافذ کرنے والے اور سروے آپریشنز کیے ہیں۔ لائی نے کہا کہ بین الاقوامی قانون کے تحت چین خطے میں ساحلی ریاست نہیں ہے اور اس کے دعووں کی کوئی بنیاد نہیں ہے، انہوں نے بین الاقوامی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کے خلاف مشترکہ کارروائی کرے جسے انہوں نے سنگین اور آسنن خطرہ" قرار دیا۔ انہوں نے چینی گرے زون آپریشنز اور علمی جنگ کا سامنا کرنے والے ہند۔ بحرالکاہل کے ممالک پر بھی زور دیا کہ وہ زیادہ قریبی تعاون کریں، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ اجتماعی دفاع اور بوجھ کا اشتراک ڈیٹرنس کو مضبوط کرے گا۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

رزق حلال کا شرعی تصور اور طلب مال کی حدود

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے تمام شعبوں میں انسان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ مالی معاملات اور معاش کے باب میں شریعت کا یہ ایک بنیادی اور اہم ترین فریضہ ہے کہ ہر انسان حلال مال طلب کرے۔ حدیثِ پاک میں رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ دیگر فرائض (جیسے نماز اور روزہ وغیرہ) کے بعد حلال مال کا حصول بھی ایک ناگزیر فرض ہے۔ اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ حلال روزی کمانا کوئی دنیاداری یا دین سے الگ تھلگ چیز نہیں، بلکہ یہ بذاتِ خود دین کا ایک اہم حصہ ہے۔ تاہم، اس فرض کی لچک اور وسعت کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ فریضہ بنیادی طور پر اس شخص کے ذمہ عائد ہوتا ہے جو اپنی اور اپنے اہل وعیال کی بنیادی ضروریاتِ زندگی (مثلاً کھانا، پینا، لباس اور رہائش) کے لیے دوسروں کا محتاج ہو۔

مفتی یحییٰ معین

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے تمام شعبوں میں انسان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ مالی معاملات اور معاش کے باب میں شریعت کا یہ ایک بنیادی اور اہم ترین فریضہ ہے کہ ہر انسان حلال مال طلب کرے۔ حدیثِ پاک میں رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ دیگر فرائض (جیسے نماز اور روزہ وغیرہ) کے بعد حلال مال کا حصول بھی ایک ناگزیر فرض ہے۔ اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ حلال روزی کمانا کوئی دنیاداری یا دین سے الگ تھلگ چیز نہیں، بلکہ یہ بذاتِ خود دین کا ایک اہم حصہ ہے۔ تاہم، اس فرض کی لچک اور وسعت کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ فریضہ بنیادی طور پر اس شخص کے ذمہ عائد ہوتا ہے جو اپنی اور اپنے اہل وعیال کی بنیادی ضروریاتِ زندگی (مثلاً کھانا، پینا، لباس اور رہائش) کے لیے دوسروں کا محتاج ہو۔ اگر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے فارغ البال کر دیا ہو، وہ صاحب جائیداد ہو، اسے میراث میں مال مل گیا ہو یا کسی بھی دوسرے جائز طریقے سے اس کی ضروریات پوری ہو رہی ہوں، تو ایسے شخص پر خواہ مخواہ مزید مال کمانے کی فکر اور اس کا حصول ہرگز فرض نہیں رہتا۔ البتہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حلال تجارت، جائز سرمایہ کاری، خاندان کے معاشی تحفظ، خدمتِ خلق، روزگار کے مواقع پیدا کرنے یا امت کی اجتماعی ضرورتوں کیلئے مال کمانا ناپسندیدہ ہے۔ اگر نیت درست ہو، ذریعہ پاک ہو، حقوق العباد پامال نہ ہوں اور مال اور اس کا کسب انسان کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ کرے، تو یہی مال بہت سی نیکیوں، صدقات، دینی خدمات اور معاشرتی بھلائی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اصل خرابی مال میں نہیں، بلکہ اس حرص میں ہے جو انسان کو حلال وحرام کی تمیز سے محروم کر دے۔

یہاں یہ نکتہ ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ شریعت کی نظر میں مال اپنی ذات میں کوئی مقصود نہیں ہے، بلکہ یہ صرف ایک ذریعہ ہے تاکہ انسان اپنی حاجاتِ ضروریہ کو پورا کر کے دلجمعی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی میں مشغول ہو سکے۔ چونکہ انسانی جسم کے لیے بغیر کھانے پینے کے خالق کائنات کی اطاعت ممکن نہیں، اسی لیے مال صرف ضرورت کی حد تک ہی مفید اور کارآمد ہے۔ جب انسان کی بنیادی اور ذمہ دارانہ ضرورتیں پوری ہو جائیں، تو محض لالچ، نام ونمود، مقابلہ بازی اور حرص وہوس کی بنیاد پر مال بڑھاتے چلے جانے کی دھن میں مگن رہنا شریعت کو مطلوب نہیں۔ مال کے پیچھے اندھا دھند پڑ جانا انسان کو یادِ الٰہی سے غافل کر دیتا ہے اور بسا اوقات یہی کثرتِ مال انسان کو طرح طرح کے گناہوں کے دلدل میں دھکیل دیتی ہے۔ اصل دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ مال کو زندگی کا نصب العین بنانے کے بجائے صرف عبادت کا مددگار سمجھا جائے، کیونکہ جن وانس کی پیدائش کا اصل مقصد رات دن دنیاوی لذتوں میں غرق ہونا نہیں، بلکہ خالقِ حقیقی کی بندگی ہے۔ یہ سوچنا کہ دنیا صرف کھانے پینے اور عیش وعشرت کا نام ہے، سخت بددینی اور جہالت کی علامت ہے۔ مسلمان کے لیے حرام مال، مشتبہ آمدنی، ناجائز نوکری اور دوسروں کے حقوق مارنے سے مکمل اجتناب کرنا لازم ہے، کیونکہ یہ دنیا وآخرت کی تباہی کا پیش خیمہ ہیں۔ آج کل بعض نادان اور جاہل لوگ یہ وسوسہ پھیلاتے ہیں کہ اس فاسد اور پُرآشوب زمانے میں حلال مال کمانا ممکن ہی نہیں رہا اور ہر طرف مایوسی کا دور دورہ ہے۔ یاد رکھیے! یہ خیال سراسر باطل اور شیطان کا ایک بڑا دھوکہ ہے۔ قرآن وحدیث کے سچے وعدوں اور انسانی مشاہدات سے یہ

بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ جس بندے کی نیت سچی ہو اور وہ حرام سے بچ کر صرف حلال کھانے کا پکا عزم کر لے، تو اللہ تعالیٰ غیب سے اس کے لیے راستے کھول دیتے ہیں۔ اس مادہ پرستی کے دور میں بھی جن لوگوں نے مشتبہ اور حرام مال سے اپنے نفس کو روکے رکھا، خالق ذوالجلال نے انہیں نہ صرف عمدہ حلال رزق عطا فرمایا بلکہ وہ ظاہری شان وشوکت والے حرام خوروں سے کہیں زیادہ دلی راحت، سکون اور عزت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اگر کبھی کسی معتبر دینی کتاب میں اس سلسلے میں کوئی الجھانے والی یا مشکل بات نظر آئے، تو خود سے کوئی فاسد مطلب نکالنے کے بجائے کسی پکے دیندار عالم سے رجوع کرنا چاہیے تاکہ دل کو تسلی ہو اور بیہودہ وسوسے دور ہو جائیں۔

موجودہ معاشرے کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ لوگ مالی معاملات میں احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوڑ چکے ہیں۔ ناجائز نوکریاں کرنا، رشوت، سود، دھوکہ دہی اور کمزوروں کا حق مارنا عام ہو چکا ہے، جبکہ یہ تمام طریقے آخرت کو برباد کرنے والے اور دوزخ کا ایندھن بننے والے ہیں۔ عقل کا تقاضا تو یہ ہے کہ جب ہر انسان کا رزق تقدیر میں پہلے ہی سے لکھا جا چکا ہے اور اللہ کے ہاں کسی چیز کی کوئی کمی نہیں، تو پھر انسان بدنیتی کر کے اپنے نامۂ اعمال کو کیوں کالا کرے؟ حرام راستے اختیار کرنے سے مقدر کا رزق بڑھ نہیں جاتا، بلکہ صرف دین برباد ہوتا ہے۔ اسی غفلت کی وجہ سے دین میں بار بار حلال مال اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ دوسری جانب، اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کمانا عظمت اور رفعت کی نشانی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ کسی نے اس کھانے سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو اس نے اپنے ہاتھوں کی محنت سے کمایا ہو، اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے ہی تناول فرماتے تھے۔ جب اللہ کے معصوم اور برگزیدہ انبیاء علیہم السلام نے خود تجارت کی، پیشے اختیار کیے اور بکریاں تک چرائیں، تو کسی بھی عام انسان کے لیے کسی جائز پیشے یا محنت مزدوری کو حقیر یا عیب سمجھنا سراسر نادانی اور تکبر ہے۔ معاشرے کے کسی چھوٹے سے چھوٹے جائز کام کو بھی کم تر نہیں سمجھنا چاہیے، کیونکہ لوگوں پر بوجھ بننا یا بلا ضرورتِ شرعی بھیک مانگنا ناپسندیدہ عمل ہے۔ تاہم، اس حدیث کا یہ غلط مطلب بھی نہیں لینا چاہیے کہ اگر کسی کے پاس کوئی ایسا حلال مال ہو جو اس کے اپنے ہاتھ کا کمایا ہوا نہ ہو (جیسے وراثت یا جائیداد وغیرہ)، تو وہ مال جائز نہیں یا اس کی کوئی فضیلت نہیں۔ حلال مال جس بھی جائز طریقے سے میسر آئے، بشرطیکہ اس میں کوئی ذلت اور ناجائز ذریعہ شامل نہ ہو، وہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اور اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اسے اعتدال اور انتظام کے ساتھ تعمیری کاموں میں خرچ کرنا چاہیے۔ حدیث کا اصل مقصد لوگوں کو دوسروں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے روکنا اور محنت کی عظمت کو اجاگر کرنا ہے، نہ کہ جائز مال سے فائدہ اٹھانے سے منع کرنا۔ پس ایک سچے مسلمان کا یہ اولین شیوہ ہونا چاہیے کہ وہ ہر آن اپنے ذرائعِ آمدنی کا کڑی نظر سے جائزہ لیتا رہے کہ کہیں اس کے رزق میں سود، رشوت، فریب یا کسی کی حق تلفی کا کوئی ادنیٰ سا مشتبہ حصہ بھی شامل نہ ہونے پائے۔ انسانی عقل اور ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ ہم ضرورت اور حرص کے اس باریک فرق کو ملحوظ رکھیں؛ اگر پروردگارِ عالم نے ہمیں ہماری ذمہ داریوں کے مطابق حلال رزق عطا فرما دیا ہے، تو پھر محض مال ودولت کی کثرت کے لیے اپنی زندگی کا رخ نہ بدلیں، بلکہ اپنے اوقات کو ذکر الٰہی، بندگی اور دینی مشغولیات کے لیے وقف کر دیں۔ یاد رکھیے! رزق تقدیر کے فیصلوں سے مشروط ہے، حرام کا راستہ چن کر کوئی اپنے حصے کا رزق بڑھا نہیں سکتا، بلکہ اپنی آخرت اور دین کو ضرور تباہ کر لیتا ہے۔ لہٰذا، ہمارے کھانے پینے، کمانے اور خرچ کرنے کا پورا نظام شریعت اور بندگیِ رب کے تابع ہونا چاہیے، کیونکہ انسانی پیدائش کا اصل مقصد دنیاوی لذتوں میں گم ہونا نہیں، بلکہ اپنے پاک پروردگار کی رضا اور اس کی مخلصانہ اطاعت ہے۔

حضرات محترم: میری تلاوت کردہ آیت کریمہ میں حلال روزی اور حلال رزق کے ذرائع کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ رزق حلال سے مراد حلال اور جائز طریقے سے روزی کمانا ہے۔ کیا آپ نے کبھی اسلام میں کمائی کے تصور کے بارے میں سوچا ہے؟ دولت اور روزی کس طرح کمائی جائے اور مذہب اسلام اس بارے میں ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ کمائی کا کون سا طریقہ بہتر ہے اور کس طریقے کی اسلام میں مذمت کی گئی ہے؟ ان سب باتوں کی وضاحت کی جائے گی۔ مسلمانوں کا خیال ہے کہ دولت اللہ تعالیٰ کی ان گنت نعمتوں میں سے ایک ہے جسے قرآن کریم کی کچھ آیات میں خیر یعنی نیکی کے مفہوم میں کہا جاتا ہے ایک آیت میں، اس کا دنیاوی زندگی کی توجہ کے طور پر (سورۃ الکہف آیت 46) میں ذکر کیا گیا ہے۔

مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی (رونق و) زینت ہیں اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وہ ثواب کے لحاظ سے تمہارے پروردگار کے یہاں بہت اچھی اور امید کے لحاظ سے بہت بہتر ہیں۔ مزید یہ کہ مذہب اسلام میں دولت حاصل کرنے کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ہر مسلمان کے لئے حلال آمدنی کی تلاش لازمی ہے۔ اسلام بھی سختی اور جدوجہد کے ذریعہ خدا کی طرف سے فراہم کردہ رزق کو حاصل کرنے کی سنجیدگی سے حکم کرتا ہے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو آمدنی کے لئے دعا کرتا ہو جبکہ اس نے کمائی چھوڑ دی ہو اور اس کے لئے کوشش نہ کرے۔ قرآن پاک میں یہ بھی بیان کردہ ہے: کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے اور یہ کہ اس کی کوشش دیکھی جائے گی۔ پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا۔ (سورۃ النجم آیت 39-41) اسلام محنت کے ذریعہ دولت حاصل کرنے کی اہمیت کے ساتھ، انسان کو حلال طریقوں سے پیسہ کمانے پر زیادہ زور دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: لوگو جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ۔ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اس آیت کریمہ کی بنیاد پر، صرف وہی کمانا جو حلال ہے، اور غیر قانونی (حرام) چیزوں سے پرہیز کرنا ہی، اسلامی طرز زندگی کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے۔ بہت ساری اسلامی روایات منصفانہ ذرائع سے معاش کے حصول کے لئے مشورے اور تعریف کرتی ہیں، چوری، دھوکہ دہی، جوئے وغیرہ کے ذریعے نہیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

اسرائیل کی ذلت، ایران سرخرو

خبروں پر نگاہ رکھنے والے ہی نہیں، کبھی کبھار اخبار کی سرخیوں پر نظر ڈالنے والے بھی اس سوال کا فوری جواب دے سکتے ہیں کہ ایران، امریکہ اور اسرائیل کی جنگ میں کون جیتا۔ خبروں پر نگاہ رکھنے والے ہی نہیں، کبھی کبھار اخبار کی سرخیوں پر نظر ڈالنے والے بھی اس سوال کا فوری جواب دے سکتے ہیں کہ ایران، امریکہ اور اسرائیل کی جنگ میں کون جیتا۔ یقیناً ایران جیتا، امریکہ کو دُم دبا کر بھاگنا پڑا، یا، یوں کہہ لیں کہ اسے چپ چاپ ساری شرطیں ماننی پڑیں اور اسرائیل الگ تھلگ پڑ گیا۔ لبنان کی جان اب بھی پھنسی ہوئی ہے مگر ایران نے اسے یکہ وتنہا نہیں چھوڑا ہے۔ وہ اس کے دفاع کیلئے دوبارہ جنگ میں بھی تامل نہیں کریگا۔ جنگ کی وجہ سے، سب سے زیادہ نقصان ایران کا ہوا جسے اپنے سائنٹسٹ، ملٹری ایکسپرٹس حتیٰ کہ ملک کی اعلیٰ ترین قیادت کا غم بھی سہنا پڑا۔ اس میں شک نہیں کہ انفراسٹرکچر کا بھی نقصان ہوا مگر یہ ایسا نقصان ہے جس کی تلافی ممکن ہے۔ ناممکن اُس غیر معمولی نقصان کی تلافی ہے جو شہید ہونے والوں کی شہادت کی وجہ سے ہوا۔ اس کے باوجود ایران نے صبر وتحمل، ثابت قدمی، حکمت اور دانشمندی کے ساتھ مقابلہ کیا اور امریکہ واسرائیل کی رعونت خاک میں ملا دی۔ اس کے علاوہ جو ہوا وہ یہ ہے کہ امریکہ کے سپر پاور ہونے کی قلعی کھل گئی اور سب سے زیادہ رُسوا اسرائیل ہوا۔ نقصان اور بھی ہوا ہے۔ آبنائے ہرمز کے بند ہونے سے یومیہ ۱۳ رملین بیرل اور اس کے ساتھ ہی یوریا اور سلفر کی فراہمی موقوف ہوگئی، نتیجتاً پوری دُنیا کی معیشت متاثر ہوئی اور ہندوستان سمیت کئی ایسے ملکوں میں، جو تیل کی درآمدات پر انحصار کرتے ہیں، دور لڑی جانے والی جنگ بھی گھر تک پہنچ گئی۔ تیل اور گیس کی قلت ہوئی تو عوامی زندگی پر دباؤ بڑھا، مہنگائی جو پہلے بھی کم نہیں تھی عام آدمی کی کمر توڑنے لگی، درآمدات وبرآمدات متاثر ہوئیں، گلف کوآپریشن کونسل سے وابستہ ملکوں کی جی ڈی پی گھٹ گئی، شہری ہوابازی کا شعبہ بُری طرح متاثر ہوا، سیاحت اور اس سے وابستہ دیگر شعبوں پر ضرب پڑی اور بقول اقوام متحدہ دُنیا کے ۳۲ رملین افراد غربت کے دلدل میں دھکیلے جائینگے۔ زیادہ تر مبصرین متفق ہیں کہ عالمی معیشت پر جنگ کے دیر پا اثرات مرتب ہونگے۔ ایران اور امریکہ کے درمیان معاہدہ سے فی الحال جنگ رُک جائیگی مگر اس کی کیا ضمانت ہے کہ رُکی رہے گی؟ کون کہہ سکتا ہے کہ نیتن یاہو، ٹرمپ کو دوبارہ بہکانے کی کوشش نہیں کرینگے؟ مسئلہ کی جڑ اسرائیل ہے جو پہلے شکست خوردہ تھا، اب زخم خوردہ ہے۔ وہ نہ تو لبنان سے نکلے گا نہ ہی ایران کے خلاف جنگ کے بہانے تلاش کرنے سے باز رہے گا۔ اس کے وزیر دفاع نے کل اپنے بیان میں ایسی ہی کچھ باتیں کہی ہیں۔ ٹائمس آف اسرائیل کے مطابق اسرائیلی اپوزیشن نے نیتن یاہو کے خلاف محاذ کھول دیا اور اُنہیں ایران معاملے میں خوب لتاڑا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران نے حقیقی اور سفارتی جنگ جیت لی اور نیتن یاہو کچھ نہیں کر سکے۔ اپوزیشن لیڈر یائرلیپڈ نے اُنہیں ٹرمپ کی اس بات پر بھی آڑے ہاتھوں لیا کہ "مَیں تمہارا باس ہوں اور جو کہوں وہ تمہیں سننا ہوگا۔" نیتن یاہو اَب خفت مٹانا چاہیں گے کیونکہ ایک ہارا ہوا وزیر اعظم نومبر کے انتخابی میدان میں نہیں اُتر سکتا۔ اخبار مذکور کے مطابق متعدد اپوزیشن لیڈروں مثلاً یائر گولن، گاڈی ایزنکوٹ، ایوگلڈور لبرمین اور سابق وزیر اعظم نفتالی بینیٹ نے نیتن یاہو کی پالیسیوں کو بدترین سفارتی شکست سے تعبیر کیا اور سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اپوزیشن کے شدید حملے "مرے پر سو دُرّے" کے مصداق ہیں، اسی لئے یہ خطرہ پیدا ہو رہا ہے کہ نیتن یاہو پھر کوئی سازش کرینگے۔ مگر، ایسی کوئی بھی بات تہران سے چھپی ہوئی نہیں ہے اس لئے تہران خود بھی اسرائیلی عزائم کے دنداں شکن جواب کیلئے تیار رہے گا۔ ایران اور اسرائیل کے درمیان جاری تنازع میں دونوں ممالک اپنے اپنے سیاسی اور عسکری مقاصد کے تحت بیانیے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالیہ فوجی اور سفارتی تصادم کے بعد خطے میں پوزیشن درج ذیل اہم نکات سے واضح ہوتی ہے۔ ایران اور اس کے حامی حالیہ حملوں کو ایک بڑی تزویراتی کامیابی کے طور پر دیکھتے ہیں جس نے اسرائیل کے ناقابل تسخیر ہونے کے تاثر کو توڑ دیا ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۰؍جون ۲۰۲۶

جمہوریت کی بنیادیں کھوکھلی کی جارہی ہیں

مرکز میں برسر اقتدار بی جے پی کی جانب سے ملک میں آپریشن توڑ پھوڑ کا سلسلہ جاری ہے۔ علاقائی اپوزیشن جماعتوں کا صفایا کرنے کی مہم شروع کردی گئی ہے اور اس کو بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھایا جارہا ہے۔ بی جے پی کی جانب سے یکے بعد دیگرے اپوزیشن جماعتوں کو نشانہ بناتے ہوئے انہیں توڑ پھوڑ کا شکار کیا جارہا ہے۔ ان کے ارکان پارلیمنٹ اور ارکان اسمبلی کو انحراف کیلئے اکسایا جارہا ہے اور خود سیاسی فائدہ حاصل کیا جارہا ہے۔ اپنے ایجنڈہ کو آگے بڑھانے کیلئے بی جے پی کی جانب سے کئی جماعتوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے اور جمہوریت کی بنیادیں کھوکھلی کی جارہی ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کو محض ایک مذاق اور کھلونا بنا کر رکھ دیا گیا ہے اور بی جے پی یا حکومت کو اس بات کی کوئی فکر نہیں ہے کہ اس کے اقدامات کے نتیجہ میں دنیا بھر میں مثالی سمجھی جانے والی ہماری جمہوریت کا مذاق بنتا چلا جارہا ہے اور ہماری جمہوریت کی بنیادیں کھوکھلی ہونے لگی ہیں۔ مرکزی حکومت ہو یا بی جے پی کو محض اپنے ایجنڈہ اور سیاسی مقاصد کی تکمیل کیلئے کام کیا جارہا ہے۔ ویسے تو مرکز میں اقتدار حاصل کرنے کے بعد سے ہی علاقائی جماعتوں کو نشانہ بنانے کا عمل شروع کردیا گیا تھا تاہم حالیہ عرصہ میں سب سے پہلے عام آدمی پارٹی میں انحراف کروایا گیا۔ راگھو چڈھا کی قیادت میں سات ارکان راجیہ سبھا عام آدمی پارٹی چھوڑ کر بی جے پی میں شامل ہوگئے۔ پھر مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے بعد ترنمول کانگریس کو نشانہ بنایا گیا۔ ترنمول کے 20 ارکان پارلیمنٹ کو انحراف کیلئے حوصلہ دیا گیا۔ ساری تیاریاں مرکزی وزیر کی قیامگاہ پر کی گئیں۔ پھر یہ ارکان پارلیمنٹ ایک انتہائی غیر معروف نیشنلسٹ سٹیزنس پارٹی میں شامل ہوگئے۔ ابھی یہ مسئلہ چل ہی رہا ہے کہ مہاراشٹرا میں پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار کردی گئی شیوسینا ادھوٹھاکرے کو دوبارہ نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اس کے چھ ارکان پارلیمنٹ اور کچھ ارکان اسمبلی کو بھی انحراف کیلئے اکسایا جارہا ہے۔ یہ ارکان پارلیمنٹ اور اسمبلی اپنے فون بند کرچکے ہیں اور ان سے رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ بھی دہلی پہونچ رہے ہیں۔ ابھی شیوسینا ادھوٹھاکرے کا مسئلہ عروج پر ہی ہے کہ اتر پردیش میں ریاستی وزیر اوم پرکاش راج بھر نے دعوی کردیا ہے کہ شیوسینا کے بعد یو پی کی سماجوادی پارٹی کا نمبر آئے گا۔ سماجوادی پارٹی کے ارکان پارلیمنٹ کو بھی انحراف کیلئے اکسایا جائے گا۔ اس میں بغاوت کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور پھر اسے بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار کردیا جائے گا۔ مرکز میں اقتدار کا جس طرح سے بیجا استعمال کیا جارہا ہے اس سے جمہوریت کی بنیادیں کھوکھلی ہورہی ہیں اور ملک کی جمہوریت ایک مذاق بن کر رہ گئی ہے۔ ملک کے ارکان پارلیمنٹ اور ارکان اسمبلی کو دھمکایا جارہا ہے۔ انہیں خوفزدہ کیا جارہا ہے۔ مرکزی تحقیقاتی ایجنسیوں کا خوف پیدا کیا جارہا ہے۔ کارروائیوں کے نام سے ان میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کیا جارہا ہے اور پھر انہیں اپنی مرضی کے مطابق انحراف اور بغاوت کیلئے اکساتے ہوئے اپنے سیاسی فائدہ کو یقینی بنایا جارہا ہے۔ یہ ساری سرگرمیاں ہندوستان جیسی عظیم اور دنیا کی بڑی جمہوریت کیلئے مذاق بن کر رہ گئی ہیں اور اس سے ہماری جمہوریت کی بنیادیں کھوکھلی ہورہی ہیں۔ جمہوریت کا تحفظ کرنا اور اس کو مستحکم کرنا ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے اور سب سے بڑی ذمہ داری حکومت اور برسر اقتدار جماعت کی ہوتی ہے لیکن حکومت اور برسر اقتدار جماعت ہی اس کو کھوکھلا کرنے کی وجہ بن رہی ہیں اور یہ صورتحال قابل تشویش ہے۔ اس سے ہندوستان میں انتخابی اور جمہوری نظام کمزور ہوکر رہ جائے گا اور انتخابات کا مقصد ختم ہوکر رہ جائے گا۔ یکے بعد دیگر مختلف جماعتوں کو نشانہ بناتے ہوئے جو صورتحال پیدا کی جارہی ہے وہ انتہائی تشویشناک کہی جاسکتی ہے اور اس کے خلاف اپوزیشن جماعتوں کو حرکت میں آنا چاہیئے۔ تمام جماعتوں کو مشترکہ حکمت عملی بناتے ہوئے احتجاج کا سلسلہ شروع کرنا چاہئے۔ انحراف کرنے والے ارکان پارلیمنٹ اور ارکان اسمبلی کو قانونی کارروئیوں میں گھسیٹنا چاہیئے۔ عوام میں شعور بیدار کیا جانا چاہیئے۔ عوامی تحریک شروع کی جانی چاہیئے۔ ضرورت پڑنے پر عوامی سطح پر سڑکوں پر اتر کر احتجاج کیا جانا چاہیئے۔ جتنی خاموشی اختیار کی جائے گی اتنی ہی صورتحال قابو سے باہر ہوتی چلے جائے گی اور جمہوریت کا نقصان ہوتا رہے گا۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

ایسے ماحول میں ممتا بنرجی کی جانب سے اس اجلاس کی میزبانی اپنے سیاسی وجود کو قومی سطح پر مؤثر رکھنے کی ایک کوشش بھی سمجھی جا سکتی ہے۔ انڈیا بلاک کے تناظر میں اگر دیکھا جائے تو اختلافات اور زخم یقیناً موجود ہیں لیکن ان میں ایک مثبت پہلو بھی ہے کہ کم از کم علاقائی جماعتوں اور ان کے قائدین کو اس حقیقت کا احساس ہوا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور وزیرِ اعظم نریندر مودی کا مقابلہ محض انفرادی سیاسی انا سے نہیں بلکہ منظم حکمتِ عملی اور اجتماعی قوت سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اگر اپوزیشن جماعتیں اب بھی اپنی اپنی سیاسی برتری کے احساس میں مبتلا رہیں تو آنے والے برسوں میں کئی علاقائی جماعتیں مزید کمزور ہو سکتی ہیں اور بعض سیاسی قائدین یا تو حاشیے پر چلے جائیں گے یا نئی سیاسی صف بندیوں کا حصہ بن جائیں گے۔ انڈیا بلاک کے لیے اس وقت اصل مسئلہ صرف اقتدار کا نہیں بلکہ اپنے سیاسی وجود اور افادیت کو برقرار رکھنے کا ہے۔

حزبِ اختلاف کے اتحاد کی نئی سمت اور سیاسی امکانات

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

ایک ایسے وقت میں جب یہ سوال سنجیدگی کے ساتھ اور بعض حلقوں میں کسی قدر طنزیہ انداز میں پوچھا جانے لگا ہے کہ ''انڈیا'' نامی اتحاد واقعی زندہ بھی ہے یا نہیں، اٹھارہ جون 2026 کو دہلی میں انڈیا بلاک کی ایک اہم نشست منعقد ہوئی۔ اس اجلاس میں تقریباً پچیس سیاسی جماعتوں نے شرکت کی۔ اگرچہ اس نشست سے کوئی غیر معمولی یا انقلابی اعلان سامنے نہیں آیا، لیکن ایک بنیادی سیاسی سمجھ ضرور ابھرتی دکھائی دی کہ اگر مستقبل میں برسرِ اقتدار جماعت کو مؤثر چیلنج دینا ہے تو متحدہ سیاسی جدوجہد ناگزیر ہوگی۔ اسی سوچ کے تحت ہر دو ماہ میں ایک اجلاس منعقد کرنے، مبینہ ووٹ بے ضابطگیوں کے سلسلے میں عدالتِ عظمیٰ کو خط لکھنے اور مرکزی وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کرنے جیسے نکات سامنے آئے۔ اس سے بھی اہم بات یہ رہی کہ پانچ بنیادی نکات پر اتفاقِ رائے پیدا کرنے کی کوشش کی گئی: آئین کا تحفظ، جمہوریت کا استحکام، بے روزگاری کے خلاف جدوجہد، مہنگائی کے مسئلے پر حکومت کو گھیرنا اور کارپوریٹ نواز پالیسیوں کی مخالفت۔ ان نکات کی بنیاد پر آئندہ سیاسی جدوجہد کا ایک ابتدائی خاکہ سامنے آیا۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ کسی بھی متحدہ جدوجہد کے لیے ابتدائی مرحلے میں اسی نوعیت کا فریم ورک ضروری ہوتا ہے، لیکن اصل سوال اب بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ کیا یہ اتحاد اس لڑائی کو با مقصد انجام تک پہنچا سکے گا؟ یہ سوال اس لیے بھی اہم ہے کہ یہ اجلاس ایسے وقت میں منعقد ہوا جب ممتا بنرجی کو بنگال کی سیاست میں کئی محاذوں پر مشکلات کا سامنا ہے اور ان کی جماعت کے اندرونی مسائل بھی زیرِ بحث ہیں۔ بعض سیاسی مبصرین کے مطابق علاقائی جماعتوں کی داخلی کمزوریاں مستقبل کے اتحاد کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔

ایسے ماحول میں ممتا بنرجی کی جانب سے اس اجلاس کی میزبانی اپنے سیاسی وجود کو قومی سطح پر مؤثر رکھنے کی ایک کوشش بھی سمجھی جا سکتی ہے۔ انڈیا بلاک کے تناظر میں اگر دیکھا جائے تو اختلافات اور زخم یقیناً موجود ہیں، لیکن ان میں ایک مثبت پہلو بھی ہے کہ کم از کم علاقائی جماعتوں اور ان کے قائدین کو اس حقیقت کا احساس ہوا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور وزیرِ اعظم نریندر مودی کا مقابلہ محض انفرادی سیاسی انا سے نہیں بلکہ منظم حکمتِ عملی اور اجتماعی قوت سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اگر اپوزیشن جماعتیں اب بھی اپنی اپنی سیاسی برتری کے احساس میں مبتلا رہیں تو آنے والے برسوں میں کئی علاقائی جماعتیں مزید کمزور ہو سکتی ہیں اور بعض سیاسی قائدین یا تو حاشیے پر چلے جائیں گے یا نئی سیاسی صف بندیوں کا حصہ بن جائیں گے۔ انڈیا بلاک کے لیے اس وقت اصل مسئلہ صرف اقتدار کا نہیں بلکہ اپنے سیاسی وجود اور افادیت کو برقرار رکھنے کا ہے۔

سال 2024 کے عام انتخابات سے قبل نتیش کمار کی ابتدائی کوششوں کے نتیجے میں مختلف نظریاتی اختلافات رکھنے والی جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئی تھیں۔ اس وقت بھی بہت کم لوگوں کو اپوزیشن سے بڑی امید تھی۔ اتحاد قائم ہونے کے باوجود مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کامیاب رہی۔ پھر رام مندر کے افتتاح اور 'اب کی بار 400 پار' کے سیاسی نعرے نے ایسا ماحول بنایا کہ کئی صحافی اور سیاسی تجزیہ نگار بھی یہ ماننے لگے تھے کہ بی جے پی کو روکنا تقریباً ناممکن ہو چکا ہے۔ لیکن نتائج نے ایک مختلف تصویر پیش کی۔ بی جے پی اپنی توقعات کے مطابق کامیابی

حاصل نہ کر سکی اور 240 نشستوں پر رک گئی۔ قومی سطح پر حزبِ اختلاف کے اتحاد نے ایسا مظاہرہ کیا کہ حکمران جماعت مکمل اکثریت کے ہدف تک نہیں پہنچ پائی۔ تاہم لوک سبھا انتخابات کے بعد سیاسی منظرنامہ دوبارہ تبدیل ہوا۔ ہریانہ، مہاراشٹر اور بہار جیسے صوبوں میں، جہاں حزبِ اختلاف کو امیدیں وابستہ تھیں، اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس ناکامی کی بڑی وجہ خود انڈیا بلاک کے اندر کمزور ہوتی ہم آہنگی تھی۔ عام آدمی پارٹی نے لوک سبھا انتخابات کے بعد اتحاد سے الگ ہونے کا اعلان کر دیا اور یہ تاثر مضبوط ہوا کہ یہ اتحاد محض انتخابات تک محدود تھا۔ اپوزیشن اس حقیقت کو پوری طرح نہ سمجھ سکی کہ بی جے پی ایک ایسی جماعت ہے جو سیاسی غلطیوں سے سیکھنے اور خود کو نئے حالات کے مطابق ڈھالنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتی ہے۔

اس پوری سیاسی کشمکش میں انتخابی شفافیت، انتخابی حکمتِ عملی اور سیاسی بیانیے جیسے مسائل بھی اہم رہے، لیکن اپوزیشن کی قیادت بعض مواقع پر مطلوبہ ہم آہنگی نہ دکھا سکی۔ ممتا بنرجی نے بھی کئی مواقع پر اتحاد کے اجتماعی تاثر کو کمزور کیا۔ دوسری طرف راہل گاندھی اور دیگر جماعتوں کے درمیان اختلافات نے بھی اتحاد کی قوت کو محدود کیا۔ وہ تمام سیاسی رہنما جو یہ سمجھتے تھے کہ وہ تنہا بی جے پی کو شکست دے سکتے ہیں، رفتہ رفتہ اپنی سیاسی زمین کھوتے گئے۔ اروند کیجریوال کو دہلی میں سیاسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور پنجاب میں بھی اپنی جماعت کو مستحکم رکھنے کی جدوجہد جاری رکھنی پڑی۔ کانگریس نے بعض ریاستوں میں کامیابی حاصل کر کے اپنی موجودگی برقرار رکھی، لیکن مجموعی طور پر اپوزیشن کی سیاست ابھی بھی نئے توازن کی تلاش میں ہے۔

آج انڈیا بلاک میں کانگریس نسبتاً مضبوط حیثیت رکھتی ہے اور کئی علاقائی جماعتیں دفاعی پوزیشن میں دکھائی دیتی ہیں۔ کانگریس کے پاس کئی ریاستوں میں اقتدار یا شراکتِ اقتدار کا تجربہ موجود ہے، اس لیے اس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اتحاد کی قیادت صرف عددی طاقت سے نہیں بلکہ سیاسی فراخ دلی کے ساتھ کرے۔ اسے یہ اعتماد پیدا کرنا ہوگا کہ بڑی جماعت ہونے کے باوجود وہ اپنے اتحادیوں کے لیے سیاسی قربانی دینے کو تیار ہے۔

راہل گاندھی کے لیے بھی یہ وقت غیر معمولی سیاسی سنجیدگی کا متقاضی ہے۔ اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی مسلسل کامیابیوں کے بعد ان کا چیلنج 2024 کے مقابلے میں کہیں زیادہ بڑا ہو چکا ہے۔ ایسے میں انڈیا بلاک کو ایک آواز میں بات کرنی ہوگی، باہمی تنقید سے بچنا ہوگا اور عوامی مسائل کو مرکزی موضوع بنانا ہوگا۔ ابھی بھی سب کچھ ختم نہیں ہوا۔ ملک میں بے روزگاری، مہنگائی، معاشی دباؤ، سماجی بے چینی اور کئی ایسے سوالات موجود ہیں جن پر حکومت کو جواب دہ بنایا جا سکتا ہے۔ محض جذباتی نعروں یا سماجی تقسیم کی سیاست ہمیشہ عوامی اعتماد قائم نہیں رکھ سکتی۔ اگر عوامی مسائل کو سنجیدگی سے اٹھایا جائے تو سیاسی فضا تبدیل ہو سکتی ہے۔ حزبِ اختلاف کیلئے اصل سبق یہی ہے کہ سیاست میں محض مخالفت کافی نہیں ہوتی، متبادل امید بھی پیش کرنی پڑتی ہے۔ اتحاد صرف نشستوں کی تقسیم کا نام نہیں بلکہ اعتماد، برداشت اور مشترک قومی وژن کا تقاضا کرتا ہے۔ اگر اپوزیشن اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے اجتماعی حکمتِ عملی اختیار کرے، عوام کے حقیقی مسائل کو ترجیح دے اور ذاتی سیاسی مفادات سے اوپر اٹھے تو جمہوریت مزید مضبوط ہوگی اور انتخابی سیاست میں حقیقی مقابلہ بھی قائم رہے گا۔ ہندوستان کی سیاست اب ایسے مرحلے میں داخل ہو رہی ہے جہاں صرف طاقت نہیں بلکہ اعتماد، سنجیدگی اور اجتماعی بصیرت ہی مستقبل کا تعین کرے گی۔

پاکستان اور بالخصوص مسلم دنیا کی حالیہ سیاست میں حزبِ اختلاف (اپوزیشن) کا اتحاد ملکی سیاسی منظرنامے کو تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس اتحاد کی نئی سمت اور سیاسی امکانات کو درج ذیل اہم نکات سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اپوزیشن اب صرف حکومت مخالف بیانیے کے بجائے مہنگائی، بے روزگاری اور معاشی بحران جیسے عوامی مسائل کو بنیاد بنا رہی ہے۔ ایوان کے اندر سخت قانون سازی کی مخالفت اور ایوان سے باہر احتجاجی جلسوں کی مشترکہ حکمتِ عملی اپنائی جا رہی ہے۔ چھوٹے اور علاقائی دھڑوں کو ساتھ ملا کر اتحاد کا دائرہ وسیع کیا جا رہا ہے۔ نوجوان نسل کو راغب کرنے کے لیے سوشل میڈیا کا بھرپور اور منظم استعمال کیا جا رہا ہے۔ متحدہ اپوزیشن حکومت کو قبل از وقت انتخابات یا سیاسی سمجھوتوں پر مجبور کر سکتی ہے۔ یہ اتحاد عوام کے سامنے موجودہ حکومت کے مقابلے میں ایک مضبوط متبادل سیاسی آپشن پیش کر سکتا ہے۔ پارلیمنٹ میں متحد ہونے کی صورت میں اپوزیشن حکومت کے لیے من پسند قوانین اور آئینی ترامیم کی منظوری مشکل بنا سکتی ہے۔ اپوزیشن کی جارحانہ حکمتِ عملی سے ملک میں سیاسی تناؤ اور عدمِ استحکام بڑھنے کا خدشہ بھی موجود رہتا ہے۔ اتحاد میں شامل جماعتوں کے ذاتی مفادات اور نظریات الگ ہونے کی وجہ سے طویل مہم چلانا مشکل ہوتا ہے۔ اتحاد کا اگلا سربراہ یا وزیرِ اعظم کا مشترکہ امیدوار کون ہوگا، یہ سوال اکثر پھوٹ کا باعث بنتا ہے۔ سیاسی منظرنامے کو مزید گہرائی سے سمجھنے کے لیے، کیا آپ کسی مخصوص ملک (جیسے پاکستان) یا کسی خاص اپوزیشن اتحاد کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں؟ آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کو اس موضوع کے کس پہلو میں زیادہ دلچسپی ہے تاکہ بات کو آگے بڑھایا جا سکے۔

امریکہ اور ایران ایک بار پھر خطرناک موڑ پر کھڑے دکھائی دے رہے ہیں۔ جنگی طیاروں اور طیارہ بردار بحری جہازوں سمیت فوجی دستے تعینات کیے جا رہے ہیں اور خطرناک دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اس تناؤ بھرے ماحول میں ایک بھی غلط قدم یا غلط فہمی ایسے حالات پیدا کر سکتے ہیں جسے سنبھالنا بہت مشکل ہوگا۔ حال ہی میں جس طرح بحیرۂ عرب میں امریکی فوج نے ایرانی ڈرون کو مار گرایا، وہ اس بات کا اشارہ ہے کہ چھوٹی موٹی کارروائیاں بھی بڑے تصادم میں بدل سکتی ہیں۔ آبنائے ہرمز میں ایرانی فوج کی جانب سے امریکی پرچم بردار ایک کمرشیل جہاز کو روکنے کی کوشش کی نئی رپورٹ سامنے آئی ہے۔ یہ کوئی بہت دور کی وارننگ نہیں بلکہ ایک شکل اختیار کرتے ٹکراؤ کے اشارے ہیں۔ اس بڑھتے تناؤ کے باوجود حالات کو سفارتی طریقے سے سنبھالنے کی کچھ نہ کچھ گنجائش اب بھی موجود ہے۔ جوہری معاہدے کو دوبارہ پٹری پر لانے کی کوششیں جاری ہیں اور واشنگٹن کا کہنا ہے کہ اگرچہ فوجی تعیناتیاں تناؤ بڑھنے کا عندیہ دے رہی ہیں، لیکن بات چیت اب بھی جاری ہے۔ موقع نازک ہے، لیکن سفارتی اقدام ہی واحد راستہ ہے جس کے ذریعہ ایک علاقائی جنگ کو عالمی بحران میں بدلنے سے روکا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اگر خدشات درست ثابت ہوئے تو انسانی اور معاشی نقصان حد سے کہیں زیادہ ہوگا۔

بہار کی سیاست میں آئینی تقاضے اور کشواہا کی مشکلیں

یہی وہ بنیادی مسئلہ ہے جو اس وقت اوپندر کشواہا کے سامنے موجود ہے۔ ان کے بیٹے کو وزیر تو بنا دیا گیا، لیکن اب انہیں کسی نہ کسی طریقے سے ایوان کا رکن بھی بنانا ہوگا۔ بصورت دیگر وزارت برقرار رکھنا آئینی طور پر ممکن نہیں ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ اگر اوپندر کشواہا این ڈی اے کے اہم اتحادی ہیں تو پھر ان کے بیٹے کو ایم ایل سی انتخاب میں امیدوار کیوں نہیں بنایا گیا؟ اس کے کئی ممکنہ اسباب ہو سکتے ہیں۔

اوپندر کشواہا بہار کی سیاست میں اپنی شناخت رکھتے ہیں اور کوئری۔کشواہا برادری کے ایک بااثر لیڈر مانے جاتے ہیں۔ اس مضمون میں پڑھئے کہ ان کی کیا مشکلات ہیں۔ بہار کی سیاست ہمیشہ سے دلچسپ سیاسی موڑ، سماجی مساوات کے مباحث اور ذات پات کے پیچیدہ توازن کی وجہ سے قومی سطح پر توجہ کا مرکز رہی ہے۔ ریاست میں اس وقت این ڈی اے کی حکومت قائم ہے اور اس اتحاد کے مختلف اتحادی اپنے اپنے سیاسی مفادات اور سماجی حلقۂ اثر کو برقرار رکھنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ انہی اتحادیوں میں ایک اہم نام اوپندر کشواہا کا بھی ہے، جو برسوں سے بہار کی سیاست میں اپنی شناخت رکھتے ہیں اور کوئری۔کشواہا برادری کے ایک مؤثر لیڈر مانے جاتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں سیاسی حلقوں میں ایک سوال بڑی شدت سے زیرِ بحث ہے کہ اوپندر کشواہا کے بیٹے دیپک پرکاش جو ریاستی کابینہ میں پنچایتی راج کے وزیر ہیں، لیکن وہ بہار اسمبلی یا قانون ساز کونسل (ایم ایل سی) کے رکن نہیں ہیں، ان کا سیاسی مستقبل کیا ہوگا؟ خاص طور پر اس وقت جبکہ حالیہ ایم ایل سی انتخابات میں این ڈی اے نے انہیں امیدوار نہیں بنایا۔ اس صورتِ حال نے نہ صرف اوپندر کشواہا بلکہ ان کی جماعت اور حامیوں کے لئے بھی تشویش پیدا کر دی ہے۔ واضح ہو کہ ہندوستانی آئین کے مطابق کوئی شخص وزیر تو بنایا جا سکتا ہے، لیکن اگر وہ اسمبلی یا کونسل کا رکن نہیں ہے تو اسے مقررہ مدت، یعنی چھ ماہ کے اندر کسی ایک ایوان کی رکنیت حاصل کرنا ضروری ہوتی ہے۔ اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اسے وزارت چھوڑنی پڑتی ہے۔

یہی وہ بنیادی مسئلہ ہے جو اس وقت اوپندر کشواہا کے سامنے موجود ہے۔ ان کے بیٹے کو وزیر تو بنا دیا گیا، لیکن اب انہیں کسی نہ کسی طریقے سے ایوان کا رکن بھی بنانا ہوگا۔ بصورتِ دیگر وزارت برقرار رکھنا آئینی طور پر ممکن نہیں ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ اگر اوپندر کشواہا این ڈی اے کے اہم اتحادی ہیں تو پھر ان کے بیٹے کو ایم ایل سی انتخاب میں امیدوار کیوں نہیں بنایا گیا؟ اس کے کئی ممکنہ اسباب ہو سکتے ہیں۔ پہلا سبب یہ ہے کہ این ڈی اے میں مختلف جماعتوں کے درمیان نشستوں کی تقسیم ہمیشہ ایک پیچیدہ معاملہ رہی ہے۔ جنتا دل (یو)، بھارتیہ جنتا پارٹی، لوک جن شکتی پارٹی اور دیگر اتحادی جماعتیں اپنے اپنے حصے کی نمائندگی چاہتی ہیں۔ محدود نشستوں میں ہر جماعت کے مطالبات پورے کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ دوسرا سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ این ڈی اے کی بڑی جماعتیں سیاسی وراثت کے تاثر سے بچنا

چاہتی ہوں۔ حالیہ برسوں میں ملک کی تقریباً تمام سیاسی جماعتیں خاندانی سیاست پر تنقید کرتی رہی ہیں۔ ایسے میں کسی اتحادی لیڈر کے بیٹے کو فوری طور پر ایوان کی رکنیت دلانا سیاسی طور پر حساس مسئلہ بن سکتا ہے۔ اگرچہ سابق وزیرِ اعلیٰ نتیش کمار کے بیٹے نشانت کمار جو وزیرِ صحت بنائے گئے تھے وہ بھی کسی ایوان کے ممبر نہیں تھے لیکن حالیہ ایم ایل سی انتخاب میں انہیں امیدوار بنایا گیا اور وہ کامیاب بھی ہو گئے ہیں۔

اوپندر کشواہا کے لئے یہ معاملہ محض ایک وزارت کا نہیں بلکہ سیاسی وقار کا بھی ہے۔ سیاسی جماعتوں کی حیثیت اکثر اس بات سے متعین ہوتی ہے کہ حکومت میں ان کی نمائندگی کتنی مؤثر ہے۔ اگر ان کے بیٹے وزارت سے محروم ہو جاتے ہیں تو اس کا براہ راست اثر کشواہا کی سیاسی قوت اور ان کی جماعت کے وقار پر پڑ سکتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اوپندر کشواہا گزشتہ چند برسوں میں کئی سیاسی اتار چڑھاؤ سے گزر چکے ہیں۔ انہوں نے مختلف اتحادوں کا حصہ بن کر اپنی سیاسی زمین کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ ایسے میں اگر ان کے خاندان کی نمائندگی حکومت میں کمزور پڑتی ہے تو یہ ان کے سیاسی اثر و رسوخ کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اوپندر کشواہا کے پاس کون سے راستے موجود ہیں؟ سب سے آسان اور اہم راستہ یہ ہو سکتا ہے کہ آئندہ جب قانون ساز کونسل کی کوئی نشست خالی ہو تو این ڈی اے اپنے کوٹے سے ان کے بیٹے کو وہاں سے منتخب کرا دے۔ ہندوستانی سیاست میں اس قسم کے سیاسی انتظامات کوئی نئی بات نہیں۔ اگر کسی اسمبلی حلقے میں ضمنی انتخاب ہوتا ہے تو این ڈی اے اپنے کسی محفوظ حلقے سے انہیں امیدوار بنا سکتی ہے۔ اگر اتحاد پوری سنجیدگی سے ان کی حمایت کرے تو کامیابی کے امکانات روشن ہو سکتے ہیں۔ ایک اور امکان یہ بھی ہے کہ سیاسی حالات کو دیکھتے ہوئے کابینہ میں رد و بدل کیا جائے اور وقتی طور پر وزارت کی ساخت تبدیل کی جائے۔ اگرچہ یہ راستہ سیاسی طور پر زیادہ آسان نہیں ہوگا۔ بہار کی سیاست میں اکثر بڑے فیصلے بند کمروں میں ہونے والی سیاسی مفاہمتوں کے ذریعے طے ہوتے ہیں۔

ممکن ہے کہ این ڈی اے کی اعلیٰ قیادت اوپندر کشواہا کو مستقبل میں کسی بڑی سیاسی رعایت کا یقین دلائے اور موجودہ بحران کو وقتی طور پر ٹال دے۔ اس پورے معاملے کا ایک پہلو خاندانی سیاست بھی ہے۔ ہندوستان کی تقریباً تمام بڑی جماعتیں کسی نہ کسی حد تک سیاسی وراثت کی روایت سے متاثر رہی ہیں۔ قومی سطح سے لے کر ریاستی سطح تک متعدد سیاست دانوں کے فرزند اور اہلِ خانہ سیاسی مناصب پر فائز ہیں۔ ایسے میں اوپندر کشواہا کے بیٹے کی وزارت کو بھی اسی تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ سیاسی جماعتوں کو نئی قیادت کو آگے لانا چاہیے، جبکہ حامیوں کا استدلال ہے کہ جمہوریت میں عوامی حمایت ہی اصل معیار ہے اور اگر کوئی شخص صلاحیت رکھتا ہے تو صرف خاندانی پس منظر کی بنیاد پر اسے مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مسئلہ صرف اوپندر کشواہا کا نہیں بلکہ این ڈی اے کیلئے بھی ایک امتحان ہے۔ این ڈی اے کی قیادت کو یہ دیکھنا ہوگا کہ ایک طرف آئینی تقاضے پورے ہوں اور دوسری طرف اتحادی جماعتوں کا اعتماد بھی برقرار رہے۔ اگر اس توازن کو قائم رکھنے میں ناکامی ہوتی ہے تو اپوزیشن کو حکومت پر تنقید کا ایک نیا موقع مل سکتا ہے۔ مختصر یہ کہ اوپندر کشواہا راشٹریہ لوک مورچہ سپریمو کے بیٹے کی وزارت کا مسئلہ بظاہر ایک فرد یا ایک خاندان کا معاملہ نظر آتا ہے، لیکن درحقیقت یہ بہار کی اتحادی سیاست، آئینی تقاضوں اور سیاسی وراثت کے باہمی تعلق کا ایک بڑا مسئلہ ہے۔ موجودہ حالات میں سب کی نظریں این ڈی اے کی قیادت اور اوپندر کشواہا کی سیاسی حکمتِ عملی پر مرکوز ہیں۔ اگر آئندہ مہینوں میں ان کے بیٹے کے لیے ایوان کی رکنیت کا کوئی راستہ نکال لیا جاتا ہے تو یہ اتحادی سیاست کی ایک کامیاب مثال ہوگی۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا تو وزارت کا خاتمہ نہ صرف ایک آئینی ضرورت بن جائے گا بلکہ اوپندر کشواہا کی سیاسی حیثیت کے بارے میں بھی نئے سوالات کھڑے کرے گا۔ بہار کی سیاست میں آئینی تقاضے اور اپیندر کشواہا کی مشکلیں اس وقت گہرے سیاسی اور قانونی بحران کی شکل اختیار کر چکی ہیں۔ اس پورے تنازع کی بنیاد آئینِ ہند کی دفعہ 164(4) اور راشٹریہ لوک مورچہ (RLM) کے سربراہ اپیندر کشواہا کے بیٹے دیپک پرکاش کی وزارت پر کھڑے ہونے والے سوالات ہیں۔

غزل

مرتی ہوئی زمیں کو بچانا پڑا مجھے
بادل کی طرح دشت میں آنا پڑا مجھے

وہ کر نہیں رہا تھا مری بات کا یقیں
پھر یوں ہوا کہ مر کے دکھانا پڑا مجھے

بھولے سے میری سمت کوئی دیکھتا نہ تھا
چہرے پہ ایک زخم لگانا پڑا مجھے

اس اجنبی سے ہاتھ ملانے کے واسطے
محفل میں سب سے ہاتھ ملانا پڑا مجھے

یادیں تھیں دفن ایسی کہ بعد از فروخت بھی
اُس گھر کی دیکھ بھال کو جانا پڑا مجھے

اُس بے وفا کی یاد دلاتا تھا بار بار
کل آئینے پہ ہاتھ اٹھانا پڑا مجھے

ایسے بچھڑ کے اُس نے تو مر جانا تھا حسنؔ
اس کی نظر میں خود کو گرانا پڑا مجھے

حسن عباسی

ماہ محرم فضائل وحقائق اور رائج رسم و رواج کی حقیقت

محمد عادل ارریاوی

ماہ محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے جو اپنی برکات وفضائل میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس مہینہ کی تاریخی حیثیت تو اپنی جگہ مسلم ہے لیکن اس کی حرمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مہینہ میں خصوصی اعمال اس کی عظمت کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ تاریخ اسلامی کے کئی واقعات اسی مہینہ میں پیش آئے ہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ تاریخ کے بیشتر اہم اور سبق آموز واقعات اسی مہینہ میں رونما ہوئے ہیں۔ لہذا جہاں ماہ محرم سال نو کی ابتداء کی نوید دیتا ہے وہیں ان واقعات وحادثات کی بھی خبر دیتا ہے جن کا یاد رکھنا امت مسلمہ کے لئے ضروری ہے۔ زندہ اقوام کی علامت یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی تاریخ اسلاف کے کارناموں اور واقعات سے بے خبر نہیں رہتیں۔ تو محرم کا آغاز ہمیں ان تاریخی حقائق سے باخبر ہونے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عاشوراء کے دن کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نواسے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا اس شہادت کے پیش آنے کی وجہ سے عاشوراء کا دن مقدس اور حرمت والا بن گیا ہے۔ یہ بات صحیح نہیں۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عاشوراء کا دن مقدس سمجھا جاتا تھا۔ اور آپ نے اس کے بارے میں احکام بیان فرمائے تھے۔ قرآن کریم نے اس کی حرمت کا اعلان فرمایا تھا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً ساٹھ سال بعد پیش آیا تھا۔ لہٰذا یہ بات درست نہیں کہ عاشوراء کی حرمت اس واقعہ کی وجہ سے ہے بلکہ یہ تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی مزید فضیلت کی دلیل ہے کہ اللہ ربّ العزت نے آپ کو شہادت کا مرتبہ اس دن عطا فرمایا جو پہلے ہی سے مقدس اور محترم چلا آ رہا ہے بہر حال عاشوراء کا دن ایک مقدس دن ہے۔ ماہ محرم اپنی فضیلت وعظمت حرمت و برکت اور مقام ومرتبہ کے لحاظ سے انفرادی خصوصیت کا حامل ہے۔ اسی وجہ سے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی دور میں اس کے اعزاز واکرام میں قتال کو ممنوع قرار دیا گیا۔ ارشاد ربانی ہے۔ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ۔ (البقرہ: ۲۱۷) ترجمہ کہہ دیجئے اس میں قتال کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اسے حرمت والے مہینوں میں سے بھی شمار کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا... مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔ (التوبۃ ۳۶) ترجمہ مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ مہینے ہے۔ ان میں چار مہینے ادب کے ہیں۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمانے کی رفتار وہی ہے جس دن اللہ ربّ العزت نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا تھا۔ ایک سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں جن میں سے تین مہینے مسلسل ہیں یعنی ذو القعدہ ذوالحجہ محرم اور ایک مہینہ رجب کا ہے جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۷۲ باب قولہ ان عدۃ الشھور الخ) اس دن کے مقدس ہونے کی وجہ کیا ہے؟ یہ اللہ ربّ العزت ہی بہتر جانتے ہیں کس دن کو اللہ ربّ العزت نے دنوں پر کیوں فضیلت دی؟ اور اس دن کا کیا مرتبہ رکھا؟ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں ہمیں اس کی تحقیق میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ بعض لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں اترے تو وہ عاشوراء کا دن تھا اور جب نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان کے بعد خشکی میں اتری تو وہ عاشوراء کا دن تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا اور اس آگ کو اللہ ربّ العزت نے ان کیلئے گلزار بنا دیا وہ عاشوراء کا دن تھا اور قیامت عاشوراء کے دن قائم ہوگی۔ یہ باتیں لوگوں میں مشہور ہیں لیکن ان کی کوئی اصل اور بنیاد نہیں۔ کوئی صحیح روایت ایسی نہیں ہے جو یہ بیان کرتی ہو کہ یہ واقعات عاشوراء کے دن پیش آئے تھے۔ ماہ محرم برکات کا حامل مہینہ ہے لیکن بعض لوگ اس کی برکات سے فائدہ حاصل کرنے کی بجائے بدعات ورسومات میں پڑ کر اس کی حقیقی فضیلت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ تعزیہ کرنا ناجائز ہے کیوں کہ قرآن مجید میں ارشاد باری ہے۔ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ۔ (الصافات (۹۵) ترجمہ کیا تم ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جس کو خود ہی تم نے تراشا اور بنایا ہے۔ ظاہر ہے کہ تعزیہ انسان اپنے ہاتھ سے تراش کر بناتا ہے پھر منت مانی جاتی ہے اور اس سے مرادیں مانی جاتی ہیں اسکے سامنے اولاد وغیرہ کی صحت کی دعائیں کی جاتی ہیں اس کو سجدہ کیا جاتا ہے اس کی زیارت کو زیارت امام حسین سمجھا جاتا ہے یہ سب باتیں روح ایمان اور تعلیم اسلام کے اعتبار سے ناجائز ہیں۔ ذکر شہادت کے لیے مجالس منعقد کرنا ان میں ماتم کرنا نوحہ کرنا روافض کی مشابہت کرنے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ کیوں کہ حدیث شریف میں آتا ہے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ جس نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اس قوم میں سے ہے۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۰۳) بعض لوگ ماہِ محرم کو صرف رنج وغم کا مہینہ تصور کرتے ہیں اور اس وجہ سے شادی بیاہ خوشی کی تقریبات اور دیگر مسرت کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔ اسی طرح سیاہ لباس پہننا نوحہ وماتم کرنا عورتوں کا زیب وزینت ترک کر دینا اور سوگ کی مختلف رسمیں ادا کرنا بھی بعض علاقوں میں رائج ہے۔ حالانکہ یہ تصور درست نہیں کیونکہ احادیثِ مبارکہ میں ماہِ محرم کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس لیے اسے محض غم اور سوگ کا مہینہ قرار دینا شرعی اعتبار سے صحیح نہیں۔ بعض لوگوں کا یہ عقیدہ بن چکا ہے کہ خصوصاً محرم کے ابتدائی دس دنوں میں شادی کرنا یا خوشی کی کوئی تقریب منعقد کرنا جائز نہیں یا اس میں برکت نہیں ہوتی اور ایسا کام نحوست کا باعث بنتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض تعلیم یافتہ افراد بھی اس غلط فہمی کا شکار ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ شریعتِ اسلامیہ میں ایسی کوئی ممانعت موجود نہیں۔ نہ محرم میں اور نہ ہی کسی دوسرے مہینے میں نکاح سے روکا گیا ہے۔ بلکہ محرم میں عبادت اور نیکی کے اعمال کی ترغیب دی گئی ہے اور نکاح بھی ایک عظیم عبادت ہے کیونکہ اس کے ذریعے انسان عفت تقویٰ اور اللہ ربّ العزت کی رضا حاصل کرتا ہے۔ حدیثِ مبارک کا مفہوم ہے کہ جب کوئی شخص نکاح کر لیتا ہے تو اس کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے لہٰذا اسے چاہیے کہ باقی آدھے دین کے بارے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔ اس بنا پر محرم میں نکاح کرنا بالکل جائز ہے۔ محرم کے ایام میں بعض لوگ چند مخصوص کاموں کو بڑی اہمیت دیتے ہیں، مثلاً حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر پانی یا شربت کی سبیل لگانا یا کھانا تیار کر کے تقسیم کرنا اور اسے باعثِ ثواب سمجھنا۔ اگرچہ صدقہ وخیرات اپنی جگہ نیک عمل ہے لیکن محرم کے پہلے عشرے کو خاص طور پر ان کاموں کے لیے مخصوص کر لینا اور اسے دین کا لازمی حصہ سمجھنا درست نہیں۔ بعض لوگ یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ چونکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کربلا میں پیاس کی حالت میں شہید ہوئے تھے اس لیے یہ پانی اور شربت ان کی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنتا ہے حالانکہ اس عقیدے کی کوئی شرعی بنیاد موجود نہیں۔ لہٰذا عبادات اور نیکی کے کام وہی اختیار کرنے چاہییں جو قرآن وسنت سے ثابت ہوں۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ماہِ محرم اسلام کے عظمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ اس مہینے کے بارے میں وہی عقائد اور اعمال اختیار کرنے چاہییں جو قرآن وسنت سے ثابت ہوں۔ بے بنیاد رسموں غلط عقائد اور خودساختہ پابندیوں سے بچتے ہوئے اس مہینے کو عبادت تقویٰ اور نیکی کے کاموں میں گزارنا چاہیے۔ اللہ ربّ العزت ہمیں صحیح دین سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے بے جا رسم ورواج سے مکمل حفاظت فرمائیں آمین ثم آمین یارب العالمین۔

سی جے پی کا خودکشی کرنے والے

طلبہ کے خاندان کو ایک کروڑ روپے معاوضے کا مطالبہ

کاکروچ جنتا پارٹی نے پیپر لیک کے سبب خودکشی کرنے والے طلباء کے خاندانوں کے لیے ایک کروڑ روپے معاوضے کا مطالبہ کیا ہے، مودی کو لکھے خط میں سی جے پی کے بانی نے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفٰی کا بھی مطالبہ کیا۔ کاکروچ جنتا پارٹی نے وزیراعظم نریندر مودی کو خط لکھ کر وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے اور امتحانی بحران کے دوران خودکشی کرنے والے طلباء کے اہل خانہ کو معاوضے کی فراہمی کا مطالبہ کیا ہے۔ مودی کے نام ایک خط میں، گروپ کے بانی ابھیجیت دیپکے نے دعویٰ کیا کہ حالیہ ہفتوں میں ۱۱ طلباء نے خودکشی کی ہے، جن میں گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں پانچ اموات شامل ہیں۔ خط میں کہا گیا، ''گزشتہ دو مہینوں کے دوران، میں نے ذاتی طور پر ان طلباء کے سوگوار خاندانوں سے ملاقات کی ہے جنھوں نے المناک طور پر خودکشی کی۔ ایک بچے کو کھونے کے ناقابلِ برداشت جذباتی صدمے کے علاوہ، یہ خاندان اب شدید اور بڑھتی ہوئی مالی تباہی کا سامنا کر رہے ہیں۔'' گروپ نے کہا کہ بہت سے خاندانوں نے اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے بڑے تعلیمی قرضے لیے تھے اور ان کی موت کے بعد برباد ہو گئے۔ خط میں کہا گیا، ''حکومت کو فوری امداد فراہم کرنے کے لیے قدم اٹھانا چاہیے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ کی انتظامیہ پیپر لیکس کے بڑھتے ہوئے بحران کی وجہ سے خودکشی کا شکار ہونے والے تمام خاندانوں کو ایک کروڑ روپے کا معاوضہ جاری کرے۔'' کاکروچ جنتا پارٹی نے کہا کہ وہ گزشتہ ایک ماہ سے وزیر تعلیم کے استعفے کا مطالبہ کر رہے ہیں اور ملک بھر میں احتجاج کر رہے ہیں۔ مزید برآں خط میں کہا گیا، ''ہم طلباء صرف یہ چاہتے ہیں کہ جانوں کے نقصان کے لیے جوابدہی طے کی جائے۔''

بعد ازاں مرکزی حکومت پر تعلیمی نظام میں در آئے مسائل کو حل کرنے میں ناکام ہونے کا الزام لگاتے ہوئے، گروپ نے مودی سے پردھان کو عہدے سے ہٹانے کی اپیل کی۔ خط میں کہا گیا، ''بار بار آنے والی نظامی ناکامیاں، بدانتظامیاں، اور ان امتحانات کی بدانتظامی کے سبب پیدا ہونے والی بے چینی ہمارے تعلیمی نظام کے خاتمے کی نشاندہی کر رہی ہے۔ لہٰذا، ہم آپ سے احتراماً درخواست کرتے ہیں کہ تعلیم وزیر کو برخاست کریں۔'' گروپ نے کہا کہ پورے ہندوستان سے طلباء ۲۰/ جون سے جنتر منتر پر جمع ہوں گے تاکہ اپنے مطالبات دہرا سکیں۔

بیٹری مینوفیکچرنگ میں خود انحصاری کیلئے بھارت کا بڑا اقدام

نئی دہلی: بھارت مقامی سطح پر جدید بیٹریوں کے اہم اجزاء کی تیاری کو فروغ دینے کے لیے تقریباً 12 ہزار کروڑ روپے کی نئی ترغیبی اسکیم متعارف کرانے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس اقدام کا مقصد بیٹری سپلائی چین میں درآمدی انحصار کم کرنا اور الیکٹرک گاڑیوں و توانائی ذخیرہ کرنے کے شعبوں کے لیے مقامی پیداواری صلاحیت کو مضبوط بنانا ہے۔ رپورٹ کے مطابق مجوزہ اسکیم کے تحت کیتھوڈ ایکٹیو میٹریل، اینوڈ ایکٹیو میٹریل، الیکٹرولائٹس، کاپر فوائل اور دیگر اہم بیٹری اجزاء کی مقامی تیاری کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ حکومت کا ماننا ہے کہ بیٹری سیلز کی تیاری کے ساتھ ساتھ ان کے بنیادی اجزاء کی مقامی پیداوار بھی ضروری ہے تاکہ ایک مکمل اور مضبوط گھریلو سپلائی چین قائم کی جا سکے۔ یہ منصوبہ بھارت کی پہلے سے جاری 18,100 کروڑ روپے کی ایڈوانسڈ کیمسٹری سیل پروڈکشن لنکڈ انسینٹو اسکیم کی تکمیل کرے گا۔

امریکا۔ایران مفاہمت کا ہندوستان نے خیر مقدم کیا

مغربی ایشیا میں امن اور استحکام کی امید

پیرس: ہندستان نے امریکا اور ایران کے درمیان حالیہ مفاہمت کا خیرمقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ اس پیش رفت سے مغربی ایشیا میں پائیدار امن اور استحکام کی راہ ہموار ہوگی۔ ہندستانی حکومت نے کہا ہے کہ وہ خطے میں امن و سلامتی کے قیام کی مسلسل حمایت کرتی رہے گی۔ جی سیون سربراہ اجلاس کے اختتام پر میڈیا کو بریفنگ دیتے ہوئے خارجہ سکریٹری وکرم مسری نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی نے عالمی رہنماؤں کے ساتھ اپنی ملاقاتوں اور جی سیون اجلاس میں خطاب کے دوران مغربی ایشیا کی صورتحال پر خصوصی توجہ دی۔ انہوں نے کہا کہ ہندستان خطے میں دیرپا امن اور سلامتی کا خواہاں ہے اور حالیہ سفارتی پیش رفت کو کشیدگی میں کمی کی جانب ایک اہم قدم تصور کرتا ہے۔ وکرم مسری نے کہا کہ امریکا اور ایران کے درمیان طے پانے والی مفاہمت کا ہندستان خیرمقدم کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ اس کے نتیجے میں خطے میں جلد امن اور استحکام بحال ہوگا۔ یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی ختم کرنے کے مقصد سے چودہ نکاتی مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق یہ مفاہمت دونوں ممالک کے درمیان تنازع کے خاتمے۔ آبنائے ہرمز کی بحالی اور پابندیوں و جوہری پروگرام سے متعلق حتمی معاہدے کے لیے ساٹھ روزہ مذاکراتی عمل کا آغاز فراہم کرتی ہے۔ امریکی ذرائع کے مطابق صدر ٹرمپ نے پیرس میں فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون سے ملاقات کے دوران اس دستاویز پر دستخط کیے جبکہ ایرانی صدر کی جانب سے بھی اس کی توثیق کی گئی جس کے بعد معاہدہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگیا۔ معاہدے کے تحت آبنائے ہرمز کو فوری طور پر بحری آمدورفت کے لیے کھولنے۔ ایران کے افزودہ یورینیم کے ذخائر سے متعلق معاملات حل کرنے اور اقتصادی پابندیوں میں مرحلہ وار نرمی کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے بھی اس مفاہمتی یادداشت کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ عمان اور دیگر ممالک کے ساتھ طویل مشاورت کے بعد متن کو حتمی شکل دی گئی۔ ان کے مطابق آبنائے ہرمز میں بحری آمدورفت کے انتظامات پر بھی وسیع اتفاق رائے ہوچکا ہے۔

اقوام متحدہ کشمیر پر ''متعصبانہ اور جھوٹے بیانیے'' کا فورم نہیں ہے

ہندوستان نے اقوام متحدہ میں جموں وکشمیر کے بارے میں اس کے غیر ضروری حوالہ کیلئے پاکستان کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے

اقوام متحدہ: ہندوستان نے اقوام متحدہ میں جموں وکشمیر کے بارے میں اس کے غیرضروری حوالہ کے لیے پاکستان کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے، اور عالمی ادارے کے موجودہ غیر مستقل رکن کو یہ بتاتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور متعصبانہ اور جھوٹے بیانیے کو آگے بڑھانے کا فورم نہیں ہے۔ اقوام متحدہ میں ہندوستان کی مستقل مندوب پاروتھینی ہریش نے جمعہ کو کہا، پاکستان کی طرف سے جموں و کشمیر کے مرکز کے زیر انتظام علاقے، ہندوستان کے سخت اندرونی معاملے کے حوالے سے غیرضروری حوالہ نے مجھے جواب دینے پر مجبور کیا ہے۔'' ہریش کی طرف سے یہ سخت ردعمل اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے عاصم افتخار احمد کی جانب سے جمعہ کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں سلامتی کونسل کی سالانہ رپورٹ پر اپنے ریمارکس میں جموں وکشمیر کا مسئلہ اٹھائے جانے کے بعد آیا۔ پاکستان، جو جموں وکشمیر کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے اندرونی دیگر موضوعات کو اقوام متحدہ کے مختلف پلیٹ فارمز پر مسلسل اٹھاتا ہے، فی الحال سلامتی کونسل میں غیر مستقل رکن کے طور پر بیٹھا ہے اور اس کی مدت اس سال ختم ہوجائے گی۔ ہریش نے یواین جی اے ہال میں کہا کہ پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس فورم کو اپنے منقسم سیاسی مفادات کے لیے اگست اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم کے غلط استعمال سے بھی نہیں بخشے گا۔ ہریش نے کہا، پاکستان کی طرف سے سلامتی کونسل میں اپنی موجودگی کا غلط استعمال، بشمول متعدد غلط معلومات اور گمراہ کن مواصلات کی گردش بھی اس مخالفانہ طریقہ کار کی گواہی دیتی ہے۔ میں پاکستان کو یاد دلانا چاہوں گا کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا رکن ہونا ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ یہ متعصّبانہ اور جھوٹے بیانیے کو پھیلانے کا فورم نہیں ہے۔ یہ واضح کرتے ہوئے کہ جموں وکشمیر ہندوستان کا اٹوٹ اور ناقابل تنسیخ حصہ تھا، ہے اور ہمیشہ رہے گا، ہریش نے اس بات پر زور دیا کہ اس کے برعکس کوئی بھی دعویٰ بے بنیاد، تاریخی حقائق سے مبرا اور متضاد ہے۔ انہوں نے کہا، پاکستان کی طرف سے خالی بیان بازی اور کھوکھلے دعوے اس بنیادی حقیقت کو نہیں بدلیں گے۔ اقوام متحدہ کی وسیع تر رکنیت کے وقت کے مفاد میں، میں اس پر مزید غور نہیں کروں گا۔

ہندوستانی بحریہ کولکاتا میں مقامی طور پر تیار کردہ تین

بحری جہازوں کو باضابطہ طور پر اپنی خدمات میں شامل کرنے کیلئے تیار

کولکاتہ: ہندوستانی بحریہ کی جانب سے مقامی طور پر تیار کردہ تین جدید جنگی بحری جہاز و ں بی دونا گیری، سنشودھک اور آگرے بی کو 21 جون 2026 کو کولکاتا میں باضابطہ طور پر بحریہ کی خدمات میں شامل کیا جائے گا۔ ہندوستانی بحریہ کے وارشپ ڈیزائن بیورو کی جانب سے ڈیزائن اور کولکاتا میں واقع گارڈن ریچ شپ بلڈرز اینڈ انجینئرز (جی آر ایس ای) کی جانب سے تیار کیے گئے یہ بحری جہاز سمندری جنگی کارروائیوں، ہائیڈروگرافک سروے اور آبدوز شکن جنگی صلاحیتوں کے میدان میں اہم عملی استعداد کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ تینوں جہاز مجموعی طور پر ہندوستانی بحریہ کے متوازن صلاحیت سازی کے نقطۂ نظر کی عکاسی کرتے ہیں، جس کا مقصد گہرے سمندر میں آپریشنز کی استعداد کو مضبوط بنانا، سمندری حدود سے متعلق آگاہی میں اضافہ کرنا اور خشکی سے متصل سمندر کے ابھرتے ہوئے خطرات سے محفوظ بنانا ہے۔ دوناگیری، پروجیکٹ 17 اے کے تحت تیار کیا گیا پانچواں اسٹیلتھ فریگیٹ ہے، جو برہموس سطح سے سطح پر مار کرنے والے میزائلوں اور درمیانی فاصلے تک مار کرنے والے سطح سے فضا میں مار کرنے والے میزائل (ایم آر۔ایس اے ایم) نظام سمیت جدید ہتھیاروں اور سینسرز سے لیس ہے۔ یہ جنگی جہاز ہندوستانی بحریہ کی جنگی صلاحیت میں نمایاں اضافہ کرتا ہے۔ سنشودھک، سروے ویسل (لارج) منصوبے کے تحت تیار کیا گیا چوتھا بحری جہاز ہے، جسے ساحلی اور گہرے سمندری علاقوں میں ہائیڈروگرافک سروے انجام دینے اور دفاعی وشہری مقاصد کے لیے سمندری اور ارضی طبعی (جیوفزیکل) معلومات جمع کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ جہاز خودکار زیرآب گاڑیوں اور ریموٹلی آپریٹڈ وہیکلز سمیت جدید سروے نظاموں سے لیس ہے۔ آگرے، ارنالا کلاس کی آبدوز شکن کم گہرے پانی میں کارروائی کرنے والی جنگی کشتیوں میں چوتھا جہاز ہے۔ یہ ہلکے وزن کے ٹارپیڈوز، مقامی طور پر تیار کردہ راکٹ لانچرز اور کم گہرے پانی میں کام کرنے والے سونار نظاموں سے لیس ہے، جو ساحلی اور کم گہرے سمندری علاقوں میں زیرآب خطرات کا سراغ لگانے اور ان سے مؤثر انداز میں نمٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ تینوں بحری جہاز ہندوستان کے مقامی جہاز سازی کے شعبے کی بڑھتی ہوئی صلاحیت اور پختگی کی عکاسی کرتے ہیں، جن میں مقامی طور پر تیار کردہ سامانوں کا تناسب 75 فیصد سے زیادہ ہے۔ ان کی تعمیر میں ہندوستانی صنعت نے بھرپور حصہ لیا، جس میں 200 سے زائد بہت چھوٹے، چھوٹے اور درمیان درجہ کی صنعتوں (ایم ایس ایم ایز) بھی شامل ہیں اور اس عمل سے براہ راست اور بالواسطہ طور پر بڑے پیمانے پر روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوئے۔ ان بحری جہازوں کی باضابطہ شمولیت حکومت ہند، ہندوستانی بحریہ، سرکاری شعبے کے شپ یارڈز، نجی صنعت اور ایم ایس ایم ایز کی مشترکہ کوششوں کی عکاسی کرتی ہے، جن کا مقصد آتم نربھر بھارت کے وژن کو آگے بڑھانا اور ہندوستان کی سمندری صلاحیتوں کو مزید مضبوط بنانا ہے۔

پی ایم وکاس بھارت روزگار یوجنا روزگار پیدا کرنے اور مستقبل کی افرادی قوت کی تعمیر میں معاون ہے: مودی

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے جمعہ کو کہا کہ پی ایم وکست بھارت روزگار یوجنا (پی ایم-وی بی آر وائی) (روزگار پیدا کرنے، ملک کے نوجوانوں کو بااختیار بنانے اور مستقبل کے لیے ایک مضبوط افرادی قوت بنانے میں مدد کر رہی ہے۔ PM-VBRY کے تحت ایک ترغیبی تقسیم پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعظم نے مزید کہا کہ اس پہل نے حالیہ برسوں میں لاکھوں ملازمتیں پیدا کرنے میں مدد کی ہے اور یہ نوجوان ہندوستانیوں کو مواقع فراہم کرنے کے لیے مرکزی حکومت کے عزم کی علامت کے طور پر ابھرا ہے۔ PM-VBRY ایک نئے ہندوستان کی شناخت ہے۔ یہ ایک ایسے ہندوستان کی نمائندگی کرتا ہے جہاں روزگار پیدا کرنا ملک کی روح کا مرکز ہے۔ جب نوجوان، حکومت اور صنعت اکٹھے ہوتے ہیں، تو روزگار پیدا کرنے کی رفتار کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ وزیراعظم نے مزید کہا کہ ''ہندوستان دنیا کے سب سے نوجوان ممالک میں سے ایک ہے اور ترقی یافتہ ہندوستان کی طرف سفر اس کے نوجوانوں کے خوابوں، ہنر اور صلاحیتوں سے تشکیل پائے گا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ روزگار کے بامعنی مواقع کے ذریعے نوجوانوں کو بااختیار بنانا مرکزی حکومت کی اہم ترجیح ہے۔ پی ایم مودی نے نوٹ کیا کہ پہلی بار ورک فورس میں داخل ہونے والے نوجوانوں کے پیچھے مرکزی حکومت مضبوطی سے کھڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسکیم نہ صرف ملازمت کے متلاشیوں کی مدد کرتی ہے بلکہ صنعتوں کو نئے ٹیلنٹ کو بھرتی کرنے اور سرمایہ کاری کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

ڈیجیٹل اسکالرشپ گورننس میں

انقلاب لانے کیلئے امنگ پلیٹ فارم پر سیتو پورٹل کا آغاز

نئی دہلی: حکومت ہند کے سماجی انصاف اور تفویض اختیارات کے محکمے (ڈی او ایس جے ای) نے درج فہرست ذاتوں (ایس سی) اور پسماندہ طبقات کے طلبا کے لیے اسکالرشپ کے عمل کو ہموار کرنے اور اسکالرشپ تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے اہم اصلاحات اور ڈیجیٹل اقدامات کیے ہیں۔ ایک اہم اصلاحاتی اقدام کے طور پر، اسکالرشپ اسکیموں کے تحت درخواست دینے کے لیے سکونت سے متعلق سرٹیفکیٹ جمع کرانے کی ضرورت کو ختم کردیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ اس اقدام سے طلباء پر ضوابط کی تعمیل کا بوجھ کم ہوگا اور درخواست کے عمل کو آسان بنایا جائے گا، جس سے فوائد تک رسائی آسان ہوگی۔ اس سے ملک بھر میں ان ہزاروں اہل درخواست دہندگان کو بھی فائدہ پہنچے گا، جو اپنی ریاستوں کے علاوہ دیگر اداروں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ درج فہرست ذاتوں (ایس سی) اور دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے لیے پری میٹرک اور پوسٹ میٹرک اسکالرشپ اسکیموں کے تحت تقریباً 2.1 کروڑ طلباء سالانہ اسکالرشپ کے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ اب تک ان اسکیموں کے تحت سکونت سے متعلق سرٹیفکیٹ ایک لازمی ضرورت تھی۔ اس ضرورت کو ختم کرنے کے بعد توقع ہے کہ دستاویزات کی ضروریات کو کم کرکے، ضابطوں کی تعمیل کے اخراجات کو کم کرکے، اور اسکالرشپ کے فوائد تک آسان رسائی کی سہولت فراہم کرکے درخواست کے عمل کو مزید طلبا دوست بنادیا جائے گا۔ ڈیجیٹل گورننس کو مزید مضبوط کرتے ہوئے، سماجی اور تفویض اختیارات کے محکمے نے اسکالرشپ سے متعلق خدمات کے لیے ایک جامع حل کے طور پر امنگ پلیٹ فارم پر سیتو (تعلیمی تبدیلی اور ترقی کے لیے اسکالرشپ) کا آغاز کیا ہے۔ یہ پلیٹ فارم اہل درخواست دہندگان، ادارہ جاتی نوڈل افسران، ضلعی نوڈل افسران اور ریاستی عہدیداروں کو درخواست کی رجسٹریشن، ٹریکنگ اور دیگر خدمات کی توثیق، شفافیت اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ایک واحد انٹرفیس فراہم کرتا ہے۔ یہ اقدامات سبھی کی شمولیت کو فروغ دینے، طریقہ کار کی رکاوٹوں کو دور کرنے اور فلاحی اسکیموں کی مؤثر فراہمی کو یقینی بنانے کے حکومت کے وسیع تر مقصد کے عین مطابق ہیں۔ مذکورہ محکمہ اسکالرشپ تک رسائی کو بڑھانے اور طلباء کو بروقت مدد فراہم کرنے کے لیے ٹیکنالوجی پر مبنی اصلاحات سے فائدہ پہنچانے کے لیے پرعزم ہے۔

ریلوے کے وزیر نے اسٹیشن ماسٹروں کو زیادہ مؤثر اسٹیشن انتظام کے لیے بااختیار بنانے کے جامع اقدامات کا جائزہ لیا

نئی دہلی: ریلوے کے مرکزی وزیر جناب اشونی ویشنو نے کل سینئر ریلوے حکام کے ساتھ ایک جائزہ اجلاس منعقد کیا، جس میں اسٹیشن ماسٹروں کو درپیش مسائل اور چیلنجز پر بات چیت کی گئی اور ایک جامع فریم ورک پر غور کیا گیا جس کا مقصد انہیں بااختیار بنانا ہے تاکہ بھارتی ریلوے کے پورے نیٹ ورک میں محفوظ، زیادہ مؤثر اور مسافروں پر مرکوز ریلوے آپریشنز کو یقینی بنایا جا سکے۔ اسٹیشن ماسٹر محفوظ ٹرین آپریشنز کو یقینی بنانے، متعدد شعبوں کے ساتھ رابطہ قائم رکھنے، مسافروں کی سہولیات کا انتظام کرنے اور ریلوے اسٹیشنوں کے ہموار کام کو برقرار رکھنے میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جائزے کے دوران اسٹیشن ماسٹروں کو روزمرہ کے کام میں درپیش عملی اور انتظامی چیلنجز کی نشاندہی اور ان کے مؤثر حل تیار کرنے پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا تاکہ ان کی کارکردگی کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔ اجلاس میں اسٹیشن ماسٹروں کے کردار کو مزید مستحکم بنانے پر بھی گفتگو کی گئی۔ اس کے علاوہ انتظامی اور عملی اختیارات میں اضافہ، کیریئر میں ترقی کے بہتر مواقع اور اعلیٰ انتظامی سطح تک پہنچنے کے مزید امکانات سے متعلق تجاویز کا بھی جائزہ لیا گیا۔ ان اقدامات کا مقصد اسٹیشن ماسٹروں کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ تیز تر فیصلے کر سکیں، مسافروں کو بہتر خدمات فراہم کریں اور اسٹیشن کے بنیادی ڈھانچے، عملے کے دفاتر، رہائشی کالونیوں اور دیگر متعلقہ سہولیات کی مؤثر نگرانی کر سکیں۔ بڑھتی ہوئی عملی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ایسے حصوں میں جہاں ٹریک کی تعداد زیادہ ہے اور ٹریفک کی شدت و پیچیدگی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، اضافی اسٹیشن ماسٹروں کی فراہمی پر بھی غور کیا گیا۔ اسٹیشن ماسٹر کیڈر میں خالی آسامیوں کو جلد از جلد پُر کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا اور ان آسامیوں کو ترجیحی بنیادوں پر بھرنے پر اتفاق کیا گیا۔ کارکردگی کو بہتر بنانے میں ٹیکنالوجی کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اسٹیشن ماسٹروں کے لیے موبائل ایپ پر مبنی پیپرلیس ورکنگ سسٹمز متعارف کرانے پر بھی غور کیا گیا۔ اجلاس میں ایک مربوط اسٹیشن مینجمنٹ سسٹم کی تیاری کا بھی جائزہ لیا گیا جو ریلوے کے مختلف شعبوں کے درمیان بہتر رابطہ کاری کو ممکن بنائے گا اور اسٹیشنوں پر مسافروں سے متعلق مسائل کے تیز تر حل میں مدد دے گا۔

اتراکھنڈ کی لیچی کی پہلی کھیپ اٹلی کو برآمد کی گئی

نئی دہلی: زرعی اور پراسیسڈ فوڈ پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (APEDA)، وزارت تجارت اور صنعت، حکومت ہند کے تحت گذشتہ روز دہرادون سے اٹلی کے لیے تازہ اتراکھنڈ لیچی کی پہلی برآمدی کھیپ کی سہولت فراہم کی۔ یہ سنگ میل ہندوستان کے اعلیٰ معیار کے تازہ پھل کیبین الاقوامی منڈی میں داخلے اور بین الاقوامی منڈیوں کو قبول کرنے کی عکاسی کرتا ہے۔ افتتاحی کھیپ، جس میں ایک میٹرک ٹن تازہ لیچی شامل تھی، اٹلی کو برآمد کی گئی، جو اتراکھنڈ کے باغبانی کے شعبے کی برآمدی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے۔ توقع ہے کہ اس کھیپ سے ہمالیائی خطے سے پریمیم پیداوار کو فروغ دیتے ہوئے بین الاقوامی تازہ پھلوں کی منڈیوں میں ہندوستان کی موجودگی کو تقویت ملے گی۔ دہرادون کی لیچی اپنی مخصوص مٹھاس، دلکش سرخ رنگ، نازک مہک اور گودے کے اعلیٰ معیار کے لیے بڑے پیمانے پر پہچانی جاتی ہے۔ یہ خطہ گلاب کی خوشبو، کلکتیا اور بیدانہ جیسی مشہور اقسام کے لیے جانا جاتا ہے۔ اتراکھنڈ کے سازگار زرعی موسمی حالات، خاص طور پر دہرادون، ہریدوار، نینیتال اور ادھم سنگھ نگر کے اضلاع میں، پھلوں کے اعلیٰ معیار اور مارکیٹ کی اپیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ برآمدی اقدام کے نتیجے میں کاشتکاروں کے لیے بہتر منافع بھی ہوا ہے، کسانوں کو قیمتیں مقامی مارکیٹ کے موجودہ نرخوں سے تقریباً 25 فیصد زیادہ مل رہی ہیں۔ توقع ہے کہ اس ترقی سے معیاری پیداواری طریقوں کو اپنانے اور برآمد پر مبنی باغبانی میں زیادہ سے زیادہ شرکت کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ یہ اقدام ہندوستانی زرعی پیداوار کے لیے بین الاقوامی منڈی تک رسائی کے قابل بنانے کے لیے ویلیو چین میں تعاون کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اٹلی کو اتراکھنڈ کی لیچی کی برآمد ہندوستان کے تازہ پھلوں کے لیے برآمدی مقامات کو متنوع بنانے کی طرف ایک اہم قدم کی نمائندگی کرتی ہے اور پریمیم باغبانی مصنوعات کے ایک قابل اعتماد سپلائر کے طور پر ملک کی ساکھ کو تقویت دیتی ہے۔

ہندوستان اور برطانیہ نے اے آئی

ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں تعاون کو آگے بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا

لندن: ہندوستان اور برطانیہ نے مصنوعی ذہانت (AI)، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، تحقیق اور اختراع میں تعاون کو آگے بڑھانے اور نئے مواقع، فروغ اختراعات، اور مشترکہ اقتصادی ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدے سے فائدہ اٹھانے پر تبادلہ خیال کیا۔ یہ بات چیت برطانیہ میں ہندوستان کے ہائی کمشنر پی کمارن اور برطانیہ کے سائنس، اختراعات اور ٹیکنالوجی کے شعبہ کے مستقل سکریٹری عمران میاں کے درمیان ملاقات کے دوران ہوئی، جو لندن میں ہندوستان کے ہائی کمیشن نے جمعہ کو اعلان کیا۔'' ہائی کمشنر پی کمارن نے کل عمران میاں، مستقل سکریٹری، ڈی ایس آئی ٹی کے ساتھ ایک تعمیری میٹنگ کی۔ انہوں نے AI میں ہندوستان۔برطانیہ کے تعاون کو آگے بڑھانے، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، تحقیق اور اختراع، اور نئے مواقع کو کھولنے کے لیے ہندوستان۔برطانیہ جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدے سے فائدہ اٹھانے پر تبادلہ خیال کیا۔ بدھ کے روز، وزیراعظم نریندر مودی نے اعلان کیا کہ ہندوستان۔برطانیہ جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدہ 15 جولائی کو باضابطہ طور پر نافذ ہوجائے گا، جس کو انہوں نے دوطرفہ تعلقات میں ''تاریخی سنگ میل'' قرار دیا ہے۔

کیو ایس عالمی درجہ بندی ۲۰۲۶/ میں

ہندوستان ۵۲/ یونیورسٹیوں کے ساتھ عالمی سطح پر ۵/ ویں مقام پر

نئی دہلی: تازہ ترین QS ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ میں 106 ممالک کے 1,500 سے زیادہ ادارے شامل ہیں۔ عالمی ٹاپ پوزیشن میساچوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (MIT) کے ساتھ برقرار ہے، جبکہ اسٹینفورڈ یونیورسٹی امپیریل کالج لندن کے ساتھ مشترکہ دوسرے نمبر پر ہے۔ درجہ بندی میں ریاستہائے متحدہ اور برطانیہ کے اداروں کا غلبہ برقرار ہے، لیکن کئی ایشیائی یونیورسٹیوں نے بھی اپنی پوزیشنیں بہتر کی ہیں۔ ہندوستانی اداروں میں، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (IIT) دہلی عالمی سطح پر 118 ویں نمبر پر ملک کی اعلیٰ درجہ کی یونیورسٹی کے طور پر ابھری۔ اس کے بعد انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (IIT) بمبئی، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (IIT) مدراس، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (IIT) کھڑگپور اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس (IISc) نے عالمی درجہ بندی میں آئی آئی ٹیز اور سرکردہ سرکاری اداروں کے مسلسل غلبہ کے دعوے کو تقویت دی۔ تاہم، QS نے اپنے بیان میں یہ بھی نوٹ کیا کہ عالمی اعلیٰ تعلیم میں ہندوستان کی ترقی محض آئی آئی ٹی کی کہانی نہیں ہے۔ QS ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ 2027 میں ہندوستان کی موجودگی اس کے اعلیٰ تعلیمی منظرنامے میں مجموعی تبدیلی کو ظاہر کرتی ہے۔ 52 درجہ بندی والے اداروں کے ساتھ، ہندوستان اب دنیا کا پانچواں سب سے زیادہ نمائندگی کرنے والا اعلیٰ تعلیمی نظام ہے، صرف امریکہ، برطانیہ، مین لینڈ چین اور جرمنی کے پیچھے ہے۔ 2017 کے ایڈیشن میں ملک کی نمائندگی صرف 14 اداروں سے بڑھ کر 2027 میں 52 ہوگئی ہے، جس سے اس دہائی کے دوران 271 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ کیوایس کے مطابق، یہ G20 ممالک کے درمیان سب سے تیز ترین متناسب ترقی ہے۔ اس سال پہلے کی درجہ بندی کرنے والی ہندوستانی یونیورسٹیوں میں سے نصف سے زیادہ (52 فیصد) نے اپنی پوزیشنیں بہتر کیں، جبکہ 18 اداروں نے اپنی اب تک کی اعلیٰ ترین درجہ بندی حاصل کی۔ آئی آئی ٹی دہلی نے ہندوستان کی اعلیٰ درجہ کی یونیورسٹی کے طور پر اپنا مقام برقرار رکھا، عالمی سطح پر 118 ویں نمبر پر چلا گیا اور کسی ہندوستانی ادارے کے حاصل کردہ بہترین درجہ سے مماثل ہے۔ ہندوستان نے تحقیق اور ملازمت کے معیارات میں بھی بڑھتی ہوئی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ گیارہ ہندوستانی یونیورسٹیاں فی فیکلٹی حوالہ جات کے لیے دنیا کی ٹاپ 100 میں شامل ہیں، جب کہ آجر کی ساکھ کے لیے عالمی ٹاپ 100 میں چھ رینک ہیں۔

جی آئی ٹیگ کے ذریعے لداخ کے ثقافتی ورثے کو عالمی شناخت حاصل ہوئی

لیہہ: لداخ کے روایتی فنون اور دستکاری کو عالمی سطح پر اہم کامیابی حاصل ہوئی ہے، جہاں خطے کی آٹھ روایتی مصنوعات کو جغرافیائی اشاریہ (جی آئی) ٹیگ سے نوازا گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ اقدام نہ صرف مقامی ثقافتی ورثے کے تحفظ میں مددگار ثابت ہوگا بلکہ مقامی ہنرمندوں اور دستکاروں کے لیے نئے معاشی مواقع بھی پیدا کرے گا۔ جی آئی ٹیگ حاصل کرنے والی مصنوعات میں لداخ چلی ٹیکسٹائل، لداخ تھگما، لداخ پیٹنگ، پابو آف لداخ، لداخ نمبو ٹیکسٹائل، لداخ پشمینہ ٹیکسٹائل، لداخ چلنگ میٹل ورک اور لداخ لیکر پوٹری شامل ہیں۔ یہ مصنوعات صدیوں پر محیط مقامی روایات، مہارت اور ثقافتی شناخت کی عکاس سمجھی جاتی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق جی آئی ٹیگ ان مصنوعات کو قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے۔

نیوٹن کو سائنسداں کی جگہ 'پائلٹ' بتایا گیا

'غلطیوں کا پلندہ' کہی جانے والی یہ کتابیں جب اسکول پہنچیں تو انہیں پڑھانے والے اساتذہ کے بھی ہوش اُڑ گئے۔

اڈیشہ کے محکمہ اسکول اور ماس ایجوکیشن کو اس وقت زبردست عوامی ناراضگی اور تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ معاملہ بے حد سنگین اور حیران کرنے والا ہے۔ تعلیمی سیشن ۲۷-۲۰۲۶ء کیلئے کلاس اول سے ہشتم (ایک سے ۸) تک کیلئے جونئی کتابیں چھپ کر آئی ہیں، ان میں ایک دو نہیں بلکہ حقائق، چھپائی اور نظریاتی اعتبار سے ۱۶۷۸ رغلطیاں پائی گئی ہیں۔ سب سے بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ ان کتابوں کو قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی ۲۰۲۰ء) اور اڈیشہ نصابی فریم ورک ۲۰۲۵ء کے تحت 'ڈائریکٹوریٹ آف ٹیچر ایجوکیشن' اور ایس سی ای آر ٹی جیسے بڑے اداروں کی نگرانی میں تیار کیا گیا ہے۔ اس بڑی لاپروائی پر سخت رُخ اختیار کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ موہن چرن ماجھی نے ایک اعلیٰ سطحی جانچ کے احکامات دے دیئے ہیں تا کہ اس کوالٹی کنٹرول کی ناکامی کے ذمہ دار افسران اور اداروں پر سخت کارروائی کی جا سکے۔ بتایا جاتا ہے کہ 'غلطیوں کا پلندہ' کہی جانے والی یہ کتابیں جب اسکول پہنچیں تو انہیں پڑھانے والے اساتذہ کے بھی ہوش اُڑ گئے۔ کتابوں میں اتنی غیر ذمہ دارانہ غلطیاں ہیں جو بچوں کی پوری بنیاد کو ہی برباد کر سکتی ہیں۔ ان میں دنیا کے سب سے عظیم سائنسداں سر آئزک نیوٹن کو سائنسداں کی بجائے 'عظیم پائلٹ' لکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کرناٹک اسمبلی کی تصویر کو 'اڈیشہ اسمبلی' بتا کر چھاپ دیا گیا ہے۔ وہیں کرناٹک کے مشہور ہمپی مندر احاطے کی تصویر کو 'کونارک سوریہ مندر' بتا دیا گیا ہے۔ اڈیشہ کی مشہور نیامگیری پہاڑیوں کو جغرافیہ کی نصابی کتاب میں غلط طریقے سے جھارکھنڈ میں دکھا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ برہم پور جو گنجم ضلع کا ایک اہم شہر ہے، اسے براہ راست ایک نیا 'ضلع' اعلان کر دیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر ۱۶۷۸ رغلطیوں میں سے ۷۰۵ رغلطیاں صرف ۸ رویں کتابوں میں ملی ہیں۔ یہاں گندم کو دھان، سیسے کے گلاس کو کپ، درجہ حرارت کو دباؤ اور فوڈ ویب (خوراک جال) کو فوڈ سائیکل (خوراک چکر) لکھا گیا ہے۔ اتنا ہی نہیں 'اکوینا کس' کو 'اکویٹر' یعنی خط استوا بتا دیا گیا ہے۔ ان رپورٹوں کے سامنے آتے ہی وزیر اعلیٰ موہن چرن ماجھی نے بدھ کے روز لوک سیوا بھون میں ایک جائزہ میٹنگ کی۔ اس میٹنگ میں اسکول اور عوامی تعلیم کے وزیر نتیا نند گوڑ، چیف سکریٹری انو گرگ اور دیگر سینئر افسران موجود رہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس پورے معاملے کی جانچ کے لیے ڈیولپمنٹ کمشنر کی صدارت میں ۳ رکنی اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ماجھی نے افسران کو صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ اس سنگین لاپروائی کے لیے جو بھی شخص یا ایجنسی ذمہ دار ہے، اس کی شناخت کر کے سخت سے سخت سزا دی جائے۔ اس معاملے میں تنازع بڑھتا دیکھ کر محکمہ اسکول اور عوامی تعلیم نے سرکاری طور پر ان غلطیوں کو تسلیم کر لیا ہے۔ اب مشکل یہ ہے کہ بچوں کی پڑھائی درمیان میں نہ رکے، اس لیے محکمہ نے سبھی اسکولوں کو ایک تصحیح نامہ جاری کیا ہے۔ اساتذہ کو ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ بچوں کو پڑھاتے وقت کتابوں کی غلطیوں کو اس تصحیح نامہ سے اصلاح کر کے پڑھائیں۔

شیوپال یادو نے سماجوادی میں پھوٹ سے متعلق دعوؤں کو خارج کیا

سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر شیوپال یادو نے پارٹی میں پھوٹ سے متعلق اوم پرکاش راج بھر کے بیان کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ شیوپال یادو نے کہا کہ بی جے پی کے لوگوں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ سازش بھی کرتے رہتے ہیں۔ نہ تو سماجوادی پارٹی ٹوٹ رہی ہے اور نہ ہی پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ میں کوئی انتشار ہے۔ نیوز ایجنسی 'اے این آئی' سے بات کرتے ہوئے شیوپال یادو نے اوم پرکاش راج بھر کے بیان کو سرے سے خارج کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ''سماجوادی پارٹی کا کوئی بھی رکن پارلیمنٹ ٹوٹنے والا نہیں ہے۔ یہ لوگ جان بوجھ کر اپنی ٹی آر پی بڑھانے کیلئے اور انتخاب کے دوران سیٹوں کی تعداد بڑھانے کیلئے اس طرح کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔'' شیوپال یادو نے کہا کہ مجھے تو لگتا ہے کہ وہ لوگ اس طرح کا 'ٹوٹ' جان بوجھ کر کرتے ہیں لیکن اس کے لیے انہیں پیسہ بھی ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اوم پرکاش راج بھر کو پوری ریاست میں کوئی بھی سنجیدگی سے نہیں لیتا۔ شیوپال یاد کے علاوہ سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ سناتن پانڈے نے بھی اوم پرکاش راج بھر کے بیان پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے 'آئی اے این ایس' سے گفتگو میں کہا کہ ''سب سے پہلے تفصیلی معلومات دینے کیلئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں صاف طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ میں پارٹی نہیں چھوڑوں گا۔ یہ ایک سیدھا جواب ہے۔ زندگی بھر، خواہ میں سیاست میں رہوں یا نہ رہوں، خواہ میں رکن پارلیمنٹ رہوں یا نہ رہوں، میرا پورا وجود سماج وادی میں بسا ہوا ہے۔ کرناٹک کے منگلور شہر میں آلودہ پانی پینے سے ۱۰۰ رسے زائد لوگ بیمار پڑ گئے۔ لوگوں کا الزام ہے کہ افسران کی لاپروائی کی وجہ سے لوگوں کی صحت کے ساتھ کھلواڑ ہو رہا ہے۔ منگلورو کے بیجائی نیوروڈ اور بٹا گڈ ڈے علاقہ میں گزشتہ تین چار ہفتے سے گھروں میں آنے والے پانی میں نالوں کی گندگی آ رہی ہے۔ اس پانی کا استعمال کرنے والے معمر افراد اور بچوں میں الٹیاں، اسہال، پیٹ درد اور دیگر انفیکشن کے مسائل تیزی سے بڑھے ہیں۔ شروعات میں لوگوں نے اسے عام موسمی انفیکشن سمجھا لیکن جب پورے علاقے میں ایک جیسی شکایات سامنے آنے لگیں تو حالات کی سنگینی کا پتہ چلا۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ کئی خاندانوں کے لوگ لگاتار بیمار پڑ رہے ہیں۔ منگلورسٹی (ساؤتھ) کے رکن اسمبلی ڈی ویداویاس کامتھ نے منگلورسٹی کارپوریشن (ایم سی سی) پر اس حوالے سے شدید تنقید کی ہے۔ ویداویاس کامتھ نے بتایا کہ کئی لوگوں نے پانی میں نیلے پن اور انتہائی خراب بو کی شکایت کی ہے۔ متاثرین میں سے کئی لوگوں نے اینٹی بایوٹک دوائیوں کا استعمال بھی کیا لیکن صحت میں کوئی خاص بہتری نہیں ہوئی۔ اس سے علاقے میں تشویش اور خوف ہراس کا ماحول ہے۔ بیماری کے معاملات میں مسلسل اضافہ ہونے پر مقامی شہریوں نے محکمہ صحت کی مدد سے پانی کے نمونوں کی جانچ کروائی۔ جانچ رپورٹ میں سامنے آیا کہ مہانگر پالیکا کے ذریعہ سپلائی کیا جا رہا پانی پینے لائق نہیں ہے۔

سرِوَم اے آئی اور اعلیٰ ٹیکنالوجی کے مستقبل میں بھارت کا کردار

نئی دہلی: بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز میں شائع ایک تجزیاتی مضمون میں کہا گیا ہے کہ مصنوعی ذہانت (AI) آئندہ برسوں میں صحت، تعلیم، دفاع، زراعت، صنعت اور مالیاتی شعبوں سمیت تقریباً ہر شعبے کی پیداواریت، اختراع اور مسابقت کو متاثر کرے گی، اور اسی تناظر میں بھارت اپنی تکنیکی خودمختاری کو مضبوط بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ مضمون کے مطابق بھارت یہ فرض نہیں کر سکتا کہ اہم اور حساس ٹیکنالوجیز تک رسائی ہمیشہ بلا رکاوٹ دستیاب رہے گی۔ اسی لیے ملک مصنوعی ذہانت کے پورے ماحولیاتی نظام کی تعمیر پر توجہ دے رہا ہے، جس میں سیمی کنڈکٹرز، ڈیٹا سینٹرز، کمپیوٹنگ صلاحیت اور مقامی اے آئی ماڈلز کی تیاری شامل ہے۔ تجزیے میں بنگلورو کی کمپنی سرِوَم اے آئی کو بھارت کی ابھرتی ہوئی اے آئی صلاحیتوں کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ حال ہی میں کمپنی نے بڑی سرمایہ کاری حاصل کی ہے، جسے بھارت کی مقامی اور خودمختار مصنوعی ذہانت کی صلاحیتوں کے لیے ایک اہم پیش رفت سمجھا جا رہا ہے۔ مضمون میں زور دیا گیا ہے کہ اعلیٰ ٹیکنالوجی کے میدان میں کامیابی صرف سافٹ ویئر یا ماڈلز تک محدود نہیں بلکہ اس کے لیے تحقیق، بنیادی ڈھانچے، سرمایہ کاری، ہنرمند افرادی قوت اور طویل المدتی قومی حکمتِ عملی درکار ہوتی ہے۔ اس تناظر میں سرِوَم اے آئی جیسے منصوبے بھارت کی اس وسیع تر کوشش کا حصہ ہیں جس کا مقصد ملک کو عالمی ٹیکنالوجی کے مستقبل میں ایک مؤثر اور خودمختار کردار ادا کرنے کے قابل بنانا ہے۔ مضمون کے مطابق مصنوعی ذہانت کے دور میں قومی سلامتی، اقتصادی ترقی اور تکنیکی خودمختاری ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں، اور بھارت کی موجودہ حکمتِ عملی کا مقصد یہی ہے کہ وہ مستقبل کی اہم ٹیکنالوجیز میں صرف صارف نہیں بلکہ ایک فعال تخلیق کار اور رہنما کے طور پر ابھرے۔

۲۰۳۰ تک برکس ممالک کو بھارتی برآمدات ۲۰۰ رارب ڈالر تک پہنچ سکتی ہیں

نئی دہلی: صنعتی تنظیم اسوچیم نے کہا ہے کہ بھارت 2030 تک برکس ممالک کو اپنی برآمدات تقریباً دوگنی کرتے ہوئے 200 ارب ڈالر تک لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ گزشتہ مالی سال میں برکس ممالک کو بھارتی برآمدات 96 ارب ڈالر رہیں، جبکہ مناسب پالیسی اقدامات اور باہمی تعاون کے ذریعے اس میں نمایاں اضافہ ممکن ہے۔ رپورٹ کے مطابق برکس بلاک، جس میں برازیل، روس، بھارت، چین، جنوبی افریقہ، مصر، ایتھوپیا، ایران، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور انڈونیشیا شامل ہیں، عالمی معیشت، تجارت اور آبادی کا ایک بڑا حصہ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اسوچیم کا کہنا ہے کہ بھارت اس ابھرتے ہوئے اقتصادی پلیٹ فارم میں مزید مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے۔ جواہرات و زیورات، چاول، غذائی اور سمندری مصنوعات کو ایسے شعبوں کے طور پر شناخت کیا ہے جہاں بھارت اپنی برآمدات میں نمایاں اضافہ کر سکتا ہے۔ فراہم کر رہے ہیں۔

بھارت اور آرمینیا کا خلائی تعاون نئی بلندیوں تک پہنچ گیا

بھارت اور آرمینیا کے درمیان خلائی شعبے میں تعاون کو فروغ دینے کیلئے ایک اہم شراکت داری کا اعلان کیا گیا ہے

نئی دہلی: بھارت اور آرمینیا کے درمیان خلائی شعبے میں تعاون کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم شراکت داری کا اعلان کیا گیا ہے، جس کا مقصد اگلی نسل کے "نیئر اسپیس" پلیٹ فارمز اور اسٹریٹوسفیرک ٹیکنالوجیز کی مشترکہ ترقی ہے۔ اس تعاون کے تحت بھارتی کمپنی ریڈ بیلون ایرو اسپیس اور آرمینیا کی بازومق اسپیس ریسرچ لیبارٹری مل کر بلند فضائی غباروں اور نیئر اسپیس ٹیسٹنگ پروگراموں پر کام کریں گے۔

رپورٹ کے مطابق دونوں ادارے اسٹریٹوسفیر میں مشترکہ تجرباتی مشنز چلائیں گے، جہاں مختلف سائنسی آلات، سینسرز اور جدید پے لوڈز کو حقیقی نیئر اسپیس ماحول میں آزمایا جائے گا۔ اس تعاون کا ایک اہم پہلو مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی نظاموں کی تیاری اور جانچ بھی ہے، جو فضائی پلیٹ فارمز کو زیادہ خودمختار اور مؤثر بنانے میں مدد دیں گے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ یہ شراکت داری بھارت کے نجی خلائی شعبے کی بڑھتی ہوئی صلاحیتوں کی عکاسی کرتی ہے۔ ریڈ بیلون ایرو اسپیس نے حال ہی میں "مشن سانا" کے تحت ویستا نامی بھارت کے پہلے مقامی اسٹریٹوسفیرک سپر پریشر غبارے کا کامیاب تجربہ کیا تھا، جو تجارتی پے لوڈز کو نیئر اسپیس تک لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ دوسری جانب آرمینیا اس تعاون کو اپنی ابھرتی ہوئی خلائی صنعت کے لیے ایک اہم قدم قرار دے رہا ہے۔ بازومق اسپیس ریسرچ لیبارٹری کے مطابق یہ منصوبہ نہ صرف تکنیکی تحقیق کو فروغ دے گا بلکہ آرمینیا میں خلائی ٹیکنالوجی کے مقامی ماحولیاتی نظام کو بھی مضبوط بنائے گا۔ ماہرین کے مطابق اسٹریٹوسفیر میں کام کرنے والے نیئر اسپیس پلیٹ فارمز مستقبل میں مواصلات، زمینی نگرانی، ماحولیاتی تحقیق اور نئی خلائی ٹیکنالوجیز کی آزمائش کے لیے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت اور آرمینیا کا یہ اشتراک تحقیق، تجارتی مواقع اور سرکاری منصوبوں میں تعاون کے نئے امکانات پیدا کر سکتا ہے۔

ہندوستان کے بمل پٹیل اقوام متحدہ کے آئی ٹی ایل او ایس ٹربیونل کے جج منتخب ہوئے

نیویارک: نیویارک میں ہندوستان کے مستقل مشن نے جمعہ کو بتایا کہ ہندوستان کے امیدوار، پروفیسر بمل این۔ پٹیل کو نیویارک میں انٹرنیشنل ٹربیونل فار دی لا آف دی سی (آئی ٹی ایل او ایس) کا جج منتخب کر لیا گیا ہے۔ وہ 2026 سے 2035 تک کے دورِ کار کے لیے خدمات انجام دیں گے۔ وزیر خارجہ ایس۔ جے شنکر نے ان کے انتخاب پر مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے ایکس (X) پر اپنے بیان میں کہا، ''ڈاکٹر بمل پٹیل کو مبارک ہو! یواین سی ایل او ایس کے رکن ممالک کا ان کی حمایت کے لیے دل کی گہرائیوں سے شکریہ۔ پروفیسر پٹیل یکم اکتوبر کو ٹربیونل میں اپنا عہدہ سنبھالیں گے۔ یہ ٹربیونل ایک خصوصی عالمی عدالت کے طور پر کام کرتا ہے، جو دنیا کے سمندروں، ان کے استعمال اور ان کے وسائل کے پُرامن اور قانونی نظم و نسق کو یقینی بناتا ہے۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے پروفیسر پٹیل کے انتخاب کو ایک ''اہم کامیابی'' قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمام رکن ممالک کا ہندوستان پر اعتماد کرنے کے لیے شکریہ ادا کرتے ہیں اور پروفیسر پٹیل سمیت ٹربیونل کے لیے منتخب ہونے والے تمام معزز اراکین کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ پروفیسر پٹیل کا کامیاب انتخاب ٹربیونل میں ہندوستان کی مسلسل نمائندگی کو یقینی بناتا ہے۔ یہ انتخاب نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر میں 15 جون سے 19 جون تک منعقد ہونے والے اقوام متحدہ کنونشن برائے قانونِ سمندر (یواین سی ایل او ایس) کے رکن ممالک کے 36ویں اجلاس کے دوران ہوا۔ نیویارک میں ہندوستان کے مستقل مشن نے کہا کہ آج انٹرنیشنل ٹربیونل فار دی لا آف دی سی (آئی ٹی ایل او ایس) کے جج کے طور پر منتخب ہونے پر پروفیسر ڈاکٹر بمل این۔ پٹیل کو مبارکباد۔ ان کا انتخاب کثیر الجہتی تعاون اور قانونِ سمندر کے تئیں ہندوستان کے غیر متزلزل عزم کو مزید مضبوط کرتا ہے۔ مشن نے پروفیسر پٹیل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے تمام رکن ممالک کا حمایت کے لیے شکریہ ادا کیا اور یواین سی ایل او ایس کے لیے تمام امیدواروں کے وژن اور وابستگی کو سراہا۔ یواین سی ایل او ایس سن 1994 میں نافذ العمل ہوا تھا اور اس وقت اس کے 172 رکن ممالک ہیں۔

قابل تجدید توانائی میں اضافے سے بھارت کی تھرمل کوئلے کی درآمدات چار سال کی کم ترین سطح پر

نئی دہلی: بھارت میں مقامی کوئلے کی پیداوار اور قابلِ تجدید توانائی کے بڑھتے ہوئے استعمال کے باعث تھرمل کوئلے کی درآمدات چار سال کی کم ترین سطح پر آ گئی ہیں۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق جنوری سے مئی 2026 کے دوران بھارت نے 6.5 کروڑ ٹن تھرمل کوئلہ درآمد کیا، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 12 فیصد کم ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت، جو دنیا میں تھرمل کوئلے کا دوسرا بڑا درآمد کنندہ ہے، درآمدی انحصار کم کرنے کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے اور رواں سال بجلی کی پیداوار میں درآمدی تھرمل کوئلے کے استعمال میں کم از کم 30 فیصد کمی کا ہدف رکھتا ہے۔ ملک کی سب سے بڑی کوئلہ پیدا کرنے والی کمپنی کول انڈیا نے بھی پیداوار بڑھانے کے لیے اپنی ذیلی کمپنیوں کو ہدایات جاری کی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ درآمدات میں کمی کی ایک بڑی وجہ قابلِ تجدید توانائی کی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہے۔ جنوری سے مئی کے دوران بھارت کی مجموعی بجلی پیداوار میں 5 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ قابلِ تجدید ذرائع سے پیداوار 22 فیصد بڑھ گئی۔ صرف مئی میں قابلِ تجدید توانائی کی پیداوار میں سالانہ بنیاد پر تقریباً 29 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جو ملک کی بجلی کے مجموعی نظام کا ریکارڈ 17.9 فیصد حصہ بن گئی۔ ماہرین کے مطابق مشرقِ وسطیٰ کی صورتحال کے باعث بحری مال برداری کے اخراجات میں اضافے اور عالمی منڈی میں درآمدی کوئلے کی بلند قیمتوں نے بھی درآمدات کو کم کرنے میں کردار ادا کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مقامی پیداوار میں اضافے نے بجلی گھروں کو ملکی کوئلے پر زیادہ انحصار کرنے کا موقع فراہم کیا۔ رپورٹ کے مطابق اگرچہ شدید گرمی کی لہروں کے باعث مئی میں بجلی کی طلب ریکارڈ سطح تک پہنچ گئی، تاہم قابلِ تجدید توانائی اور مقامی کوئلے کی بڑھتی ہوئی دستیابی بھارت کے توانائی شعبے کو بتدریج درآمدی ایندھن پر انحصار کم کرنے میں مدد دے رہی ہے۔

مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے اناج ذخیرہ کرنے کیلئے اسمارٹ گودام نظام کا آغاز کیا

بھارت کے اناج ذخیرہ کرنے والے ماحولیاتی نظام کو جدید بنانے کی سمت ایک اہم قدم میں، محکمہ خوراک اور عوامی تقسیم، صارفین کے امور، خوراک اور عوامی تقسیم کی وزارت نے، آج بھارت منڈپم، نئی دہلی میں منعقدہ ایک تقریب میں اناج ذخیرہ کرنے کے لیے اسمارٹ گودام سسٹم کا آغاز کیا۔ یہ نظام دنیا کی سب سے بڑی مصنوعی ذہانت (AI) اور انٹرنیٹ آف تھنگز (IoT) پر مبنی ٹیکنالوجیز کی پبلک سیکٹر فوڈ اناج گودام میں تعیناتی کی نمائندگی کرتا ہے۔ سمارٹ ویئر ہاؤسنگ سسٹم کا افتتاح صارفین کے امور، خوراک اور عوامی تقسیم اور نئی اور قابل تجدید توانائی کے مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے، صارفین کے امور، خوراک اور عوامی تقسیم کے وزیر مملکت نیموبین جینتی بھائی بمبھانیہ کی موجودگی میں کیا۔ اس پہل کو سینٹرل ویئر ہاؤس کارپوریشن کے 215 بیگ پر مبنی خوراک کے گوداموں میں لاگو کیا گیا ہے، جبکہ فوڈ کارپوریشن آف انڈیا اضافی 150 گوداموں میں اس نظام کو تعینات کر رہا ہے۔ سمارٹ ویئر ہاؤسنگ سسٹم جدید ٹیکنالوجیز جیسے فاسٹیگ اور اے این پی آر پر مبنی گیٹ آٹومیشن، جیوٹیگ والے سمارٹ لاکس کے ذریعے ذہین رسائی کنٹرول، AI سے چلنے والے بیگ کی گنتی، چہرے کی شناخت کے نظام، آبجیکٹ کا پتہ لگانے، IoT پر مبنی مانیٹرنگ اور ماحولیاتی پیرامیٹرز کے لیے IoT پر مبنی نگرانی، اور rove AI پاور کے لیے مانیٹرنگ کو مربوط کرتا ہے۔ پتہ لگانے یہ پلیٹ فارم ای آر پی انضمام، خودکار ریکارڈ جنریشن اور ویئر ہاؤس آپریشنز کے لیے جدید تجزیات کی بھی حمایت کرتا ہے۔ ٹیکنالوجی سے چلنے والے اس نظام سے گاڑیوں کے ٹرنارؤنڈ ٹائم کو کم کرکے، شفافیت میں اضافہ، تعمیل کی نگرانی کو مضبوط بنانے، افرادی قوت کی پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانے، خطرے کی جلد پتہ لگانے اور گودام کی کارروائیوں کی اصل وقتی نمائش فراہم کرنے کے ذریعے آپریشنل کارکردگی کو نمایاں طور پر بہتر بنانے کی توقع ہے۔

وزارتِ دفاع نے ہندوستانی بحریہ کیلئے 25.1 میگاواٹ کے ۱۲ رسیٹ میرین گیس ٹربائن جنریٹرز کیلئے ۴۲۵ رکروڑ کے معاہدے پر دستخط کیے

نئی دہلی: وزارتِ دفاع نے پونے کی کمپنی بھارت فورج لمیٹڈ کے ساتھ ہندوستانی بحریہ کے لیے 25.1 میگاواٹ کے 12 سیٹ میرین گیس ٹربائن جنریٹرز کے حصول کا معاہدہ کیا ہے، جن میں کم از کم 60 فیصد دیشی ساختہ مواد شامل ہوگا۔ اس معاہدے کی مجموعی لاگت تقریباً 425 کروڑ روپے ہے۔ یہ معاہدہ ''خریداری (ہندوستانی) کے زمرے کے تحت کیا گیا، جس پر 19 جون 2026 کو نئی دہلی میں دفاعی سکریٹری جناب راجیش کمار سنگھ کی موجودگی میں دستخط کیے گئے۔ یہ پروجیکٹ ایک مضبوط گھریلو مینوفیکچرنگ نظام قائم کرنے کے ذریعہ حکومت کے آتم نربھر بھارت اور میک ان انڈیا کے عزم کا اعادہ کرتا ہے۔ اس سے اہم اسٹریٹجک ٹیکنالوجی میں بحری خود انحصاری بڑھے گی اور گھریلو پیداوار اور مکمل لائف سائیکل سپورٹ کے ذریعے ہندوستانی بحریہ کی عملی تیاری میں بہتری آئے گی۔ یہ معاہدہ میرین گیس ٹربائن جنریٹرز کی ملکی سطح پر تیاری کی صلاحیت قائم کرنے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ یہ جنریٹر جدید بحری جنگی جہازوں کے لیے بجلی پیدا کرنے کے نظام کی بنیادی حیثیت رکھتا ہے، جو اہم جنگی نظاموں اور جدید ہتھیاروں و سینسرز کو توانائی فراہم کرتا ہے۔

آسٹریلیائی خلائی پروگرام کے پہلے گریجویٹوں میں ہندوستانی نژاد خاتون

نئی دہلی: ایک ہندوستانی نژاد آسٹریلوی افسر، ہندنی راجپوروہت، آسٹریلیائی دفاعی فورس کے افتتاحی خلائی ابتدائی روزگار کی تربیت (IET) پروگرام کے تحت تربیت یافتہ افسران کے پہلے بیچ میں سے گریجویشن کر چکی ہے۔ فلائنگ آفیسر راجپوروہت ان 16 افسران میں شامل تھے جنہوں نے اسپیس آپریشن آفیسر کے طور پر کورس مکمل کیا۔ آسٹریلوی وزارت دفاع نے کہا کہ اس کے بعد وہ 1 اسپیس سرویلنس یونٹ میں آپریشنل رول میں چلی گئی ہیں۔'' یہ رائل آسٹریلین ایئرفورس کے ہیڈکوارٹر میں بطور پرسنل کیپبلیٹی آفیسر کی پوسٹنگ کے بعد ہے۔ اس کی خلائی کارروائیوں میں منتقلی کمپیوٹر سائنس، ریاضی اور شماریات میں اس کے سٹیم پس منظر کے پیش نظر ہوتی ہے۔ آسٹریلوی وزارت دفاع نے راجپوروہت کے حوالے سے کہا کہ تمام ڈومینز میں آپریشنز کے لیے جگہ بہت اہم ہے''۔ خلاء میں اس کی دلچسپی سٹیم مضامین کی نمائش اور اس کی یونیورسٹی میں اسپیس کلب کے قیام میں اس کی شمولیت سے پیدا ہوئی۔ تربیتی پروگرام کے بارے میں بات کرتے ہوئے، راجپوروہت نے کہا کہ کورس نے افسران کو ہائی پریشر کے حالات میں رکھا جس کی وجہ سے انہیں تکنیکی معلومات کی بڑی مقدار کا انتظام کرنے اور بروقت فیصلے کرنے کی ضرورت تھی۔ انہوں نے کہا کہ چیزیں کتنی غیر متوقع ہیں اور ٹیکنالوجی کتنی تیزی سے ترقی کرتی ہے، ہمیں اپنانے کے لیے تیار رہنے کی ضرورت ہے۔ اسپیس کے ذریعے، آپ بنیادی طور پر دیگر تمام ڈومینز کی حفاظت اور مدد کر سکتے ہیں۔ یہ سروس پر مبنی نہیں ہے۔

وی بی-جی رام جی کے رول آؤٹ میں مدد کیلئے ۱۰۰ رسے زیادہ ایریا افسران تعینات ہوں گے

نئی دہلی: وکست بھارت گارنٹی فار روزگار اینڈ اجیوکا مشن (گرامین) (وی بی۔جی آر اے ایم جی) ایکٹ ،2025 کے بلا رکاوٹ نفاذ کو یقینی بنانے کی سمت میں ایک بڑے قدم کے طور پر دیہی ترقی کی وزارت یکم جولائی 2026 کو ایکٹ کے نفاذ سے قبل ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی مدد کے لیے ملک بھر میں 100 سے زیادہ ایریا افسران کو تعینات کرے گی۔ ایریا آفیسر رول آؤٹ مرحلے کے دوران سہولت کار اور وسائل کے حامل افراد کے طور پر کام کریں گے، ریاستی حکومتوں اور ضلع انتظامیہ کے ساتھ مل کر کام کریں گے تا کہ ایکٹ کے نفاذ میں مدد کی جا سکے، مقامی صلاحیتوں کو مضبوط کیا جا سکے، علم کے اشتراک کو آسان بنایا جا سکے، آپریشنل چیلنجوں سے نمٹنے میں مدد ملے اور اچھے طریقوں کے اپنانے کو فروغ دیا جا سکے۔ اس کردار کے لیے افسران کو راغب کرنے کے واسطے، محکمہ دیہی ترقیات نے ایک خصوصی آگاہی پروگرام کا انعقاد کیا جس میں ایکٹ کی کلیدی خصوصیات، نفاذ کے فریم ورک، ادارہ جاتی انتظامات، ٹیکنالوجی پر مبنی گورننس سسٹم اور ریاستوں اور اضلاع کے لیے دستیاب سپورٹ میکانزم پر روشنی ڈالی گئی۔ پروگرام کی صدارت دیہی ترقی کے سکریٹری جناب روہت کنسل نے کی۔ جوائنٹ سکریٹری محترمہ روہنی آر بھاجی بھکرے نے آگاہی پروگرام کا انعقاد کیا۔ ایریا آفیسر اپنے دوروں کے دوران ریاستی حکومتوں، ضلع انتظامیہ اور فیلڈ سطح کے عہدیداروں کے ساتھ عمل درآمد کی ضروریات کو سمجھنے، تجربات اور اچھے طریقوں کے تبادلے کو آسان بنانے، صلاحیت سازی کی کوششوں کی حمایت کرنے اور کام کاج کے مسائل کو حل کرنے میں مدد کرنے کے لیے بات چیت کریں گے۔

جیو آئی پی او کا انتظار ختم۔کمپنی ۲۷ رکروڑ شیئروں تک کا فریش ایشو لائے گی

جیو پلیٹ فارمز کے بورڈ نے آئی پی او دستاویز کو منظوری دی۔سیبی، بی ایس ای اور این ایس ای کے پاس داخل ہوگا ڈرافٹ ریڈ ہیرنگ پروسپیکٹس

ممبئی: ملک کے سب سے زیادہ متوقع آئی پی او (IPOs) میں سے ایک سمجھے جانے والے جیو پلیٹ فارمز کی عوامی پیشکش کے لیے رسمی عمل شروع ہو گیا ہے۔ ریلائنس انڈسٹریز نے اسٹاک ایکسچینج کو مطلع کیا کہ جیو پلیٹ فارمز لمیٹڈ کے بورڈ نے 270 ملین ایکویٹی شیئرز کے نئے ایشو کو منظوری دی ہے۔ ان حصص کی قیمت 10 روپے فی شیئر ہوگی۔ ایشو کی قیمت کا تعین کتاب سازی کے عمل کے ذریعے کیا جائے گا۔ ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کی 49ویں سالانہ جنرل میٹنگ میں چیئرمین اور مینجنگ ڈائریکٹر مکیش ڈی امبانی نے بتایا کہ جیو پلیٹ فارمز کے بورڈ نے ریڈ ہیرنگ پراسپیکٹس کے مسودے کو منظوری دے دی ہے، جسے آج سیبی کے پاس دائر کیا جائے گا۔ کمپنی نے بی ایس ای اور این ایس ای کے ساتھ اپنی فائلنگ میں یہ بھی کہا ہے کہ آئی پی او ضروری ریگولیٹری منظوریوں سے مشروط ہوگا۔ سالانہ جنرل میٹنگ میں مکیش امبانی نے اسے ریلائنس خاندان اور اس کے لاکھوں شیئر ہولڈرز کے لیے ایک جذباتی لمحہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ریلائنس اور اس کے شیئر ہولڈرز کے درمیان گہرا اور مقدس رشتہ ہے جو فخر، اعتماد، احترام اور مشترکہ ترقی پر مبنی ہے۔ مکیش امبانی نے کہا، جیو کی مجوزہ فہرست دنیا کو دکھائے گی کہ ہندوستان عالمی سطح، عالمی صلاحیت اور عالمی قدر کے ساتھ ٹیکنالوجی کمپنیاں بنا سکتا ہے۔ میں آپ کو اور تمام ممکنہ نئے سرمایہ کاروں کو یقین دلاتا ہوں کہ جیو کا مستقبل اور بھی روشن ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس سال قدر پیدا کرنے کا سب سے اہم سنگ میل جیو کا آنے والا آئی پی او ہے۔ ان کے مطابق، یہ ریلائنس کے شیئر ہولڈرز کے لیے قابل قدر قیمت کو کھول دے گا اور نئے سرمایہ کاروں کے لیے سرمایہ کاری کا ایک پرکشش موقع پیش کرے گا۔ جیو نے پچھلے دس سالوں میں ہندوستان کے ڈیجیٹل منظرنامے کو تبدیل کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مکیش امبانی نے کہا کہ جب جیو نے اپنا سفر شروع کیا تو آواز مہنگی تھی، ڈیٹا مہنگا تھا اور رفتار کم تھی۔ جیو نے وائس فری اور تیز رفتار ڈیٹا کو سستی بنایا ہے۔ آج جیو کے صارفین کی تعداد 52.4 کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے۔ کمپنی کے 5G صارفین کی تعداد 26.8 کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے، جو چین سے باہر کسی ایک ملک کے آپریٹر کے لیے سب سے بڑا ہے۔ 3.1 کروڑ منسلک گھروں تک بھی پہنچ گیا ہے، جس سے جیو دنیا کا سب سے بڑا فکسڈ وائرلیس براڈ بینڈ آپریٹر بن گیا ہے۔ جیو کا اگلا ترقی کا سفر پانچ وعدوں پر مبنی ہوگا۔ ان میں جیو ٹرو 5 جی کو ہندوستان کی اگلی ڈیجیٹل چھلانگ کی بنیاد بنانا، جیو ایئر فائبر کے ذریعے ملک کے کونے کونے میں تیز رفتار ہوم براڈ بینڈ لانا، ہندوستانی کاروباری اداروں اور چھوٹے کاروباروں کو ڈیجیٹائز کرنا، اے آئی کو ہر کسی کے لیے، ہر جگہ پہنچانا، اور ہندوستان کی ٹیکنالوجی کو دنیا تک پہنچانا۔ جیو آئی پی عمل کا رسمی آغاز صرف ایک فہرست سازی کا واقعہ نہیں ہے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbaiiraabta@gmail.com

آسٹریلیا نے ٹی ۲۰ سیریز اپنے نام کرلی

دوسرے میچ میں بنگلہ دیش کو ۷ رنز سے شکست

آسٹریلیا نے جمعہ کو چٹا گانگ میں کھیلے گئے دوسرے ٹی 20 میچ میں بنگلہ دیش کو 7 رنز سے شکست دے کر تین

میچوں کی سیریز میں 0-2 کی ناقابلِ شکست برتری حاصل کر لی۔ ون ڈے سیریز میں شکست کے بعد ٹی 20 سیریز میں یہ کامیابی آسٹریلوی ٹیم کے لیے اعتماد بحال کرنے کے لحاظ سے نہایت اہم سمجھی جا رہی ہے۔ آسٹریلیا کی جانب سے دیے گئے 197 رنز کے ہدف کے تعاقب میں بنگلہ دیش کا آغاز اچھا رہا۔ اوپنرز تنزید احمد (30) اور سیف حسن (42) نے پہلے وکٹ کے لیے 48 رنز جوڑ کر ٹیم کو مضبوط بنیاد فراہم کی۔ بعدازاں پرویز حسین ایمون نے 22 گیندوں پر 36 رنز اور کپتان توحید ہردوئے نے 22 گیندوں پر 35 رنز بنا کر ٹیم کو کامیابی دلانے کی کوشش کی، لیکن ان کی کاوش ناکافی ثابت ہوئی۔ بنگلہ دیش مقررہ 20 اوورز میں 6 وکٹوں کے نقصان پر 189 رنز ہی بنا سکا اور میچ 7 رنز سے ہار گیا۔ آسٹریلیا کی جانب سے آرون ہارڈی نے 2 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ نیتھن ایلس، میٹ رینشا، ایڈم زیمپا اور جوئل ڈیوس نے ایک، ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ اس سے قبل آسٹریلیا نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 20 اوورز میں 5 وکٹوں کے نقصان پر 196 رنز بنائے۔ چوتھے نمبر پر بیٹنگ کے لیے آنے والے میٹ رینشا نے شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے 52 گیندوں پر 4 چوکوں اور 5 چھکوں کی مدد سے ناٹ آؤٹ 89 رنز اسکور کیے اور ٹیم کو بڑے مجموعے تک پہنچانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ان کے علاوہ ٹم ڈیوڈ نے 26 گیندوں پر 45 رنز جبکہ کپتان مچل مارش نے 19 گیندوں پر 20 رنز کی اننگز کھیلی۔ بنگلہ دیش کی جانب سے نسوم احمد نے 2 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ عبدالغفار سکلین، ناہید رانا اور مصطفیٰ رحمان نے ایک، ایک وکٹ اپنے نام کی۔ واضح رہے کہ آسٹریلیا نے پہلا ٹی 20 میچ 4 وکٹوں سے جیتا تھا۔ سیریز کا تیسرا اور آخری میچ اتوار کو کھیلا جائے گا، جہاں آسٹریلیا کلین سویپ کی کوشش کرے گا، جبکہ بنگلہ دیش اعزازی کامیابی حاصل کرنے کے ارادے سے میدان میں اترے گا۔

سابق کپتان روہت شرما ونڈے کرکٹ کو کہہ رہے ہیں الوداع !

کل ہو سکتا ہے آخری میچ، ریٹائرمنٹ سے متعلق خبر کی کیا ہے حقیقت؟

سوشل میڈیا سے لے کر میڈیا تک میں روہت شرما کا ریٹائرمنٹ سرخیوں میں ہے۔ کہا جارہا ہے کہ روہت شرما کل یعنی 20 جون کو اپنا آخری انٹرنیشنل میچ کھیلیں گے۔ یہاں جانئے اس دعوے میں کتنی حقیقت ہے۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے ہٹ مین گزشتہ کافی وقت سے سرخیوں میں ہیں۔ روہت شرما سے متعلق قیاس آرائی ان کی شاندار کارکردگی سے متعلق نہیں بلکہ ریٹائرمنٹ سے متعلق ہورہی ہے۔ سوشل میڈیا سے لے کر میڈیا تک میں یہ دعویٰ کیا جارہا ہے کہ ہفتہ (20 جون) کو چیپال میں روہت شرما اپنا آخری انٹرنیشنل میچ کھیلیں گے۔ یعنی افغانستان کے خلاف تیسرا ونڈے ان کا آخری میچ ہوگا۔ یہاں جانئے، ان دعووں میں کتنی حقیقت ہے۔ واضح رہے کہ روہت شرما ٹسٹ اور ٹی-20 انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لے چکے ہیں۔ اب وہ صرف ونڈے انٹرنیشنل میں ہی کھیلتے ہیں۔ افغانستان کے خلاف دھرمشالہ میں کھیلے گئے پہلے ونڈے میں روہت شرما 16 رن بنا کر آؤٹ ہوگئے تھے۔ اس کے بعد لکھنو میں کھیلے گئے دوسرے ونڈے میں ہٹ مین کے بلے سے 39 گیندوں میں 48 رن نکلے تھے۔ اب دعویٰ کیا جارہا ہے کہ ہفتہ، 20 جون کو چیپاک میں کھیلا جانے والا تیسرا ونڈے ان کے کیریئر کا آخری میچ ہوگا۔ روہت شرما کے ریٹائرمنٹ کی خبریں صرف سوشل میڈیا پر ہی وائرل نہیں ہیں بلکہ کئی ویب سائٹس اور نیوز چینلوں نے بھی اسے چلایا ہے۔ کہا جارہا ہے کہ بی سی سی آئی نے باضابطہ طور پر روہت شرما کو یہ

پیغام دے دیا ہے کہ وہ 2027 ونڈے ورلڈ کپ کا حصہ نہیں ہوں گے۔ ایسے میں افغانستان کے خلاف تیسرا ونڈے ان کے کیریئر کا آخری میچ ہوگا۔ ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا گیا، بی سی سی آئی کے قریبی ذرائع کے مطابق، روہت شرما ونڈے ورلڈ کپ کے لئے ٹیم کے پلان میں شامل نہیں ہیں۔ افغانستان کے خلاف سیریز کا آخری میچ ممکنہ طور پر روہت شرما کے کیریئر کا آخری میچ ہوگا۔ ایک دیگر پوسٹ میں کہا گیا، ایشان کشن روہت کی جگہ لے سکتے ہیں۔ خبروں کے مطابق، ایشان کشن اب روہت شرما کی جگہ سلامی بلے باز بننے کے لئے مضبوط دعویدار ہیں۔ روہت شرما کی فٹنس اور فارم سے متعلق سلیکٹروں میں تشویش کافی بڑھ گئی ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ مینجمنٹ ٹاپ آرڈر میں ایک بائیں ہاتھ کے بلے باز کو چاہتا ہے اور ایشان کشن، شبھمن گل کے ساتھ اوپننگ کرنے کے مضبوط دعویدار ہیں۔ آپ کی جانکاری کے لئے بتادیں کہ یہ سبھی وائرل خبریں اور دعوے پوری طرح سے فرضی ہیں۔ سب سے پہلے اسپورٹس تک کی ایک رپورٹ کا حوالہ دے کر سوشل میڈیا پر روہت شرما کے ریٹائرمنٹ سے متعلق پوسٹ کی گئی تھی، لیکن اسپورٹس تک نے ایسی کوئی رپورٹ ہی شائع نہیں کی تھی۔ یہ سبھی دعوے بغیر کسی باضابطہ جانکاری کے ہی کئے جارہے ہیں۔ یہاں تک نیوز چینلوں میں بھی جو خبریں چلائی گئی ہیں، وہ بھی غلط ہیں۔ ابھی تک ایسی کوئی بھی باضابطہ جانکاری بی سی سی آئی کی طرف سے یا روہت شرما کی طرف سے نہیں دی گئی ہے۔ سابق بھارتی کپتان روہت شرما نے ون ڈے (ODI) کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا کوئی باضابطہ اعلان نہیں کیا ہے، اور ان کے الوداع کہنے کی تمام افواہیں اور سوشل میڈیا دعوے مکمل طور پر جھوٹے اور بے بنیاد ہیں۔ روہت شرما نے واضح کیا ہے کہ وہ اس فارمیٹ میں کھیلنا جاری رکھیں گے۔ ٹی 20 اور ٹیسٹ سے ریٹائرمنٹ: روہت شرما نے جون 2024 میں ٹی 20 ورلڈ کپ جیتنے کے بعد ٹی 20 انٹرنیشنل اور مئی 2025 میں ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا باضابطہ اعلان کیا تھا۔ تاہم، انہوں نے اسی وقت واضح کردیا تھا کہ وہ ون ڈے فارمیٹ میں بھارت کی نمائندگی کرتے رہیں گے۔ کپتانی سے علیحدگی: بی سی سی آئی نے مستقبل کی حکمت عملی کے تحت ون ڈے ٹیم کی کپتانی شبمن گل کو سونپ دی ہے، جس کی وجہ سے روہت شرما اب بطور کپتان نہیں بلکہ بطور کھلاڑی ون ڈے ٹیم کا حصہ ہیں۔ روہت شرما اور ٹیم مینجمنٹ کی نظریں اب اگست اور ستمبر میں ہونے والے اہم میچز اور طویل المدتی منصوبوں پر ہیں، جس میں کچھ سابق ماہرین کا ماننا ہے کہ وہ فٹنس اور فارم کی بنیاد پر 2027 کے ون ڈے ورلڈ کپ تک کھیل سکتے ہیں۔

افغانستان کے خلاف تیسرے ونڈے کیلئے ہرشیت رانا بھارتی ٹیم میں شامل

تیسرے اور آخری میچ سے قبل بھارتی ٹیم کو تقویت ملی ہے، کیونکہ نوجوان فاسٹ بولر ہرشیت رانا کو اسکواڈ میں شامل کرلیا گیا ہے

افغانستان کے خلاف جاری ون ڈے سیریز کے تیسرے اور آخری میچ سے قبل بھارتی ٹیم کو تقویت ملی ہے، کیونکہ نوجوان فاسٹ بولر ہرشیت رانا کو اسکواڈ میں شامل کرلیا گیا ہے۔ ہرشیت نے اپناری ہیب مکمل کرلیا ہے اور وہ چنئی میں ٹیم کے ساتھ جڑ جائیں گے۔ بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے ایک بیان میں تصدیق کی کہ ہرشیت رانا نے سینٹر آف ایکسیلینس (COE) میں اپنا بحالی پروگرام کامیابی سے مکمل کرلیا ہے اور اب وہ مکمل طور پر فٹ ہیں۔ اسی وجہ سے انہیں افغانستان کے خلاف تیسرے ون ڈے کے لیے ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ ہرشیت رانا کو حال ہی میں آئرلینڈ-انگلینڈ سیریز اور ایشین گیمز 2026 کے لیے بھارتی ٹی 20 اسکواڈ میں بھی جگہ دی گئی ہے، جو ان پر سلیکٹرز کے اعتماد کو ظاہر کرتا ہے۔ بھارتی ٹیم افغانستان کے خلاف تین میچوں کی ون ڈے سیریز میں پہلے ہی 0-2 کی ناقابلِ شکست برتری حاصل کرچکی ہے۔ لکھنؤ کے اکانا اسٹیڈیم میں کھیلے گئے دوسرے ون ڈے میں بھارت نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے افغانستان کو 170 رنز سے شکست دی تھی۔ پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے بھارت نے مقررہ 50 اوورز میں 402 رنز کا بڑا مجموعہ اسکور کیا۔ اس کامیابی میں شبھمن گل نے 110 گیندوں پر 154 رنز کی شاندار اننگز کھیلی، جبکہ ایشان کشن نے 79 گیندوں پر 125 رنز بنا کر ٹیم کی جیت میں اہم کردار ادا کیا۔ 403 رنز کے ہدف کے تعاقب میں افغانستان کی پوری ٹیم صرف 232 رنز پر آؤٹ ہو گئی۔ بھارتی بولنگ اٹیک کی قیادت گرنور برار نے کی، جنہوں نے 60 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں۔ ارشدیپ سنگھ نے بھی 45 رنز کے عوض 3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ ڈیبیو کرنے والے پرنس یادو نے بھی متاثر کن کارکردگی دکھاتے ہوئے 56 رنز دے کر 2 وکٹیں اپنے نام کیں۔ افغانستان کی جانب سے رحمت شاہ نے سب سے زیادہ 79 رنز اسکور کیے، جبکہ رحمان اللہ گرباز نے 41 رنز کی اننگز کھیلی۔ یہ ون ڈے کرکٹ میں رنز کے اعتبار سے افغانستان کی دوسری بڑی شکست ثابت ہوئی۔ واضح رہے کہ بارش سے متاثرہ پہلے ون ڈے میں بھی بھارت نے افغانستان کو 7 وکٹوں سے شکست دی تھی۔ سیریز کا تیسرا اور آخری میچ 20 جون کو چنئی میں کھیلا جائے گا، جہاں بھارت کلین سویپ مکمل کرنے جبکہ افغانستان اعزازی کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ شائقین کرکٹ کی نظریں اب اس بات پر مرکوز ہیں کہ آیا نوجوان فاسٹ بولر کو پلیئنگ الیون میں جگہ ملتی ہے یا نہیں، اور وہ اس موقع سے کس حد تک فائدہ اٹھا پاتے ہیں۔

کینیڈا نے قطر کو 0-6 سے دی شکست، پہلی جیت کے ہیرو جوناتھن ڈیوڈ نے

پہلی تاریخی فیفا ورلڈ کپ جیتنے میں اہم کردار ادا کیا

میچ کے اضافی وقت میں جوناتھن ڈیوڈ نے ایک اور گول کرکے اپنی ہیٹ ٹرک مکمل کی اور کینیڈا کی برتری 6-0 تک پہنچا دی۔ قطر کی ٹیم پورے مقابلے کے دوران کینیڈین دفاع کو توڑنے میں ناکام رہی اور کوئی گول نہ کرسکی۔ اس شاندار کامیابی کے بعد کینیڈا کے چار پوائنٹس ہوگئے ہیں۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 کی مشترکہ میزبان ٹیم کینیڈا نے اپنے شائقین کے سامنے یادگار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قطر کو یکطرفہ مقابلے میں 0-6 سے شکست دے دی۔ وینکوور کے بی سی پلیس اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں کینیڈا نے ابتدا ہی سے جارحانہ انداز اپنایا اور قطر کو سنبھلنے کا کوئی موقع نہیں دیا۔ یہ کامیابی فیفا ورلڈ کپ کی تاریخ میں کینیڈا کی پہلی جیت بھی قرار دی جا رہی ہے۔ کینیڈا کی شاندار جیت کے ہیرو اسٹار فارورڈ جوناتھن ڈیوڈ رہے، جنہوں نے تین گول اسکور کرکے ہیٹ ٹرک مکمل کی۔ میچ کے 16ویں منٹ میں سائل لارین نے پہلا گول کرکے کینیڈا کو برتری دلائی۔ اس کے بعد 29ویں منٹ میں جوناتھن ڈیوڈ نے خوبصورت گول اسکور کرتے ہوئے اس برتری کو 0-2 کردیا۔ پہلے ہاف کے دوران کینیڈا نے مکمل طور پر کھیل پر اپنی گرفت برقرار رکھی۔ ہاف ٹائم سے قبل جوناتھن ڈیوڈ نے ایک اور گول کرکے اسکور 0-3 کردیا، جس کے بعد قطر کی ٹیم شدید دباؤ میں آ گئی اور واپسی کی امیدیں تقریباً ختم ہوگئیں۔ دوسرے ہاف کے آغاز میں کینیڈا کو ایک بڑا دھچکا اس وقت لگا جب مڈفیلڈر اسماعیل کونے قطر کے کھلاڑی عاصم مدیبو کے خطرناک ٹیکل کے نتیجے میں زخمی ہو گئے۔ شدید تکلیف کے باعث انہیں اسٹریچر کے ذریعے میدان سے باہر منتقل کرنا پڑا۔ واقعے کا وی اے آر جائزہ لینے کے بعد ریفری نے مدیبو کا پیلا کارڈ سرخ کارڈ میں تبدیل کردیا، جس کے نتیجے میں قطر کو بقیہ میچ دس کھلاڑیوں کے ساتھ کھیلنا پڑا۔ قطر کی مشکلات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کینیڈا نے حملوں کا سلسلہ مزید تیز کردیا۔ اسماعیل کونے کی جگہ میدان میں آنے والے ناتھن سلیبا نے 64ویں منٹ میں گول کرکے برتری 4-0 کردی۔ اس کے بعد متبادل کھلاڑی جیکب شیفلبرگ کی جانب سے کیے گئے شاٹ کو قطر کے مدافع محمد مناعی نے غلطی سے اپنے ہی جال میں پہنچا دیا، جس سے اسکور 5-0 ہوگیا۔ میچ کے اضافی وقت میں جوناتھن ڈیوڈ نے ایک اور گول کرکے اپنی ہیٹ ٹرک مکمل کی اور کینیڈا کی برتری 6-0 تک پہنچا دی۔ قطر کی ٹیم پورے مقابلے کے دوران کینیڈین دفاع کو توڑنے میں ناکام رہی اور کوئی گول نہ کرسکی۔ اس شاندار کامیابی کے بعد کینیڈا کے چار پوائنٹس ہوگئے ہیں اور ٹیم ناک آؤٹ مرحلے میں رسائی کے بہت قریب پہنچ گئی ہے۔

فرحان اختر نے اپنے فلمی سفر پر کی بات، بولے

ہدایت کاری کی خوشی الگ تھی، لیکن اداکاری سے ملنے والا سکون منفرد تھا

اداکار، ہدایت کار اور پروڈیوسر فرحان اختر نے اپنے کیریئر کا آغاز ہدایت کاری سے کیا تھا اور طویل عرصے تک کیمرے کے پیچھے کام کرتے رہے، لیکن وقت کے ساتھ کچھ ایسے مواقع آئے جنہوں نے انہیں کیمرے کے سامنے آنے کی ترغیب دی۔ آج وہ نہ صرف ایک کامیاب ہدایت کار بلکہ ایک باصلاحیت اداکار کے طور پر بھی اپنی منفرد شناخت رکھتے ہیں۔ آئی اے این ایس کو دیے گئے ایک انٹرویو میں فرحان اختر نے اپنے فلمی سفر اور اداکاری کی جانب بڑھتے رجحان کے بارے میں تفصیل سے بات کی۔ انہوں نے کہا، ''میرا اداکاری کی طرف رجحان اچانک پیدا نہیں ہوا بلکہ یہ مختلف تجربات کا نتیجہ تھا۔ ابتدا میں میں خود کو صرف ایک ہدایت کار کے طور پر دیکھتا تھا، لیکن چند پروجیکٹس نے میری سوچ بدل دی۔ جب میں نے پہلی بار اداکاری کی تو محسوس ہوا کہ کیمرے کے سامنے کام کرنے کا تجربہ بالکل مختلف ہے اور اس میں تخلیقی اظہار کی ایک نئی دنیا موجود ہے۔ یہی تجربہ بعد میں میرے کیریئر کا اہم موڑ ثابت ہوا۔'' فرحان نے اپنے ابتدائی اداکاری کے تجربے کو یاد کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے دوست آنند سوراپور فلم 'دی فقیر آف وینس' بنا رہے تھے اور چاہتے تھے کہ وہ اس میں مرکزی کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا، ''شروع میں یہ میرے لیے ایک نیا تجربہ تھا کیونکہ میں نے اس سے پہلے کبھی اداکاری نہیں کی تھی۔ لیکن جیسے ہی میں نے فلم پر کام شروع کیا، مجھے اس میں لطف آنے لگا۔ میں نے محسوس کیا کہ اداکاری مجھے ایک ایسی خوشی دے رہی ہے جو ہدایت کاری سے مختلف تھی۔'' فرحان اختر کے مطابق، بعد میں ان کی ملاقات ہدایت کار ابھشیک کپور سے ہوئی اور اسی دوران انہیں فلم 'راک آن' کی پیشکش ملی۔ انہوں نے کہا، ''اس فلم نے میرے کیریئر کی سمت ہی بدل دی۔ فلم کی کہانی، کردار اور موسیقی نے مجھے اداکاری کے مزید قریب کردیا۔ یہ صرف ایک فلم نہیں تھی بلکہ ایسا تجربہ تھا جس نے مجھے مستقبل میں بھی اداکاری جاری رکھنے کی ترغیب دی۔'' فرحان نے بتایا کہ 'راک آن' کے بعد انہیں احساس ہوا کہ اداکاری میں بے شمار امکانات موجود ہیں اور وہ اس میدان میں مزید بہتر کارکردگی دکھا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا، ''اسی سوچ کے ساتھ میں نے آگے بڑھ کر کئی فلموں میں کام کیا، جن میں 'زندگی نہ ملے گی دوبارہ'، 'بھاگ ملکھا بھاگ' اور 'دل دھڑکنے دو' شامل ہیں۔ میں خود کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ ناظرین نے میرے کرداروں کو بے حد پسند کیا۔ ہر نئی فلم کے ساتھ میرا اعتماد بڑھتا گیا اور اداکاری میرے کیریئر کا ایک مضبوط حصہ بن گئی۔'' فرحان اختر کے مطابق ہدایت کاری اور اداکاری دونوں تخلیقی شعبے ہیں۔

سندھیا تھیٹر بھگدڑ معاملہ، اللوارجن کو سمن جاری، ۲۲ / جون کو عدالت میں پیش ہونے کا حکم

تحقیقات کے دوران ۲۴ / دسمبر کو پولیس نے اللوارجن سے تقریباً تین گھنٹے تک پوچھ گچھ کی تھی

حیدرآباد: تحقیقات کے دوران 24 دسمبر کو پولیس نے اللوارجن سے تقریباً تین گھنٹے تک پوچھ گچھ کی تھی۔ یہ پوچھ گچھ نگرانی کے کیمروں کی ریکارڈنگ اور پولیس کی جانب سے تیار کردہ ویڈیوز کی بنیاد پر کی گئی تھی۔ پولیس اس معاملے میں تمام 23 ملزمان کے خلاف فردِ جرم عدالت میں پیش کرچکی ہے۔ سندھیا تھیٹر بھگدڑ معاملے میں نام پلی فوجداری عدالت نے معروف تیلگو فلم اداکار اللوارجن کو سمن جاری کرتے ہوئے 22 جون کو عدالت میں پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔ یہ واقعہ 4 دسمبر 2024 کو پیش آیا تھا، جب فلم ''پشپا 2: دی رول'' کے پریمیئر کے موقع پر حیدرآباد کے سندھیا تھیٹر میں شائقین کی بڑی تعداد جمع ہو گئی تھی۔ اسی دوران اچانک بھگدڑ جیسی صورت حال پیدا ہوگئی، جس کے نتیجے میں ایک خاتون ہلاک جبکہ ان کا بیٹا شدید زخمی ہوگیا۔ اس واقعے کے بعد ریاست بھر میں ہلچل مچ گئی تھی اور حفاظتی انتظامات پر کئی سوالات اٹھائے گئے تھے۔ اس معاملے میں مجموعی طور پر 23 افراد کو ملزم نامزد کیا گیا ہے، جن میں اللوارجن کو گیارہویں ملزم کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ عدالت کی جانب سے اب تک 19 ملزمان کو پیشی کے لیے سمن جاری کیے جاچکے ہیں۔ پولیس کی تحقیقات میں تھیٹر انتظامیہ سے وابستہ پہلے دس افراد کو ملزم بنایا گیا، جبکہ اداکار کی سکیورٹی پر مامور آٹھ باؤنسروں کو بھی مقدمے میں شامل کیا گیا ہے۔ عدالت نے واضح کیا ہے کہ تمام ملزمان کی پیشی کے بعد ہی مقدمے کی باقاعدہ ساعت کا آغاز کیا جائے گا۔ 4 دسمبر 2024 کو اللوارجن فلم کے پریمیئر شو میں شرکت کے لیے سندھیا تھیٹر پہنچے تھے۔ ان کی آمد کی خبر پھیلتے ہی تھیٹر کے اندر اور باہر شائقین کا ہجوم جمع ہوگیا۔ بھیڑ کو قابو میں کرنے کی کوشش کی گئی، لیکن صورت حال بگڑتی چلی گئی اور بھگدڑ مچ گئی۔ اس دوران ایم۔ ریوتی نامی خاتون ہلاک ہوگئیں، جبکہ ان کا بیٹا شدید زخمی ہوگیا۔ پولیس نے اس معاملے میں غیر ارادی قتل سمیت کئی سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس کا الزام ہے کہ بھیڑ پر قابو پانے اور حفاظتی انتظامات میں غفلت برتی گئی، جس کے باعث یہ افسوسناک حادثہ پیش آیا اور مختلف سطحوں پر ذمہ داری کا تعین ہونا باقی ہے۔ واقعے کے بعد 13 دسمبر 2024 کو اللوارجن کو گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں نام پلی عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں سے انہیں 14 روزہ عدالتی تحویل میں بھیج دیا گیا۔ حالانکہ، اسی روز ان کے وکلا نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا، جہاں انہیں عبوری ضمانت مل گئی۔ اگلے روز انہیں جیل سے رہا کردیا گیا، جبکہ بعد میں باقاعدہ ضمانت بھی منظور کر لی گئی۔ تحقیقات کے دوران 24 دسمبر کو پولیس نے اللوارجن سے تقریباً تین گھنٹے تک پوچھ گچھ کی تھی۔ یہ پوچھ گچھ نگرانی کے کیمروں کی ریکارڈنگ اور پولیس کی جانب سے تیار کردہ ویڈیوز کی بنیاد پر کی گئی تھی۔ پولیس اس معاملے میں تمام 23 ملزمان کے خلاف فردِ جرم عدالت میں پیش کرچکی ہے۔

ہما قریشی نے بتایا کیوں اختیار کیا لمبا راستہ، نئی فلم کے گانے نے مداحوں کو کیا دیوانہ

یہ سب کچھ ایک ہی بار میں بیان نہیں کرتا بلکہ آہستہ آہستہ جذبات کی مختلف پرتیں کھولتا ہے۔ اس میں تجسس اور حساسیت کا ایک منفرد امتزاج ہے

نئی دہلی: بالی ووڈ اداکارہ ہما قریشی نے حال ہی میں سوشل میڈیا پر ایک دلچسپ ویڈیو شیئر کرتے ہوئے مزاحیہ انداز میں انکشاف کیا کہ وہ شاید جان بوجھ کر لمبا راستہ اختیار کررہی ہیں، یا پھر اس کی وجہ ان کی آنے والی فلم ''بیبی ڈو ڈائی ڈو'' کا گانا ''کون ہے وہ'' ہے، جو مسلسل ان کے ذہن میں گونج رہا ہے۔ ہما قریشی نے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر ایک ہلکی پھلکی ویڈیو پوسٹ کی، جس میں وہ گاڑی چلاتے ہوئے فلم کے گانے ''کون ہے وہ'' کے ساتھ گنگناتی نظر آرہی ہیں۔ ویڈیو کے ساتھ انہوں نے لکھا، ''مجھے نہیں معلوم کہ میں جان بوجھ کر لمبا راستہ لے رہی ہوں یا پھر 'کون ہے وہ' بار بار سننے کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔'' اس پوسٹ کو مداحوں کی جانب سے خوب پسند کیا جارہا ہے۔ فلم ''بیبی ڈو ڈائی ڈو'' کا گانا ''کون ہے وہ'' معروف گلوکار موہت چوہان کی آواز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس گیت کی موسیقی ارجن ایئر نے ترتیب دی ہے، جبکہ اس کے بول ارجن ایئر اور ڈبلیو بی سیم نے تحریر کیے ہیں۔ یہ ایک رومانوی گانا ہے جو فلم میں ہما قریشی کے کردار 'بیبی' اور راجپت سنگھ کے کردار 'سدھو' کے درمیان پروان چڑھتی محبت کی کہانی کو خوبصورتی سے پیش کرتا ہے۔ گانے کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے موہت چوہان نے کہا کہ اس گیت کی سب سے خاص بات اس کی پراسراریت ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی بار میں بیان نہیں کرتا بلکہ آہستہ آہستہ جذبات کی مختلف پرتیں کھولتا ہے۔ اس میں تجسس اور حساسیت کا ایک منفرد امتزاج ہے، جس سے میں بطور گلوکار خود کو جوڑ سکا۔ مجھے امید ہے کہ سامعین بھی اس گانے کے مختلف رنگوں اور اس میں چھپی محبت کو محسوس کریں گے۔ فلم ''بیبی ڈو ڈائی ڈو'' میں ہما قریشی ایک منفرد کردار ادا کر رہی ہیں۔ وہ ''بیبی کر مارکر'' نامی ایسی خاتون کے روپ میں نظر آئیں گی جسے بھارت کی پہلی دیسی خاتون ہٹ وومن کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ فلم میں سکندر کھیر، چنکی پانڈے، راجپت سنگھ، مارودھا شیخاوت، ودیا مالواڈے، ارون کشواہ اور ہمانشو ملک بھی اہم کرداروں میں دکھائی دیں گے۔ فلم کی ہدایت کاری نجی گیت سمانت نے کی ہے، جبکہ اسے ہما قریشی کے بھائی اور اداکار ثاقب سلیم نے پروڈیوس کیا ہے۔ ایکشن، مزاح اور رومانس سے بھرپور یہ فلم 3 جولائی کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے جارہی ہے، جس کا مداح بے صبری سے انتظار کررہے ہیں۔ بالی ووڈ کی معروف اداکارہ ہما قریشی کا یہ بیان ان کے فلمی سفر میں محنت، صبر اور اقربا پروری کے بجائے اپنے بل بوتے پر جگہ بنانے کی جدوجہد کو ظاہر کرتا ہے۔ کسی فلمی پس منظر کے بغیر دہلی سے ممبئی آکر اسٹار بننے تک انہوں نے ہمیشہ شارٹ کٹ کے بجائے محنت کے لمبے راستے کو ترجیح دی۔ خود ساختہ پہچان: ہما قریشی کا ماننا ہے کہ فلم انڈسٹری میں گاڈ فادر کے بغیر آؤٹ سائڈر کے لیے کامیابی کا واحد راستہ سخت محنت اور طویل جدوجہد ہے۔ کرداروں کا انتخاب: انہوں نے کبھی روایتی ہیروئن کے کرداروں تک خود کو محدود نہیں کیا بلکہ گینگز آف واسے پور اور ویب سیریز مہارانی جیسے جاندار اور چیلنجنگ کرداروں کا انتخاب کیا۔ یہ گانا فلم ویلکم کے مشہور اور سدابہار گانے اوچا لمبا قد کا نیا اور جدید ورژن ہے۔ اس گانے کی بیٹس، ہما قریشی کی انرجی اور شاندار کوریوگرافی نے ریلیز ہوتے ہی کروڑوں ویوز حاصل کر لیے ہیں اور شائقین اس پر انسٹاگرام ریلز بنارہے ہیں۔

سوشل میڈیا کی غضب کہانی، ۶۰ / سال کی عمر میں فیس بک پر ملا پیار، ۷۵ / دنوں میں کرلی شادی، جانئے کون ہیں دادی۔ نانی کا رول نبھانے والی یہ اداکارہ

محبت صرف فیس بک پر متوسط طبقے یا مڈل کلاس کے لوگوں کے لئے نہیں بلکہ فنکاروں کو بھی ملتی ہے۔ جیسے اس 60 سالہ اداکارہ کو بھی ملا۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی گزارنے کے بعد صرف 75 دنوں میں شادی کرلی۔ کہتے ہیں کہ پیار کرنے کی اور اپنا جیون ساتھی چننے کی کوئی عمر نہیں ہوتی۔ اس بات سے متعلق بالی ووڈ کی مشہور اور قومی اعزاز یافتہ اداکارہ سہاسنی مولے نے سچ ثابت کر کے دکھایا ہے۔ 'لگان'، 'دل چاہتا ہے' اور 'بیج 3' جیسی سپر ہٹ فلموں میں اپنی بہترین اداکاری سے ناظرین کا دل جیتنے والی سہاسنی مولے کی اصل زندگی کی پریم کہانی کسی فلمی اسکرپٹ سے کم نہیں ہے۔ انہوں نے عمر کے اس پڑاو پر اپنے پیار کو مکمل کیا، جہاں اکثر لوگ اکیلے پن کو ہی اپنی قسمت تسلیم کر لیتے ہیں۔ سہاسنی نے 60 سال کی عمر میں فیس بک کے ذریعہ ملے اپنے پیار سے شادی کرلی تھی۔ سہاسنی مولے لمبے وقت تک سنگل رہیں اور انہوں نے کبھی شادی نہ کرنے کا من بنالیا تھا، لیکن سال 2010 میں ان کی زندگی میں ایک بڑا یوٹرن آیا۔ ایک اشتہار کی شوٹنگ کے سلسلے میں وہ کمپیوٹر اور سوشل میڈیا کے بارے میں سیکھ رہی تھیں۔ اسی دوران انہوں نے اپنا فیس بک اکاونٹ بنایا۔ فیس بک پر ہی ان کی ملاقات ایک ڈاکٹر (پروفیسر اتل گرٹو) سے ہوئی۔ ڈاکٹر اتل نے سہاسنی کی ایک تصویر پر کمنٹ کیا تھا، جس کے بعد دونوں کے درمیان بات چیت اور چیٹنگ کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ شروعات میں دونوں کے درمیان معمول کی باتیں ہوتی تھیں، لیکن دھیرے دھیرے ان کی پسند-ناپسند ملنے لگی اور وہ ایک دوسرے کے قریب آگئے۔ دونوں کے خیالات اتنے ملتے تھے کہ محض 75 دنوں کی بات چیت اور ملاقاتوں کے بعد ہی انہوں نے ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے کا ہاتھ تھامنے کا بڑا فیصلہ کرلیا۔ سال 2011 میں 60 سال کی عمر میں سہاسنی مولے نے ڈاکٹر اتل گرٹو سے کورٹ میریج کرلی۔ جب سہاسنی نے اس عمر میں شادی کرنے کا فیصلہ کیا تو ان کے آس پاس کے کچھ لوگوں اور رشتہ داروں نے اس پر حیرانی کا اظہار کیا، لیکن سہاسنی کی فیملی اور ان کے قریبی لوگوں نے ان کا پورا ساتھ دیا۔ سہاسنی کا ماننا ہے کہ سماج کیا سوچے گا۔ اس خوف سے اپنی خوشیوں کو چھوڑ دینا سمجھداری نہیں ہے۔ آج دونوں ایک بے حد خوشحال شادی شدہ زندگی جی رہے ہیں۔ سہاسنی مولے کی یہ خوبصورت لو اسٹوری سماج کی قدامت پسند سوچ کو توڑتی ہے اور دکھاتی ہے کہ خوش رہنے اور زندگی کی نئی شروعات کرنے کے لئے کوئی بھی عمر دیر والی عمر نہیں ہوتی۔